Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1554

جدید قواعد اُردو

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय ... पुस्तक संख्या ... आगत संख्या ... तिथि ... गुरुकुल पुस्तकालय कांगड़ी

जदीद क़वाइद उर्दू
पंडित देशराज कोट
पाल मुंशी फाज़ील

حصّہ چہارم

23822
96.6.06

۱۲
۲۲

1554;U

کوریال ۱۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
1554

پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ جدید سلیبس کے مطابق

جدید قواعد اردو

حصہ چہارم

نویں اور دسویں جماعت کے طلبا کے لئے

از

پنڈت ہنسراج گوپال منشی فاضل پنشین ٹیچر
سناتن دھرم ہائی سکول لاہور

پبلشرز
پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ) موہن لال روڈ
لاہور

1554;U

بار اوّل تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۱۲؎

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یونیورسٹی کا منظور کردہ سلیبس

اسم ۱ - مصدر اور اُس کی قسمیں -
۲ - حاصل مصدر
۳ - واحد و جمع اور جمع الجمع
۴ - تذکیر و تانیث -
۵ - اسم کی حالتیں
۶ - اسم فاعل - اسم مفعول - فاعل بشکل مفعول - اسم ظرف - اسم آلہ - اسم تصغیر
اسم مکبّر -
۷ - نے علامت فاعلی کا استعمال

ضمیر - ضمیر ذاتی - ضمیر موصولہ - ضمیر استفہامیہ - ضمیر صفتی - ضمیر تنکیر -

اسم صفت - صفت مشبہ - تفضیل کے درجے - اسم عدد - صفت مقداری

فعل - مفرد و مرکب - لازم و متعدی - معروف و مجہول - افعال ناقص
فعل معطوف - حالتیں - گردانیں - فعل کا تعلق فاعل و مفعول کے ساتھ

حروف - جار - عطف - علت - اضافت - تردید - اضراب - استثنا -
استدراک - شرط - جزا - تنبیہ - تاکید - حصر و خصوصیت - استفہام - ندا - ندبہ
ایجاب - تعجب - انبساط - بیان

علم نحو - مبتدا و خبر - مسند و مسند الیہ - فاعل و مفعول - مرکب تام
متعلقات فعل - مرکب ناقص - مرکب اضافی مرکب توصیفی -
حال و ذوالحال - تابع موضوع - تابع مہمل

سادہ جملوں کی ترکیبیں - جملہ فعلیہ و جملہ اسمیہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیشکش

میں یہ حقیر تالیف (جدید قواعد اُردو) اپنے محسن بزرگوار عالیجناب فخرِ قوم - ناخدائے ادب شریمان پنڈت نرسنگھ لال جی بی - اے (آنرز) بی - ٹی ہیڈ ماسٹر سناتن دھرم ہائی سکول لاہور و پردھان پنجاب برہمن منڈل اور سیکرٹری پنجاب سناتن دھرم ایجوکیشنل بورڈ کی خدمت میں بصد خلوص و عقیدت پیش کرتا ہوں - ع گر قبول افتد زہے عز و شرف!

خاکسار

کورپال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	زبان	۷
۲	کلمہ	۷
۳	کلمے کی قسمیں	۹
۴	اسم کی قسمیں (بلحاظ بناوٹ)	۱۰
۵	اسم کی قسمیں (بلحاظ معانی)	۱۱
۶	مصدر کا بیان	۱۳
۷	مصدر کی قسمیں (بلحاظ بناوٹ)	۱۳
۸	مصدر کی قسمیں (بلحاظ معانی)	۱۶
۹	مصدر کی قسمیں (بلحاظ کمی بیشی)	۱۷
۱۰	مصدر لازم	۱۸
۱۱	مصدر متعدی	۱۹
۱۲	مصدر متعدی کی قسمیں (بلحاظ مفعول)	۲۲
۱۳	مصدر متعدی کی قسمیں (بلحاظ بناوٹ)	"
۱۴	مصدر لازم سے متعدی بنانا	۲۳
۱۵	مصدر متعدی سے متعدی المتعدی بنانا	۲۵
۱۶	مصدر کا استعمال مختلف معنوں میں	۲۶
۱۷	تذکیر و تانیث	۲۸
۱۸	حقیقی و غیر حقیقی	"
۱۹	جاندار چیزوں کی تذکیر و تانیث	۲۹
۲۰	حقیقی تذکیر و تانیث کی چند مثالیں	۳۰
۲۱	بیجان اشیاء کی تذکیر و تانیث	۳۵
۲۲	بیجان چیزوں کے تذکر	۳۸
۲۳	وحدت و جمع	۴۴
۲۴	مذکر کی جمع	۴۵
۲۵	مونث کی جمع	۴۶
۲۶	جمع کے متعلق چند ضروری باتیں	"
۲۷	عربی جمع کی مشق	۵۰
۲۸	جمع الجمع	۵۴
۲۹	اسم جمع	"
۳۰	اسم کی حالتیں	۵۵
۳۱	اسمائے مشتق	۵۷
۳۲	حاصل مصدر	"
۳۳	اسم فاعل	۶۰
۳۴	اسم مفعول	۶۵
۳۵	اسم تصغیر	۶۷
۳۶	اسم تکبیر	۶۸
۳۷	اسم آلہ	۶۹
۳۸	اسم ظرف	۷۱

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۹	اسم صوت	۷۱
۴۰	اسم حالیہ	۷۵
۴۱	اسم معاوضہ	۷۷
۴۲	اسم کنایہ	۷۸
۴۳	اسم ضمیر	"
۴۴	ضمیر شخصی	۷۹
۴۵	ضمیر اشارہ	۸۶
۴۶	ضمیر موصولہ	۸۸
۴۷	ضمیر استفہامیہ	۸۹
۴۸	ضمیر صفتی	۹۳
۴۹	ضمیر تنکیر	"
۵۰	ضمیر تاکیدی	۹۵
۵۱	اسم صفت	
۵۲	اسم صفت کے متعلق چند ضروری باتیں۔	۹۶
۵۳	اسم صفت کی تشخیص	"
۵۴	صفت مشبہ یا ذاتی	۹۷
۵۵	صفت ذاتی کی قسمیں	۹۸
۵۶	صفت نسبتی	۱۰۰
۵۷	صفت مقداری	۱۰۲
۵۸	صفت عددی یا اسم عدد	۱۰۳
۵۹	صفت عددی کی قسمیں	۱۰۴
۶۰	عدد ذاتی	۱۰۴
۶۱	عدد ترتیبی	"
۶۲	اعداد ضعفی	۱۰۵
۶۳	اعداد کسری	۱۰۶
۶۴	اعداد استغراقی	۱۰۷
۶۵	اسم کی تحلیل	۱۰۸
۶۶	فعل کا بیان	"
۶۷	فعل کی قسمیں	۱۰۹
۶۸	اقسام فعل (بلحاظ بناوٹ)	۱۱۳
۶۹	فعل ماضی	"
۷۰	فعل ماضی مطلق	"
۷۱	فعل ماضی قریب	۱۱۵
۷۲	فعل ماضی بعید	۱۱۷
۷۳	فعل ماضی استمراری	۱۱۸
۷۴	فعل ماضی شکیہ	۱۲۱
۷۵	فعل ماضی تمنائی	۱۲۳
۷۶	فعل حال	۱۲۷
۷۷	فعل مضارع	۱۳۱
۷۸	فعل مستقبل	۱۳۳
۷۹	فعل امر	۱۳۷
۸۰	فعل نہی	۱۴۰
۸۱	فعل معطوف	۱۴۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۲	افعال مجہول	۱۴۲
۸۳	افعال کی نفی	۱۴۸
۸۴	فعل کی تحلیل	۱۵۰
۸۵	متعلقات فعل	۱۵۱
۸۶	افعال ناقصہ	۱۵۵
۸۷	بیان حروف	۱۵۷
۸۸	حروف رابط	〃
۸۹	حروف عطف	۱۶۱
۹۰	حروف تخصیص	۱۶۵
۹۱	حروف فجائیہ	۱۶۷
۹۲	صرف کی تعریف	۱۷۹
۹۳	تحلیل صرفی	〃
۹۴	علم نحو	۱۸۰
۹۵	مرکب ناقص	۱۸۱
۹۶	مرکب اضافی	۱۸۲
۹۷	اقسام اضافت	۱۸۶
۹۸	مرکب توصیفی	۱۹۰
۹۹	مرکب عددی	۱۹۲
۱۰۰	مرکب عطفی	۱۹۳
۱۰۱	مرکب امتزاجی	۱۹۴
۱۰۲	مرکب تام یا جملہ	۱۹۷
۱۰۳	جملہ اسمیہ	۱۹۸
۱۰۴	جملہ فعلیہ	۲۰۱
۱۰۵	ضمیر بارز اور مستتر	۲۰۳
۱۰۶	مفعول مالم یسم فاعلہ	۲۰۵
۱۰۷	فاعل اور مفعول کا بیان	۲۰۶
۱۰۸	مفعولوں کی قسمیں	〃
۱۰۹	جملہ انشائیہ اور خبریہ	۲۰۷
۱۱۰	جملہ معترضہ	〃
۱۱۱	تمیز و ممیز	۲۰۸
۱۱۲	حال و ذوالحال	۲۰۹
۱۱۳	عطف بیان	۲۱۱
۱۱۴	تاکید و مؤکد	۲۱۳
۱۱۵	مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ	۲۱۴
۱۱۶	اشارہ و مشار الیہ	〃
۱۱۷	تابع و متبوع	۲۱۵
۱۱۸	تابع مہمل	۲۱۶
۱۱۹	تابع موضوع	〃
۱۲۰	مقولہ	۲۱۷
۱۲۱	جملہ بیانیہ	〃
۱۲۲	صلہ و موصول	۲۱۹
۱۲۳	علم نحو	۲۲۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جدید قواعد اُردو

حصہ چہارم

زبان

زبان خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے انسان اپنے مافی الضمیر کو دُوسروں پر ظاہر کر سکتا ہے۔ اور دُوسروں کے خیالات سے واقف ہو سکتا ہے۔ اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے۔ بذریعہ تقریر یا تحریر +

تقریر کا تعلق ہمارے اس عضو سے ہے۔ جو گوشت کا لوتھڑا ہمارے مُنہ میں ہے اور تحریر کا تعلق ہمارے ہاتھ سے ہے +

کلمہ (word)

تم جانتے ہو کہ لفظ مختلف اِنسانی آوازوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ اور الفاظ کا وہ مجموعہ جو پُورا مطلب ادا کرے۔ جُملہ کہلاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئیے آسیئے تشریف رکھئے - پانی وانی پیجئے - روٹی ووٹی کھائیے - ابھی آرام کریں - پھر چلے جانا - کوئی آفت وافت تو نہیں - اس قدر جلدی ولدی کیسی ؟ ہاں کہئے - آپ کے بچّے وچّے تو خوش ہیں -

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ چند الفاظ ایسے ہیں - جن کے کوئی معنی نہیں ہیں - مثلاً وانی - ووٹی - وافت وچّے اور ان کے مقابل پانی - روٹی - آفت اور بچّے ہر ایک لفظ با معنی ہے - پس معلوم ہُوا کہ لفظ دو طرح پر آتا ہے با معنی اور بے معنی - با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور بے معنی لفظ کو مہمل +

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت سے کلمے اور مہمل الفاظ چُنو :-

(۱) تم کوٹ سوٹ پہن کر کہاں چلے ہو ؟ دو تین بجے ضرور واپس آ جانا - کسی جلسے ولسے میں ہرگز نہ جانا - وہاں بہت سے جاٹ اُوٹ اِکٹھے ہوں گے - کسی کے جھانسے میں نہ آنا - اپنے پَیسے وَیسے سنبھال کر رکھنا اور کسی کو اِلزام نہ دینا +

(۲) اِس عبارت سے کلمے اور مہمل چُنو :-

صاحب نے نوکر سے کہا - تمام برتن ورتن صاف کر کے قرینے سے رکھ دو - اور کچھ پھل پھول لے آؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کلمے کی قسمیں

اسم ۔ فعل ۔ حرف

(word) (noun) (Verb)

اسم ۔ وہ کلمہ ہے جو کسی چیز شخص یا جگہ کا نام ہو ۔ جیسے رانا پرتاپ ۔ اکبر ۔ لاہور ۔ میز ۔ کرسی وغیرہ ۔

فعل ۔ وہ کلمہ ہے ۔ جس سے کام کا کرنا ۔ ہونا یا سہنا معہ زمانہ کے تعلق کے پایا جائے ۔ جیسے پڑھتا ہے ۔ تھک چکا تھا وغیرہ ۔

حرف ۔ وہ کلمہ ہے ۔ جو دُوسروں کے ساتھ مل کر اپنے معنی دیتا ہے ۔ جیسے میں ۔ سے ۔ پر ۔ کو وغیرہ ۔

مشق

اس عبارت میں سے اسم ۔ فعل اور حرف چُنو :۔

موہن کے ابا ۔ چھت پر جانا ۔ ذرا دیکھنا کیسی آواز ہے ۔ نیچے مٹی گر رہی ہے ۔ کیا ۔ دیکھوں شام ہے ۔ جسے صبح سے شام تک کھیلنے کا ہی کام ہے ۔ کوئی سُوراخ کر دیا ہوگا ۔ گیارھویں میں پاؤں رکھ چُکا ہے ۔ بفضل خدا جوان ہے ۔ مگر بالکل نادان ہے ۔ گھر میں آئیگا تو آفت ہی مچا دیگا ۔ کون اس کو سمجھائے اور مُنہ کی کھائے ۔ وہ تو گلے کا ہار ہو جاتا ہے ۔ اگر بسُور بیٹھے تو پھر منّے کا نہیں ۔ ایسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اولاد سے خدا بچائے +

اسم کی قسمیں

ا۔ بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔

اسم جامد۔ وہ اسم ہے۔ جو نہ تو خود کسی سے بنا ہو۔ اور نہ اس سے ہی کوئی لفظ بنے۔ جیسے اینٹ۔ پتھر۔ درخت۔ چاقو وغیرہ۔

اسم مصدر۔ وہ اسم ہے۔ جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے بہت سے الفاظ بن سکتے ہوں۔ جیسے آنا۔ پینا۔ دوڑنا وغیرہ۔

اسم مشتق۔ وہ اسم ہے۔ جو مصدر سے بنایا گیا ہو۔ جیسے کہنا سے کہنے والا۔ چلنا سے چلنے والا۔ دوڑنا سے دوڑتا ہوا وغیرہ +

مشق

(۱) ذیل کی عبارات سے اسم جامد۔ مشتق اور مصدر چُنو:۔

(ا) جو عورتیں پردے میں رہتی ہیں۔ اُن کے لئے مکان فراخ ہونے ضروری ہیں۔ اور ان میں ہوا کی آمدورفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور روشنی کافی ہونی چاہیئے۔

ب۔ ہر ایک بات کو انجام پر پہنچانا۔ حاصل کرنا۔ بازی لے جانا۔ بلکہ ہر امر کی کامیابی کے لئے استقلال و ہمت ایک ضروری امر ہے۔

ج۔ کہنے والے سے کر دکھانے والا اچھا ہوتا ہے۔ پیار کرنے والے سے عقل دینے والا بہتر سمجھا جاتا ہے۔

(۲) بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں بتاؤ؟

اسم کی قسمیں

ب۔ بلحاظ معانی

(۱) اسم خاص (۲) اسم عام۔

اسم خاص (معرفہ) وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص۔ چیز یا جگہ کا نام ہو۔ جیسے رام۔ چناب۔ لارنس گارڈن وغیرہ۔

اسم خاص کی قسمیں

اسم علم۔ اسم ضمیر۔ اسم اشارہ۔ اسم موصول۔

اسم علم۔ وہ اسم ہے۔ جو خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے سورج۔ رام گوپال۔ محرم وغیرہ۔ اسم علم کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) خطاب۔ ایسا اعزازی نام جو گورنمنٹ کی طرف سے عطا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو۔ جیسے رائے صاحب - خاں بہادر - سردار بہادر۔شمس العلما وغیرہ -

(۲) **تخلص** - وہ مختصر سا نام ہے - جو شاعر اپنے اشعار میں لاتے ہیں - جیسے غالب - ذوق - اقبال - فدا - وفا - بسمل رواں وغیرہ -

(۳) **لقب** - وہ نام جو کسی خاص صفت کی وجہ سے مشہور ہو جائے - جیسے کلیم اللہ (موسےٰ) خدا سے کلام کرنیکے باعث -

(۴) **عرف** - وہ مختصر نام جو یونہی مشہور ہو جائے - جیسے کالے خاں سے کلن وغیرہ -

(۵) **کنیت** - وہ نام جو ماں باپ کے تعلق سے لیا جائے - جیسے بدھو کا باپ - رام کی اماں وغیرہ -

اسم ضمیر - اسم اشارہ اور اسم موصول کا ذکر ضمیروں کے باب میں ہوگا -

اسم عام (نکرہ) وہ اسم ہے - جو عام چیزوں کا نام ہو - جیسے گھوڑا - دریا - ملک - آدمی وغیرہ -

اسم عام کی قسمیں یہ ہیں :-

اسم ذات - اسم صفت - اسم استفہام - اسم فاعل - اسم مفعول اسم مصدر - اسم حاصل مصدر - اسم حالیہ - اسم کنایہ - اسم معاوضہ -

اسم ذات - وہ اسم ہے - جو کسی چیز کی حقیقت کو دوسری اشیاء سے علیحدہ ثابت کرے - جیسے چاندی - بیل - اونٹ وغیرہ -

(نوٹ) باقی اسموں کا حال علیحدہ دیا گیا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

۱- مندرجہ ذیل عبارت سے اسمائے معرفہ و نکرہ کا انتخاب کرو :-

ان کے والد سیّد احمد مرزا صابر۔ ببر علی صاحب انیس تھے ۔ اس لحاظ سے جناب رشید کو اپنے نانا کے رنگ شاعری پر ناز تھا ۔ حیدر آباد میں نواب بہرام الدولہ بہادر کے کانوں تک آپ کی مرثیہ گوئی کی خبر پہنچی ۔ بہت قدر دانی فرمائی ۔

۲- عبارت ذیل میں اسم معرفہ پُر کرو :-

.... میں سیلاب آ گیا ۔ کشتیاں اُلٹ گئیں ۔ .... رام کو بہت چاہتے تھے ۔ اور .... سب سے زیادہ عقیدت کا اظہار کرتے تھے ۔ .... کے زلزلے کی تباہ کاریاں ہر شخص پر روشن ہیں ۔ سب سے زیادہ نقصان .... والوں کا ہُوا ۔ ہر گھر ماتم کدہ بنا ہُوا ہے ۔

مصدر کا بیان

مصدر ۔ ایک ایسا اسم ہے ۔ جس سے کئی الفاظ بن سکتے ہیں ۔ مگر وہ خود کسی سے نہیں بنتا ۔ سنسکرت زبان میں اسے دھاتُو کہتے ہیں ۔

مصدر کی علامت ۔ مصدر کی علامت نا ہے ۔ جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھانا - پینا وغیرہ -

مصدر کی پہچان - (۱) مصدر مشدّد نہیں ہوتا - جیسے دوڑنا چلنا - کھانا - بیٹھنا - پڑھنا وغیرہ -

(۲) دیکھیں کہ علامت مصدر دُور کرنے کے بعد فعل امر کا صیغہ باقی رہتا ہے -

(۳) اس سے کوئی فعل بن سکتا ہے یا نہیں -

نکتہ - بعض الفاظ ایسے ہیں - جن کے آخر "نا" تو ہے - مگر وہ مصدر نہیں - جیسے اپنا - اتنا - اناّ - ارنا - بانا - بُونا - بونا - بیّنا - پُرانا - تانا - توانا - جتنا - جمنا (دریا) - جھرنا - چُونا - دھنّا - داہنا - داتا - دوگنا - رانا - سونا (دہات) کانا - کتنا - کھانا (خوراک) کرنا (پھُول) گہنا - گنّا - گنا - گھرانا - نکھانا - نانا - ہوانا وغیرہ +

مصدر کی قسمیں

ا - بناوٹ کے لحاظ سے

بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو قسمیں ہیں - (۱) اصلی - (۲) جعلی -

(۱) اصلی یا وضعی مصدر - وہ ہے - جو خاص مصدری معنوں کے لئے بنایا گیا ہو - اور اس کی بُنیاد ہندی مصدر کے "امر" پر ہو - جیسے بنانا - ٹوٹنا - دھونکنا - کاٹنا - چھیلنا وغیرہ -

(۲) جعلی یا غیر وضعی - وہ مصدر ہے - جو کسی ہندی لفظ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کمی بیشی کرنے کے بعد علامت مصدر زیادہ کر کے بنا لیا ہو۔ جیسے بلبلانا۔ کھٹکھٹانا۔ چھچھانا۔ پھڑپھڑانا۔ وغیرہ۔

مصدر وغیر وضعی مصدر مرکب بھی کہتے ہیں۔

مصدر مرکب بنانیکے طریقے:- (۱) کسی غیر زبان کے اسم۔ فعل یا حرف پر علامت مصدر زیادہ کر کے مصدر بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے گرم سے گرمانا۔ خرید سے خریدنا۔ بر سے بر آنا۔ در سے در آنا وغیرہ۔

(۲) اُردو کے کسی مصدر کے مشتقات امر۔ حاصل مصدر۔ ماضی وغیرہ پر کوئی حرف زیادہ کر کے دُوسرا مصدر لگانے سے۔ جیسے ہٹ جانا۔ آنے لگنا۔ چل دینا وغیرہ۔

(۳) کسی ہندی اسم کے آگے کسی مصدر کے اضافہ سے۔ جیسے جی لگانا۔ کرتوت دکھانا وغیرہ۔

(۴) بعض وقت کسی اسم میں ذرا سی تبدیلی کر کے علامت مصدر بڑھانے سے مصدر غیر وضعی بن جاتا ہے۔ جیسے کفن سے کفنانا۔ دفن سے دفنانا وغیرہ۔

(۵) کبھی دو مصدر مل کر مصدر غیر وضعی بن جاتے ہیں۔ جیسے کہنا سُننا۔ رونا پیٹنا وغیرہ۔

نکتہ۔ مصدر ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ مگر اس جملے میں جہاں مفعول مونث ہو۔ علامت مصدر کو یائے معروف سے نہ بدلنا یا بدل دینا دونو طرح صحیح ہیں۔ جیسے روٹی کھانا یا روٹی کھانی۔

(۲) مصدر اسم ہے۔ اس لئے اس کو لازم اور متعدی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں کہنا چاہیئے۔ مگر جو افعال مصدر سے بنتے ہیں۔ وہ لازم اور متعدی دونو طرح پر آتے ہیں۔ اس لیئے مصدر کو لازم اور متعدی کہا جاتا ہے ÷

مصدر کی قسمیں

ب۔ معنی کے لحاظ سے

معنی کے لحاظ سے مصدر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لازم۔ (۲) متعدی۔

مصدر لازم۔ ایسا مصدر جس کے افعال صرف فاعل کو چاہیں۔ لازم کہلاتا ہے۔ جیسے کرشن دوڑا میں فعل اور فاعل مل کر اپنی ذات میں مکمل ہو گئے۔ اس لیئے دوڑا کا مصدر دوڑنا لازم ہُوا ÷

مصدر متعدی۔ ایسا مصدر جس کے افعال فاعل اور مفعول دونو کو چاہیں۔ متعدی کہلاتا ہے۔ جیسے رام نے کتاب پڑھی میں فعل پڑھی کا مصدر پڑھنا متعدی ہے۔ کیونکہ فعل' پڑھی فاعل "رام" اور مفعول "کتاب" کو چاہتا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصدر کی قسمیں

ج - بلحاظ کمی وبیشی

(۱) مصدر مجرّد (۲) مصدر مزید فیہ -

مصدر مجرّد سے ایسے مصادر مراد ہیں - جن میں سے کسی حرف کی کمی یا بیشی کرنے سے مصدر کی صورت مصدری قائم نہیں رہتی - جیسے رہنا - کرنا - کھانا - پینا - سونا وغیرہ۔

مصدر مزید فیہ - ایسے مصدر ہیں جو مصدر مجرد پر کچھ حرف زیادہ کر کے بنائے جاتے ہیں - جیسے ہو چکنا - ہو لینا - کر گزرنا - آ بیٹھنا وغیرہ -

مصدر مزید فیہ بنانے کے قاعدے - (۱) فعل امر کے صیغہ واحد حاضر کو کسی مصدر کے پہلے لگانے سے - جیسے آ جانا - کھو بیٹھنا - پڑھ دینا وغیرہ -

(۲) ماضی مطلق کے بعد چاہنا مصدر کی زیادتی سے - جیسے کھایا چاہنا - آیا چاہنا وغیرہ -

(۳) ہونا مصدر سے جیسے ہو چکنا - ہو جانا - ہو لینا وغیرہ۔

(۴) مصدر کے بعد مصدر لگنا زیادہ کرنے سے - جیسے آنے لگنا پینے لگنا - سینے لگنا وغیرہ -

(۵) دو مصدر اکٹھے مل کر - جیسے آنا جانا - لینا دینا - کرنا دھرنا موڑنا توڑنا وغیرہ -

فائدہ - مصدر مزید فیہ کلام کی زینت کا باعث ہوتا ہے - آغاز اختتام اور ہمیشگی کے معنوں میں آتے ہیں - جیسے موہن!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتاب پڑھنے لگا (برائے آغاز)۔ اس کا کام تمام ہو چکا۔ (برائے اختتام) برسوں چوری کرتا رہا (برائے دوام) وغیرہ۔

مصدر لازم

جیسا کہ پہلے ذکر ہُوا ہے کہ فعل لازم صرف فاعل کو چاہتا ہے۔ یعنی فعل کا وقوع صرف فاعل پر ختم ہو جاتا ہے۔ فاعل کی حالت کے مطابق فعل تبدیل ہوتا ہے۔ جیسے (۱) رام گھر آیا۔ (۲) کرشنا گھر آئی۔

مثال نمبر ۱ میں رام مذکر ہے اور فعل آیا بھی مذکر۔ اور جملہ نمبر ۲ میں کرشنا مونث ہے۔ اس لئے فعل آئی بھی مونث استعمال ہُوا ہے۔

مصدر لازم ترکیبی۔ (۱) مصدر مرکب میں جانا کے ساتھ جتنے فعل آتے ہیں۔ خواہ متعدی ہوں یا لازم۔ سب لازم ہی شمار کئے جائیں گے۔ جیسے اُٹھ جانا۔ سو جانا۔ کھا جانا۔ چھوٹ جانا۔ چھوڑ جانا۔ مر جانا۔ بگڑ جانا۔ اُتر جانا وغیرہ۔ مگر لے جانا اس سے مستثنےٰ ہے۔

(۲) اُٹھنا کے ساتھ جتنے مصدر آئیں گے۔ سب لازم ہونگے بلبلا اُٹھنا۔ تھرا اُٹھنا۔ بول اُٹھنا۔ کہہ اُٹھنا۔ پکار اُٹھنا۔ چلّا اُٹھنا وغیرہ۔

(۳) رہنا کے ساتھ مل کر سب مصدر لازم بن جاتے ہیں۔ جیسے مر رہنا۔ جا رہنا۔ دبا رہنا۔ ملا رہنا۔ گھرا رہنا۔ پڑا رہنا۔ کھڑا رہنا۔ دھرا رہنا وغیرہ۔

(۴) چلنا کے ساتھ مل کر سب مصدر لازم بن جاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لے چلنا - دوڑ چلنا - اُتر چلنا - دھر چلنا - کر چلنا - رکھ چلنا وغیرہ -

ع تہتیں چند اپنے ذمے دھر چلے
ہم کیا آئے تھے اور کیا کر چلے

(۵) سکنا کے ساتھ جتنے مصدر آتے ہیں لازم ہوتے ہیں - اُٹھ سکنا - بیٹھ سکنا - کر سکنا - دوڑ سکنا وغیرہ -

ع آتی ہے صدائے جرسِ ناقۂ لیلا - صد حیف کہ مجنوں کا قدم اُٹھ نہیں سکتا

(۶) لگنا کے ساتھ جتنے مصدر آتے ہیں لازم ہوتے ہیں - بولنے لگنا - کرنے لگنا - بیٹھنے لگنا - مارنے لگنا - ستانے لگنا - چھپانے لگنا - چھاپنے لگنا - جانے لگنا - دیکھنے لگنا وغیرہ -

(۷) چکنا کے ساتھ جتنے مصدر آتے ہیں - لازم ہوتے ہیں - کھا چکنا - کر چکنا - رو چکنا وغیرہ ع

ع ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام - ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

(۸) ہونا کے ساتھ جتنے مصدر آئیں گے - لازم ہونگے - جیسے دو چار ہونا - بیدار ہونا - بیمار ہونا - تندرست ہونا - خوش ہونا پار ہونا - ہوشیار ہونا وغیرہ ع

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

مصدر متعدی

متعدی مصادر کے افعال فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتے ہیں - جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام نے کتاب پڑھی۔ شام نے روٹی کھائی۔ سیتا نے کپڑا سیا۔

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ فعل مطابق حالت مفعول بدلتا ہے۔ اگر مفعول مذکر ہے۔ تو فعل بھی مذکر اور خواہ فاعل مونث ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے سیتا فاعل مونث ہے۔ مگر فعل سیا مذکر ہے۔ جس کا اطلاق مفعول کپڑا پر جو مذکر ہے، ہوتا ہے۔ پس ایسے مصدروں کو جن میں فعل کا اطلاق مفعول پر ہو متعدی کہتے ہیں۔

مصدر متعدی کی پہچان :-

(۱) مصدر کا ماضی مطلق بناؤ۔ اگر اس کی گردان میں "نے" آئے۔ تو متعدی ورنہ نہیں۔ مگر بعض مستثنےٰ ہیں۔ جیسے لانا۔ لے جانا۔ بولنا وغیرہ۔

(۲) ایک مفعول ضرور آتا ہے۔ جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

(۳) مفعول کے ساتھ عموماً علامت کو ہوتی ہے۔

مگر یاد رہے کہ جب مفعول کے ساتھ "کو" علامت مفعول آئیگی۔ تو جملہ میں فعل مذکر ہوگا۔ جیسے رام نے کتاب کو پڑھا۔ شام نے روٹی کو کھایا وغیرہ۔ مگر غیر ذی روح مفعولوں کے ساتھ کو علامت مفعول کا لانا فصیح نہیں۔ اور ذی روح مفعولوں کیساتھ جائز ہے۔ جیسے میں نے رام کو مارا۔ سوہن کتے کو پکارتا ہے وغیرہ۔

مصدر متعدی ترکیبی :-

(۱) جو مصدر اسم کے ساتھ "کرنا" مصدر زیادہ کرنے سے بنتے ہیں۔ وہ متعدی کہلاتے ہیں۔ جیسے آرام کرنا۔ عیش کرنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
92/28 11/2 (1354) 22222

یاد کرنا ۔ پسند کرنا ۔ روانہ کرنا وغیرہ ۔ یہ اسم فارسی یا عربی ہونگے ۔ ہندی کے نہیں ۔

(۲) رکھنا کے ساتھ جتنے مصدر بنتے ہیں ۔ متعدی ہوتے ہیں ۔ بٹھا رکھنا ۔ اٹھا رکھنا ۔ لگا رکھنا ۔ بدل رکھنا ۔ دے رکھنا ۔ لے رکھنا ۔ کئے رکھنا وغیرہ ۔

(۳) لانا کے ساتھ سب مصدر متعدی ہوتے ہیں ۔ چرا لانا ۔ سمجھا لانا ۔ منا لانا ۔ توڑ لانا ۔ گھیر لانا ۔ موڑ لانا ۔ اٹھا لانا ۔ وغیرہ ۔

بعض لازم مصادر جو متعدی نہیں بن سکتے ۔ جیسے آنا ۔ جانا ۔ ہونا ۔ کانپنا ۔ لرزنا وغیرہ ۔

بعض متعدی مصادر جو لازم نہیں بن سکتے ۔ جیسے لانا ۔ ڈالنا ۔ سونپنا ۔ کرنا ۔ چرانا وغیرہ ۔

نکتہ ۔ (۱) چند ایسے مصدر ہیں جو فعل اول کی مطابقت سے لازم اور متعدی کہلاتے ہیں ۔ جیسے دینا سے چل دینا ۔ رو دینا ۔ لازم ہیں ۔ اور لگا دینا ۔ سنا دینا ۔ دکھا دینا متعدی ہیں ۔

(۲) معنوں کے لحاظ سے بھی بعض مصادر لازم اور متعدی بن جاتے ہیں ۔ جیسے قرار پانا ۔

جب "آرام کرنا" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ تو متعدی ہوتا ہے ۔ اور جب "کسی امر کے طے ہونے" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ تو لازم ہوتا ہے ۔

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी.
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصدر متعدی کی قسمیں

ا۔ بلحاظ مفعول

بلحاظ مفعول مصدر متعدی تین طرح آتا ہے۔ جیسے:۔

(۱) موہن نے روٹی کھائی - اس میں کھائی فعل ہے۔ جو صرف ایک مفعول روٹی کو چاہتا ہے۔ اسلئے کھانا مصدرِ متعدی بیک مفعول کہلاتا ہے۔

(۲) احمد نے سعید کو آواز دی - اس میں دی فعل ہے - جو دینا مصدر سے مشتق ہے اور دو مفعولوں سعید اور آواز کو چاہتا ہے - اس لئے اسکو مصدرِ متعدی بدو مفعول کہتے ہیں۔

(۳) پران ناتھ نے ایک مہاتما کو رام ناتھ سے روٹی دلوائی۔ اس میں دلوائی فعل مصدر دلوانا سے مشتق ہے۔ جو مہاتما۔ رام ناتھ۔ روٹی تین مفعولوں کو چاہتا ہے - اس لئے اس کو متعدی بسہ مفعول کہتے ہیں۔

مصدر متعدی کی قسمیں

ب - بلحاظ بناوٹ

(۱) متعدی بنفسہٖ - ایسے مصدر جو اصل میں متعدی ہی وضع کیئے گئے ہیں - جیسے دینا - لکھنا - پکڑنا - پڑھنا - کھانا - ستانا وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) متعدی بالواسطہ - وہ مصدر ہیں - جو لازم مصدروں سے بنائے گئے ہیں - جیسے بٹھانا (بیٹھنا سے) چلانا (چلنا سے) - جلانا (جلنا سے) -

(۳) متعدی المتعدی - ایسے مصدر جو متعدی مصدروں سے پھر متعدی بنائے گئے ہیں - جیسے دلانا - پڑھانا - لکھوانا - پکڑوانا جو دینا - پڑھنا - لکھنا - پکڑنا متعدی مصادر سے بنائے گئے ہیں -

متعدی المتعدی مصادر کی قسمیں :-

متعدی المتعدی قسم اوّل میں پہلا مصدر متعدی صرف ایک مفعول کو چاہتا ہے - گو متعدی المتعدی بن جانے کے بعد دوسرے مفعول کو چاہنے لگ جاتا ہے - جیسے دینا سے کسی ایک چیز کا دیا جانا مراد ہے - یعنی ایک مفعول کو چاہتا ہے - مگر دلانا جو دینا سے متعدی المتعدی بنا ہے - ایک اس چیز کو جو دیجانی مطلوب ہے - دوسرے اس آدمی کو جسے دی جاتی ہے - چاہتا ہے - گویا دو مفعول چاہتا ہے -

متعدی المتعدی قسم دوم میں - مصدر متعدی المتعدی بننے کی صورت میں فعل کسی اور شخص کے ذریعے واقع ہوتا ہے - جیسے کرنا سے کروانا - لکھنا سے لکھوانا وغیرہ -

مصدر لازم سے متعدی بنانے کے قاعدے

لازم مصدر سے متعدی بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے چند قاعدے ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

(۱) اگر مصدر میں لام سے پہلے واؤ مضموم ہو - تو واؤ کو حذف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر کے علامت مصدر سے پہلے الف زیادہ کر لیے ہیں۔
جیسے پھولنا سے پھلانا وغیرہ۔

(۲) اگر مصدر کے فعل امر کے آخر کاف ہو۔ تو علامت مصدر سے پہلے الف زیادہ کر کے متعدی بنایا جاتا ہے۔ جیسے اٹکنا۔ اٹکانا۔ چٹکنا۔ چٹکانا۔ سرکنا۔ سرکانا۔ بکنا۔ بکانا وغیرہ لیکن بعض مصدر اس قاعدے سے علیحدہ ہیں۔ جیسے تکنا سے تاکنا۔ رکنا سے روکنا وغیرہ۔

(۳) کبھی دوسرے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے سے متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے اچھلنا سے اچھالنا۔ اترنا سے اتارنا وغیرہ۔

(۴) مصدر کے پہلے حرف کے بعد ا یا و یا ی مطابق حرکت زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پسنا سے پیسنا۔ رکنا سے روکنا۔ تلنا سے تولنا۔ مرنا سے مارنا۔ گڑنا سے گاڑنا وغیرہ۔

(۵) بعض اوقات مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد یائے مجہول یا واؤ یا یائے معروف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے پٹنا سے پیٹنا۔ بکھرنا سے بکھیرنا۔ چبھنا سے چبھونا۔ کبنا سے کبھونا۔ گھسٹنا سے گھسیٹنا وغیرہ۔

(۶) علامت مصدر سے پہلے الف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے لڑنا لڑانا۔ چلنا چلانا۔ دھلنا دھلانا۔ گھلنا گھلانا وغیرہ۔

(۷) اگر پنج حرفی مصدر میں دوسرا حرف حرف علت ہو۔ تو وہ متعدی کی صورت میں گر جاتا ہے۔ اور علامت مصدر سے پہلے الف بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے جاگنا جگانا۔ بیٹھنا بٹھانا۔ وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸) اگر چار حرفی مصدر کا دوسرا اور پنج حرفی مصدر کا تیسرا حرف حرف علت ہو۔ تو وہ گر جاتے ہیں۔ اور ان کی بجائے لا بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے رونا رلانا۔ سونا سلانا۔ نہانا نہلانا۔ وغیرہ۔

(۹) بعض اوقات مصدر سے پہلے لے اور دے آنے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے لے ڈوبنا۔ دے آنا وغیرہ۔

وہ مصدر لازم جن کے متعدی خلافِ قاعدہ آتے ہیں۔ جیسے پھٹنا سے پھاڑنا۔ رہنا سے رکھنا۔ پڑنا سے ڈالنا۔ ڈوبنا سے ڈبونا۔ ٹوٹنا سے توڑنا وغیرہ۔

مصدر متعدی سے متعدی المتعدی بنانیکے قاعدے

مصدر متعدی سے متعدی المتعدی بنانے کے دو عام قاعدے ہیں:-

(۱) علامت مصدر سے پہلے الف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کرنا کرانا پڑھنا پڑھانا۔ لکھنا لکھانا وغیرہ۔

اگر مصدر کا دوسرا حرف حرف علت ہو۔ تو اسے حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے دیکھنا دکھانا۔ سیکھنا سکھانا وغیرہ۔

بعض اوقات حرف علت گرانے کے بعد "لا" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے دھونا سے دھلانا۔ پینا سے پلانا وغیرہ۔

(۲) علامت مصدر سے پہلے وا زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے رکھنا رکھوانا دھرنا دھروانا وغیرہ۔

اگر مصدر کا دوسرا یا تیسرا حرف حرف علت ہو۔ تو اسے حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے تولنا تلوانا۔ جھاڑنا۔ جھڑوانا۔ بھیجنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھجوانا۔ کمانا کموانا۔ نچوڑنا نچڑوانا وغیرہ۔

نکتہ۔(۱) بعض متعدی مصادر کے متعدی المتعدی بے قاعدہ بنتے ہیں۔ جیسے بیچنا سے بکوانا۔

(۲) بعض لازم اور متعدی مصدر ایسے ہیں۔ جن سے متعدی یا متعدی المتعدی نہیں بنتے۔ جیسے آنا۔ بلبلانا۔ پانا۔ تلملانا۔ جانا۔ گھبرانا۔ لڑکھڑانا۔ پچھتانا۔ لینا وغیرہ۔ یہ ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں۔

مصدر کا استعمال مختلف معنوں میں

(۱) فعل حال کے معنوں میں۔ جیسے ؎

نالہ ہی نکلے ہے گو ہم مدعا کہنے کو ہیں
دب نہیں کہنے میں اب کیا جانیں کیا کہنے کو ہیں

دوست کرتے ہیں ملامت غیر کرتے ہیں گلا
کیا قیامت ہے مجھی کو سب بُرا کہنے کو ہیں

(۲) فعل مستقبل کے معنوں میں۔ جیسے میں لاہور جانے کو ہوں۔ یا مجھے لاہور جانا ہے۔ یعنی جاؤنگا۔

ب۔ مصدر کے بعد کا۔کے۔کی زیادہ کرنے سے مصدر فعل مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے رام اب نہیں آنے کا۔

(۳) ماضی استمراری کے معنوں میں۔ جیسے

؎ نہ کھانا نہ پینا نہ وہ بولنا
نہ ہلنا نہ جلنا نہ لب کھولنا

(۴) فعل امر کے معنوں میں۔ جیسے اُسے کہہ دینا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میری کتاب خراب نہ کر دینا۔

(۵) اسم کی جگہ - جیسے حمید کھیلنا چاہتا ہے

(۶) (الف) ضرورت اور مجبوری کے معانی میں - جیسے ایک دن مرنا ہے۔

(ب) ضرورت اور مجبوری کے لئے بہ زیادت "ہوگا" جیسے تمہیں یہ دوائی پینی ہوگی۔

کیونکہ اب اس نگاہِ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے اور اس پہ یہ تاکید پینا ہوگا

(۷) جب ایک فعل دوسرے فعل کے ساتھ ایک ہی وقت میں واقع ہوتا ہے - تو مصدر لایا جاتا ہے - جیسے اس کا پلنگ پر بیٹھنا تھا کہ ٹوٹ پڑا۔

فائدے -- (۱) اسم اور مصدر کے درمیان علامت "کا" کے واقع ہونے پر مصدر مذکر ہی استعمال ہوگا - جیسے رات کا سونا - دل کا دکھانا وغیرہ۔

(۲) مصدر کے ساتھ بصورت امر علامت "نے" نہیں لاتے - بلکہ بغیر "نے" استعمال کیا جاتا ہے - جیسے تم آنا - میں سمجھا دوں گا - مگر مجھ اور تجھ کے ساتھ نے آتا ہے۔

مشق

(۱) مصدر لازم ترکیبی کن کن مصدروں سے مل کر بنتا ہے - ہر ایک کی مثال دو ؟

(۲) مصدر کی پہچان کیا ہے - چند ایسے الفاظ لکھو -- جو شکل و صورت میں مصدر سے مشابہ ہیں - لیکن مصدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں۔

(۳) مصدر متعدی کی پہچان کیا ہے؟

(۴) لازم اور متعدی مصدر چنو:-

ہوا ہونا۔ گھر جانا۔ بڑھنا۔ جانا۔ بٹھا دینا۔ رو دینا۔ چل دینا۔ لانا۔ ڈالنا۔ آنا۔ کانپنا۔ کر سکنا۔ منا لانا۔ بٹھا رکھنا۔

تذکیر و تانیث

(حقیقی و غیر حقیقی)

مذکر اور مؤنث کا تعلق اکثر جاندار چیزوں میں ہوتا ہے کیونکہ نر و مادہ کے جوڑے ہمیشہ جاندار چیزوں میں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جیسے لڑکا مذکر۔ لڑکی مونث۔ آدمی مذکر۔ عورت مؤنث۔ لیکن بے جان چیزوں میں بھی مذکر و مؤنث بولنے میں آتا ہے جیسے صندوق مذکر۔ صندوقچی مؤنث۔ ڈبا مذکر۔ ڈبیا مؤنث۔

مگر یاد رہے کہ در اصل بے جان چیزوں میں نر و مادہ کا تعلق محض فرضی ہے۔

پس جاندار چیزوں کی تذکیر و تانیث کو حقیقی کہتے ہیں۔ کیونکہ قدرتی طور پر ان کے جوڑے بنے ہوئے۔ اور بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث کو غیر حقیقی کہتے ہیں۔

مشق

(۱) حقیقی اور غیر حقیقی تذکیر و تانیث سے کیا مراد ہے۔ مثالیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دے کر سمجھاؤ۔

(۲) تذکیر و تانیث کے لحاظ سے الفاظ چنو :۔

مرد اور عورت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وفادار بیوی اپنے شوہر پر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ ہر انسان کو اپنے ہاتھ میں چھڑی یا سونٹا رکھنا چاہیئے گائے اور بیل بہت مفید جانور ہیں ٭

جاندار چیزوں کی تذکیر و تانیث

جاندار اشیا کی تذکیر و تانیث میں تین صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اول مذکر۔ دوم مؤنث۔ سوم مشترک۔

میاں کی غیر حاضری میں بیوی کو جو خیال آیا۔ تو بچوں کو ساتھ لئے ہوئے سیر کی غرض سے نکل کھڑی ہوئی۔ چڑیا گھر کا رُخ کیا۔ وہاں پہنچ کر کیا دیکھا کہ ایک عجیب و غریب شکل کا کُتا۔ کُتیا اور ان کے پلے۔ شیر۔ شیرنی۔ بندر بندریا۔ ہرن۔ ہرنی۔ مختلف قسموں کے کبوتر اور کبوتریاں۔ چڑے چڑیاں وغیرہ پنجروں میں بند تھیں۔ پھرتی پھراتی ایک پنجرے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ بچے جنگلے کی سیخوں کو پکڑے کھڑے تھے کہ چیتا جھپٹا۔ اور لڑکی کی کلائی کو توڑ ڈالا۔ لڑکا خوف کے مارے پیچھے ہٹ گیا۔ ماں کی مامتا اور لڑکی کی خطرناک حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔

اُوپر کی عبارت سے ظاہر ہے کہ بعض الفاظ مذکر ہیں۔ بعض مؤنث اور بعض مشترک ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشترک	مؤنث	مذکر
بچّوں	بیوی	میاں
پلاّ	کُتیا	کُتّا
	بندریا	بندر
	ہرنی	ہرن
	کبوتری	کبوتر
	چڑیا	چڑا
	لڑکی	لڑکا

واضح رہے کہ بچّوں میں ننھّے ننھّے لڑکے اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی شامل ہیں ۔ اسی طرح پلّے سے کتّے کا نر بچّہ اور مادہ بچّہ دونو مراد ہیں ۔

حقیقی تذکیرو تانیث کی چند مثالیں

(الف) بلحاظ انسان (رشتہ داری)

مؤنث	مذکر	مؤنث	(۱) مذکر
بہن ۔ بھاوج	بھائی	ماں	باپ ۔ باوا
جورُو	خصم ۔ خاوند	والدہ	والد
ساس	سُسرا	بیوی ۔ بی بی	میاں ۔ شوہر
دُلھن	دُولھا	لونڈی	غلام
بہو	داماد	بیگم	نواب
عورت	مرد	ملکہ	بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماموں ممانی

متذکرہ بالا مثالوں میں مذکر اور مونث کے لئے مختلف الفاظ دئے گئے ہیں۔

(۲) ایسے مذکر اور مونث جن کے حروف ہم مخرج ہوتے ہیں۔ اور ان میں مذکر اور مونث کا فرق صرف علامتوں کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یعنی اگر مذکر کے آخر میں الف ہو تو وہ مونث میں یائے معروف سے بدل جاتا ہے۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
چچا	چچی	نانا	نانی
دادا	دادی	لڑکا	لڑکی
پھوپھا	پھوپھی	بیٹا	بیٹی

(۳) اگر اسم مذکر کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ تو وہ بھی یائے معروف سے بدل جاتی ہے۔ جیسے بندہ سے بندی (باندی) وغیرہ۔

(ب) بلحاظ۔ ذات۔ پیشے اور مذہب وغیرہ

(۴) مذکر کے آخری حرف کو نون سے بدل دیا جاتا ہے۔ یا نون زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
درزی	درزن	یہودی	یہودن	جوگی	جوگن
دھوبی	دھوبن	مراسی	مراسن	گوالا	گوالن
نائی	نائن	کنجڑا	کنجڑن	پارسی	پارسن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
تیلی	تیلن	موچی	موچن	فرنگی	فرنگن
مالی	مالن	گھوسی	گھوسن	بھنگی	بھنگن
حلوائی	حلوائن	حاجی	حاجن (حجن)	ناگ	ناگن
گارد	گاردن (قلماقنی (سپاہی عورت)				

کسی قدر اور تبدیلی کرنے سے جیسے چودھری - چودھرائن - گویا - گائن وغیرہ -

(۵) آخر میں نی یا انی لگا دیتے ہیں - جیسے :-

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
شیر	شیرنی	مہتر	مہترانی	مغل	مغلانی
اونٹ	اونٹنی	مور	مورنی	ڈاکٹر	ڈاکٹرانی
بھوت	بھوتنی	شاعر	شاعرنی[1]	پنڈت	پنڈتانی
سید	سیدانی	شیخ	شیخانی	ملا	ملانی
سور	سورنی	جیٹھ	جیٹھانی	دیور	دیورانی
ڈوم	ڈومنی -	نٹ	نٹنی		

کسی قدر تبدیلی کرنے کے بعد نی یا انی لگانے سے - جیسے

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
رائے - راجہ	رانی	ہاتھی	ہتھنی	استاد	استانی
پٹھان	پٹھانی	جن	جناتنی	بنیا	بنینی

(۶) کبھی آخری حرف میں کچھ تبدیلی کر کے یا بغیر تبدیلی کے - یا

[1] میں وہ شاعرنی ہوں گر پکڑلے کوئی میری زبان
لاکھ مرزا کو سناؤں سو سناؤں میر کو (جان صاحب)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ زیادہ کر کے "یا" لگا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
کُتّا	کُتیّا	چُوہا	چوہیا	بندر	بندریا
چڑا	چڑیا	گدّھا	گدّھیا		

(۷) غیر زبانوں کے مذکر اور مونث جو اُردو میں رائج ہیں۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
بیگ	بیگم	خاں	خانم
والد	والدہ	سلطان	سلطانہ
خادم	خادمہ	ملک	ملکہ (خاتون یا آتون)

(۸) اسم علم کو مذکر سے مونث کر لیتے ہیں۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
رحیم	رحیمن	امیر	امیرن
کریم	کریمن	نوُر	نوُرن
محمد	محمدی	امامی	امامن
مراد	مرادن	نصیب	نصیبن

(۹) بعض الفاظ میں صرف حرکات کے حذف سے مذکر اور مونث بن جاتا ہے۔ جیسے:۔

رامُو - رامو - بدلوُ - بدلو وغیرہ۔

یاد رہے کہ مونث ہمیشہ مذکر سے بنتا ہے۔ مگر بعض اوقات مونث سے مذکر بھی بنتا ہے۔ جیسے بھینس سے بھینسا۔ رانڈ سے رنڈوا وغیرہ۔

نکتہ ۱۔ وہ جاندار چیزیں جو صرف مونث بولی جاتی ہیں۔ جیسے چیل ۔ بلبل ۔ مینا ۔ فاختہ وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲ - لومڑی اور بُلبل دونو طرح آتے ہے - جیسے :-

(ا) بلبل مذکر کی مثال :-

ع بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

(ب) بلبل مونث کی مثال :-

ع واہ کیا خوب پر و بال نکالے بلبل
اُڑتے ہی پڑ گئی صیّاد کے پالے بلبل
گُل و گلچین کا گلہ بلبلِ ناشاد نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے بدلے

۳ - رنڈی - کسبی - ہڑونگی - ڈائن - چڑیل مذکر نہیں رکھتے - اور طوطا - اژدہا - تندوا - باز - اُلّو - چیتا - کوّا مذکر بولے جاتے ہیں - مونث نہیں رکھتے -

۴ - چھوٹے چھوٹے جاندار اپنی جنس کے نام پر ہی مذکر یا مونث بولے جاتے ہیں - جیسے :-

مونث - مکھی - چھپکلی - چھچھوندر وغیرہ -

مذکر - جگنو - گرگٹ - کچھوا وغیرہ -

(۱۰) الفاظ کے ساتھ نر اور مادہ کے الفاظ زیادہ کر کے بھی مذکر اور مونث بنا لیتے ہیں - جیسے نر گاؤ - مادہ خر - مادہ خرگوش وغیرہ -

(۱۱) پیار سے مذکر اور مونث بنا لیا جاتا ہے - جیسے پیار سے بیٹے کو بیٹی یا بیٹی کو بیٹا پکارتے ہیں -

(۱۲) فارسی الفاظ میں اگر مذکر کے آخر الف یا ہ ہو - تو تانیث میں یائے معروف سے تبدیل ہو جاتی ہے - شہزادہ سے شہزادی - حرام زادہ سے حرام زادی - شرمندہ اور عمدہ ان سے الگ ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیجان اشیا کی تذکیر و تانیث

بیجان اشیا کی تذکیر و تانیث غیر حقیقی ہے - جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے -

تانیث کی مثالیں - (۱) ایسے الفاظ جن کے آخر الف یا ہ ہے اور مونث بولے جاتے ہیں - جیسے پڑیا - ڈبیا - گھٹا - چھالیا - مالا وغیرہ -

(۲) عربی کے سہ حرفی الفاظ جن کے آخر الف ہو مونث بولے جاتے ہیں - جیسے :-

رضا - خطا - دعا - حیا - قضا - بقا - لقا وغیرہ -

(۳) بعض ہندی الفاظ جن کے آخر میں الف ہو - مونث ہوتے ہیں - جیسے :-

پوجا - بھاکھا - سیتلا - ناتا - پچھوا - گھٹا - انگیا وغیرہ -

(۴) عربی کے حاصل مصدر جن کے آخر ت ہو - مونث ہوتے ہیں - جیسے :-

دولت - شوکت - رفعت - منزلت - کدورت - ضرورت - کرامت - محنت - مشقت - دقت - ندامت - حجامت - جسارت - شرافت - فضیلت - خفت - جدت - جرأت - بدعت - تمکنت - معرفت - حقیقت - قوت - شفقت وغیرہ مگر خلعت - رائت - شربت مستثنیٰ ہیں -

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

نکتہ - یاد رکھنا چاہیئے کہ عربی الفاظ کی جمع جب عربی طریق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر آئیگی۔ تو مونث ہوگی۔ جیسے مسجد سے مساجد۔ اور شئے سے اشیا۔ مگر اس میں اختلاف رائے ہے۔ لکھنؤ والے عربی جمع کو مذکر کہتے ہیں۔ مگر دہلی والے چند الفاظ کے علاوہ مونث ہی بولتے ہیں۔

ازالہ شک۔ اگرچہ بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث حقیقی نہیں مگر جب ہم حقیقی تذکیر و تانیث میں مونث کی جمع مونث ہی مانتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ غیر حقیقی تذکیر و تانیث میں مونث کی جمع کو مونث تسلیم نہ کریں۔ کیونکہ اگر ایک بیجان لفظ مونث قرار دیا گیا ہے۔ تو مونث ہی ہے۔ اس کی جمع بھی جاندار چیزوں کی طرح مونث ہی ہوگی۔

(۵) زبانوں کے نام عموماً مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے عربی اُردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ بنگالی۔ پنجابی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ تامل۔ تلگو۔ سندھی۔ مدراسی۔ اڑیا۔ پشتو وغیرہ۔

(۶) اسمائے صوت مونث ہوتے ہیں۔
قل قل۔ سائیں سائیں۔ چٹ چٹ۔ دھڑام۔ ہنہناہٹ۔ دہاڑ۔ چنگھاڑ۔ خرخر۔ موں موں۔ میاؤں میاؤں۔ غڑغوں۔ عوعو۔ عف عف۔ کوکو۔ کائیں کائیں۔ پھک پھک وغیرہ۔

(۷) ہندی حاصل مصدر مونث ہونگے۔ جھاڑ۔ پھونک۔ جھنکار۔ چھنکار۔ لپکار۔ ہنکار۔ پھسلن۔ دھڑکن۔ کھرچن۔ گرجن۔ سوجن بناوٹ۔ کھچاوٹ۔ روکاوٹ۔ نیلاہٹ۔ گھبراہٹ۔ گراوٹ۔ سجاوٹ۔ گھلاوٹ۔ جگمگاہٹ۔ جیوٹ۔ مہک۔ روک۔ جھلک۔ چمک۔ دمک۔ دھمک۔ مٹھاس۔ کھٹاس۔ نکاس وغیرہ بناؤ۔ بچاؤ۔ لگاؤ۔ لداؤ۔ اٹکاؤ۔ روکاؤ وغیرہ مذکر آتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی طرح جن کے آخر پن ہو - جیسے :-
لڑکپن - بچپن - الہڑ پن - دیوانہ پن - سُندر پن وغیرہ مذکر ہیں -

(۸) جن لفظوں کے آخر میں یائے معروف ہوتی ہے - وہ اکثر مونث بولے جاتے ہیں -
چھتری - ٹوپی - روٹی - دھوتی - سوٹی - موتی - چوٹی - پہاڑی - سیاہی - چھری - ہتھوڑی وغیرہ - سکردی - پانی - موتی - گھی مذکر - - -

(۹) مندرجہ ذیل حروف مونث ہیں :-
ب - پ - ت - ٹ - ث - ج - ح - خ - د - ڈ - ذ - ر - ڑ - ز - ژ - ط - ظ - ف - و - ہ - ی - ے -

(۱۰) عربی اسموں کے آخر ہ تانیث کی ہوتی ہے -
زوجہ - توبہ - ملکہ - فقہ وغیرہ (نسخہ - ذرہ - علاقہ - روضہ - قطرہ - شیشہ - آئینہ - پیمانہ وغیرہ مذکر ہیں) -

(۱۱) کتابوں کے نام اگر مفرد ہیں - تو مونث ہوتے ہیں -
بوستاں - گلستاں - شکنتلا وغیرہ -

(۱۲) نمازوں کے نام مونث ہوتے ہیں - جیسے :-
ظہر - عشا وغیرہ -

(۱۳) عربی اسمائے تفضیل جن کے آخر میں الف مکسورہ ہو - مونث ہوتے ہیں -
عقبےٰ - صغرےٰ - کبرےٰ وغیرہ -

(۱۴) فارسی کے حاصل مصدر مونث ہوتے ہیں -
گذارش - سفارش - گفتگو - جستجو - رفتار - گفتار - آشفتگی - آسودگی - آمدورفت وغیرہ - مگر پیچ و تاب مذکر ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہاں گردش فلک کی چین دیتی ہے بھلا انشا
غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں
رنج کی جب گفتگو ہونے لگی
آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

(۱۵) عربی الفاظ جو مونث استعمال ہوتے ہیں - ان کے مختلف اوزان ہیں - اور ان کی ضرورت نہیں - صرف چند ایک مونث الفاظ کا ذکر کر دینا کافی ہے - جیسے افراط - ایذا - اصلاح - اطلاع - احتیاج - احتیاط - استمداد - تشریح وغیرہ -

(۱۶) اُردو حاصل مصدر جو بصورت امر واقع ہوں - مونث ہوتے ہیں - جیسے لوٹ مار وغیرہ -

(۱۷) ہندی کے الفاظ جن کے آخر او یا اوں ہو - جیسے چھاؤں کھڑاؤں - سرسوں - بھوں - باؤ وغیرہ مونث ہیں -

بے جان چیزوں کے مذکر

تذکیر کی مثالیں - (۱) ایسے الفاظ جن کے آخر الف یا ہ ہو - مذکر بولے جاتے ہیں - جیسے پیسہ - آٹا - نالا - چرخہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرنالہ - خلاصہ - سونا - شوربا - چولھا - نشانہ - پروانہ وغیرہ -

(۲) بچاؤ کے وزن پر حاصل مصدر مذکر ہوتے ہیں - جیسے روکاؤ - برتاؤ - تاؤ - لاؤ - بناؤ - اُلکاؤ وغیرہ -

(۳) جن کے آخر میں پن ہو مذکر ہوتے ہیں - جیسے لڑکپن - بچپن - احمق پن - الڑپن - سُندر پن وغیرہ -

(۴) وہ الفاظ عربی جو انفعال کے وزن پر آتے ہیں - مذکر ہوتے ہیں - جیسے انحصار - انقلاب - انحراف - اختصار - افتخار وغیرہ -

(۵) تفعلہ کے وزن پر مذکر ہوتے ہیں - تذکرہ - تخلیہ - تصفیہ وغیرہ -

(۶) عربی اسم ظرف مذکر آتے ہیں - مکتب - مشرق - مغرب - مطب وغیرہ -

(۷) اگر دو مذکر الفاظ اکٹھے ہوں - تو مذکر ہوتے ہیں - جیسے آب و رنگ - آب و دانہ - گل قند وغیرہ -

(۸) مہینے اور دنوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں - ماسوائے جمعرات -

(۹) مندرجہ ذیل حروف بھی مذکر بولے جاتے ہیں:-

ا - ج - س - ش - ص - ض - ع - غ - ق - ک - گ - ل - م - ن - جھ - دھ - ڈھ - ٹھ - ٹھ - نھ -

؎ لام نستعلیق کا ہے اس بُتِ خوشخط کی زُلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اس لام کے

(۱۰) ستاروں کے نام ہمیشہ مذکر آتے ہیں - ماسوائے زہرہ کے -

(۱۱) جن الفاظ کے آخر بند - آب - بان - دان - ستان - سار - زار آتا ہے - وہ مذکر ہوتے ہیں - جیسے سینہ بند - گلاب - باسبان - نگہبان - تاوان - گلستان - کوہسار - لالہ زار وغیرہ

(۱۲) بعض الفاظ معنی کے لحاظ سے مذکر اور مونث دونوں طرح استعمال ہوتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔

الفاظ	معنی مذکر	معنی مونث
آہنگ	قصد	آواز
دوپہر	دو ساعت	وقتِ خاص
تکرار	اعادہ	بحث۔ جھگڑا
آب	پانی	چمک۔ دمک
مد	پانی کا چڑھاؤ	وہ خط جو حساب، یا عرضی پر کھینچا جائے۔ حساب کے خانوں میں۔ جیسے آمدنی کی مد میں تو آج کل صفر ہے۔
کف	جھاگ	ہتھیلی
تاک	انگور	تاکنا
عرض	ضدِ طول	التجا
تال	تالاب	وزن موسیقی
نال	لکڑی یا پتھر کا کندہ جو پہلوان اٹھاتے ہیں۔	ناف گھاس کی ڈنڈی بندوق کی نالی
مثل	مانند	کاغذاتِ مقدمہ
لگن	طاس	لگاؤ
مغرب	مقامِ غروب	شام
گلستان	باغ	کتاب شیخ سعدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ	معنی مذکر	معنی مونث
مار	سانپ	زد
گھڑیال	آبی جانور	ساعت
کوچ	روانگی ع۱	پہلو ع۱
چاند	مہتاب	چاند ع۲
چاہ	کوّاں	محبت
ترک	چھوڑنا	نشان کتاب ع۳
بیت	گھر	شعر ع۴
مہر	سورج	محبت

چند ضروری باتیں - (۱) اسم فاعل نہ مذکر ہوتا ہے نہ مونث - بلکہ اپنے موسوم کے تابع ہوتا ہے - جیسے کھانے والا کھاتا ہے -

ع۱ - مذکر - یاراں رفتہ سے کہو ٹھہریے ہوئے چلیں
اپنا بھی کُوچ شام ہوا یا سحر ہُوا
مونث - تو نے جس روز سے ظالم میری کوچیں کاٹیں
بوالہوس نے تیرے کُوچے کا گذر چھوڑ دیا

ع۲ کرنے جاتا ہے تو چماروں سے جوتی پیزار
چاندخاں آج تیری چاند کھجلائی ہے

ع۳ ہر تسکیں دیکھتا ہوں ہجر میں جب میں کتاب
ترک اِک اک جزو کی دو دوپہر ملتی نہیں

ع۴ مزا مطلع کا دے فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو
رہیں حصے برابر بیتِ ابرو ہو تو ایسی ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کہنے والی عورت کہتی ہے۔

(۲) فارسی اسم مفعول پر تذکیر و تانیث کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جیسے جوشاندہ دوائی اور جوشاندہ پانی۔

(۳) اسم مفعول اپنے موسوم کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے شیر بھاگا ہُوا آیا۔ کُتّے کی کھائی ہوئی روٹی۔

(۴) اسم عدد نہ مذکر ہے نہ مونث۔ بلکہ اپنے معدود کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے پانچ روٹیاں کھائیں۔ پانچ انار کھائے۔

(۵) فعل نہ مذکر ہے نہ مونث بلکہ اپنے فاعل اور مفعول کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے عورت آئی و مرد آیا۔

(۶) وہ الفاظ جو مذکر اور مونث دونو طرح استعمال ہوتے ہیں:-
قلم۔ فکر۔ طرز۔ عقاب۔ مرقد۔ کٹار۔ درود۔ فاتحہ۔ کلک۔ سانس۔ کیف۔ جھونک۔ سیل۔ سبحہ۔ زنار۔ متاع۔ گزند۔ نشاط۔ املا وغیرہ ؎

تجھے کیا فکر ہے اے گُل دلِ صد چاک بُلبل کی
تو اپنے چاک پیرہن کو پہلے تو رفو کر لے

درد مذکر ہے۔ جیسے ؎

درد منتِ کش دوا نہ ہُوا
میں نہ اچھّا ہُوا بُرا نہ ہُوا

(۷) چند ایسے اسما جو مونث ہیں۔ مگر ان کی آواز مذکر معلوم دیتی ہے۔ ابا (انکار) اوقات (گذارہ) بکواس۔ بسم اللہ۔[عا] تپ۔ تکرار۔ جھاڑو۔ خدنگ۔ ڈکار۔ گھاس۔ نقد۔ شراب

عا۔ جو قصے کا ترے انجام ہے۔ وہ بسم اللہ ہے یہاں داستان کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸) چند ایسے الفاظ جو بظاہر مونث معلوم ہوتے ہیں - مگر مذکر ہیں:-
محل - لاف - کھوج[۲] - کف - کٹار - کبک - کاٹ - غدار - شعور -
ششش و پنج - سہو - سنبل - ساعد - درد - چرچا - چھپرکھٹ -
خلد - خنجر - جرس - تلچھٹ - ٹھاٹھ - تاز - التماس

نوٹ - مونث اور مذکر کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے اساتذہ فن کے کلام کا مطالعہ کرو -

مشق

(۱) مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھو -
رحیم - کریم - امامی - نصیب - ساس - ابّا - باوا - گوالا - فرنگی -
سیولیا - گارد - حاجی -

(۲) مندرجہ ذیل کے مونث لکھو :-
راجہ - فقیر - ڈوم - پنڈت - شاعر - اونٹ - ہاتھی - مغل - کُتّا -
چڑا - گدھا - بندر -

(۳) مذکر اور مونث چنو :-
دھڑکن لڑکپن - رکاؤ - مٹھاس - نینفکر - آب و رنگ -
شیر برنج - پھنکار - چھنکار - گلستان - چٹ چٹ - سائیں سائیں -
عوعو - سرسوں - چھاؤں - ببل - درد - فکر - سانس -

(۴) مندرجہ ذیل فقرات کو درست کرو :-
مجھے سر کی درد نے بہت تنگ کر رکھا ہے - میری لڑکپن

ع[۲] بغرض نام و نشاں سارا بتایا - دل گم گشتہ کا یوں کھوج لگایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یونہی گذر گئی ۔ دل کا دھڑکن کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ چاند کے چمک و دمک میں پھولوں کے مہک میں کس کی جلوہ ہے ۔ اُردو پڑھنا اور لکھنا کوئی آسان تو نہیں۔

وحدت و جمع

جو لفظ ایک چیز کے لئے آئے ۔ اسے واحد اور جو ایک سے زیادہ کے لئے آئے ۔ اُسے جمع کہتے ہیں ۔

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے

پہلے معلوم ہُوا کہ ہر جاندار اور بے جان چیز مذکر اور مونث دو صورتوں میں تقسیم ہو چکی ہے ۔ اس لئے ان کی وحدت اور جمع بھی مذکر اور مونث کی صورت میں آئے گی ۔

مذکر کی جمع

(۱) جن واحد مذکر الفاظ کے آخر میں الف یا ہ ہو ۔ جمع میں وہ یائے مجہول سے بدل جائے گی ۔ جیسے :۔

واحد	جمع	واحد	جمع
لڑکا	لڑکے	بچّہ	بچّے
گھوڑا	گھوڑے	ڈبّہ	ڈبّے

مگر راجہ رانا ۔ چچا ۔ ابّا ۔ دادا ۔ دریا ۔ دانا ۔ ہما ۔ اس سے مستثنیٰ ہیں ۔

اگر واحد مذکر میں کوئی علامت نہ ہو ۔ تو وہ واحد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جمع میں نہیں بدلتے - جیسے ایک مرد - چار مرد - ایک لڈّو - چار لڈّو - ایک سیر - چار سیر - ایک آدمی - چھ آدمی وغیرہ -

(۳) اگر مذکر واحد ہے اور علامت الف یا د نہیں - یا ہے - مگر آزاد قبول نہیں کرتے - تو ان کی جمع وہ خود ہوں گے - اور یہ امر جملے کی عبارت سے واضح ہو جائیگا - جیسے دریا بہتے رہے - گاہک آتے رہے - دکاندار بیٹھے تھے - دریا - گاہک اور دکاندار مفرد ہیں - مگر بطور جمع استعمال ہوئے ہیں -

(۴) حروف ربط (کا - کے - کی - کو - پر - پہ - سے - تک - میں) کے آنے پر اگر واحد مذکر کی حالت نمبر ۲ کی طرح ہو - تو جمع ہو جاتے ہیں - جیسے چار مردوں نے اٹھایا پانچ ہاتھیوں پر لادا - دو شیروں کا شکار کیا وغیرہ -

(۵) جن مذکروں کے آخر میں ال ہوگا - ان کی جمع بناتے ہوئے الف "ے" سے بدل جائے گا - جیسے دُھواں - دُھوئیں - کُواں - کُوئیں وغیرہ -

(۶) حروف روابط کے آنے سے مندرجہ ذیل صورت ہو جاتی ہے :-

شریفوں نے - طبیبوں نے - رئیسوں نے - بچوں کو - کاشتکاروں پر - شرابیوں سے وغیرہ -

(۷) ندائی صورت میں و زیادہ ہوتا ہے -

لڑکو ! طبیبو ! حکیمو ! وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مونث کی جمع

(۱) اسم مونث کے آخیر میں اگر ی کی علامت ہے۔ تو جمع میں اں زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسے لڑکی سے لڑکیاں۔ بی بی سے بیبیاں وغیرہ۔

(۲) اگر اسم مونث کے آخیر میں یا ہو۔ تو حرف ں زیادہ کر کے جمع بناؤ۔ جیسے چڑیا سے چڑیاں۔ گدھیا سے گدھیاں اور بندریا سے بندریاں وغیرہ۔

(۳) علامت تانیث اگر ن ہو۔ یا بغیر علامت ہو۔ تو جمع میں یں زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے ضرب۔ ضربیں۔ تلوار۔ تلواریں شمشیر۔ شمشیریں۔ فرنگن۔ فرنگنیں۔ حاجن۔ حاجنیں۔ نائن۔ نائنیں وغیرہ۔

(۴) اگر مونث کے آخر میں الف یا واؤ ہو۔ تو یں سے پہلے ء زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے ماما سے مامائیں۔ خوشبو سے خوشبوئیں۔ دوا سے دوائیں وغیرہ۔

(۵) حرف روابط کے آنے سے "اں" "وں" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے لڑکیوں نے وغیرہ۔

(۶) ندا کی صورت میں حرف "و" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے لڑکیو! وغیرہ۔

جمع کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض الفاظ ایسے ہیں۔ جن کی جمع اسی طریق پر آتی ہے۔ مگر حروف روابط نہیں آتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) ا۔ اسم ظرف میں جیسے مدتوں سفر میں رہا۔ راتوں رات بھاگ گیا۔ گھنٹوں درد سے کراہتا رہا۔
ب۔ اسم عدد میں۔ ساتوں بچے مل گئے۔ آٹھوں پہر رونے سے کام تھا۔
تنبیہ۔ فارسی مفرد الفاظ کی جمع بقاعدہ ہندی یا اُردو ناجائز ہے۔ جیسے ؎
چشموں سے چل کے چوم لوں تربت حسین کی
گویا چشم کی جمع چشموں خلاف محاورہ ہے۔ ایسے ہی گوش۔ دہن وغیرہ کی جمع اسی طریقے سے بنانا معیوب ہے۔
(۲) جن لفظوں پر حروفِ جار فارسی اور عربی واقع ہوں۔ ان کی جمع اُردو کے طریقے سے بنانا جائز نہیں۔ جیسے در حقیقت۔ فی الجملہ کی جمع۔ در حقیقتوں اور فی الجملوں نہیں ہو سکتی۔
(۳) فارسی مرکب اضافی یا مرکب عطفی کی جمع بقاعدہ اُردو غلط ہے۔ جیسے بارِ گناہ۔ شان و شوکت۔ آمد و رفت۔ سیلِ فناہ کی جمع بارِ گناہوں۔ شان و شوکتوں۔ آمد و رفتوں۔ سیلِ فناہوں غلط ہے۔ مگر اُردو اضافت میں جمع کر لینا جائز ہے۔ جیسے گناہ کا بوجھ سے "گناہوں کا بوجھ" اور نیکی اور بدی سے نیکیوں اور بدیوں درست ہے۔
(۴) اسم مفعول ترکیبی کو اُردو کی صورت میں جمع کرنا جائز ہے۔ جیسے سند یافتہ سے سند یافتوں۔ رنج دیدہ سے رنج دیدوں وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) بے اور نا حروف ہندی ہیں - اس لئے ان لفظوں کی جمع جن پر یہ دونوں حرف آئیں گے - اُردو کی طرز پر جائز ہوگی جیسے نا اہلوں - بے وقوفوں -

(۶) بعض اسم مذکر ایسے ہیں - جو ہمیشہ جمع ہی بولے جاتے ہیں جیسے لوگ - مردم - دام (قیمت) بھاگ - دستخط - کرم - نصیب - معنی - درشن - والد - ابا - اوسان وغیرہ -

اشارہ - عربی الفاظ کو خواہ جمع کر کے یا واحد کی صورت میں لکھیں اور معنی جمع کے لیں - تو یہ جائز ہے - جیسے شریف رحم دل ہوتے ہیں - شرفا رحم دل ہوتے ہیں - دونوں طرح درست ہے -

(۷) فارسی الفاظ کی جو مونث ہوں - جمع اس طرح لانا ناجائز ہے - مثلاً مے - شے - سے مئیں اور شئیں غلط ہے - قدما نے اس کا استعمال کیا ہے - مگر اب متروک ہے -

(۸) تمام اسمائے علم کی جمع نہیں ہوتی -

(۹) دھاتوں کی جمع استعمال نہیں ہوتی - جیسے سونا - لوہا - وغیرہ

(۱۰) مہینوں اور دنوں کے نام کی جمع استعمال نہیں ہوتی - جیسے منگل - مارچ وغیرہ -

(۱۱) اناجوں کے نام جمع نہیں آتے - جیسے باجرا - مکی - جوار - گندم وغیرہ -

(۱۲) تمام اسمائے کیفیت کی جمع نہیں ہوتی - جیسے بخار - درد - رفتار - بھوک - بھوکوں مرنا اس سے مستثنٰی ہے -

نوٹ - روپیہ پیسہ کی صورت میں دونوں طرح آتی ہے - اگر واحد کی صورت میں آئے - تو اس کے معنے دولت کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہونگے۔

فارسی جمع جو اکثر اُردو میں مستعمل ہیں - جیسے مرداں - آزادگان پس ماندگاں - بندگاں - نقشہ جات - درجات وغیرہ -

عربی کی جمع بھی اُردو میں استعمال ہوتی ہے - عربی میں سنسکرت کی طرح واحد - تثنیہ اور دو سے زیادہ تین درجے ہوتے ہیں۔

دو سے زیادہ	تثنیہ	واحد
اطراف	طرفین	طرف

واحد الفاظ جو واحد اور جمع دونو طرح استعمال ہوتے ہیں - جیسے اصول - میرا اصول یہ ہے - تمام مذاہب کے اصول قریب قریب ایک سے ہیں -

اخبار - میں نے آپ اخبار خریدا - ہر روز ہزاروں کی تعداد میں اخبار چھپتے اور بکتے ہیں -

گاؤں - میرا گاؤں یہاں سے پچاس میل دُور ہے - کوئٹہ کے بھونچال کا اثر بہت سے گاؤں میں محسوس ہُوا -

کائنات - واردات - کرامات - خیرات - صلواۃ - حاضرات - اوزار - اخلاق - القاب - آفاق - احوال - افلاک - اسرار - مواد - عملہ - ارواح - رعایا - اوقات - اولاد وغیرہ وغیرہ الفاظ واحد اور جمع دونو کے لئے استعمال ہوتے ہیں -

تنبیہ - جو لفظ کسی اسم یا مبتدا کی خبر ہو سکے - اس کے ساتھ "اہل" کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے - اہل ہنود لکھنا غلط ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عربی جمع کی مشق

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اثر	آثار	امام	آئمہ	بہائم	بہیمہ
آخر	اواخر	امیر	اُمرا	بیت	ابیات
ادب	آداب	امر (ذات)	امور	بَیت (گھر)	بیوت
ادنےٰ	ادانی	امر (حکم)	اوامر	بیگم	بیگمات
اذن	آذان	اُمت	اُمم	پارچہ	پارچات
استاد	اساتذہ۔استادان	باب	ابواب	پیغام	پیغامات
اسم	اسمائ	باعث	بواعث	تاجر	تجّار
اسیر	اساری	باغ	باغات	تاریخ	تواریخ
اسلوب	اسالیب	بحر	بحور۔ابحار	تبرک	تبرکات
اشتہار	اشتہارات	بخار	بخارات	تجویز	تجاویز
اصل	اصول	بر	ابرار	تجربہ	تجارب۔تجربات
اصلاح	اصلاحات	برکت	برکات	تحریر	تحریرات
اصطلاح	اصطلاحات	بارقہ	بوارق	تحفہ	تحائف
اعلےٰ	اعالی	برہان	براہین	تحریک	تحریکات
افق	آفاق	بصر	ابصار	تحقیق	تحقیقات
افغان	افاغنہ	بلبل	بلابل	تدبیر	تدابیر
آلہ	آلات	بندر	بنادر	ترجمہ	تراجم
الم	آلام	بنی	ابنائ	ترکیب	تراکیب
الف	آلاف	بہت	بہتات	ترغیب	تراغیب۔ترغیبات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تشریح	تشریحات	چاہ	چاہات	خط	خطوط
تصنیف	تصانیف	چٹھی	چٹھیات	خطرہ	خطرات
تصویر	تصاویر	حاجت	حوائج	خلیفہ	خلفاء
تفکر	تفکرات	حاضر	حاضرین	خیال	خیالات
تفسیر	تفسیرات	حادثہ	حوادث	درجہ	درجات
تقریر	تقاریر تقریرات	حاکم	حکّام	دعوت	دعوات
تکلیف	تکالیف	حبیب	احباب	دفتر	دفاتر
تمثیل	تماثیل	حرف	حروف	دلیل	دلائل - ادلہ
ثابت (ستارہ)	ثوابت	حرکت	حرکات	دوا	ادویات
ثاقب	ثواقب	حس	حواس	دولت	دُوَل
ثقہ (معتبر آدمی)	ثقات	حصہ	حصص	دیہہ	دیہات
ثمر	اثمار	حضرت	حضرات	ڈاک خانہ	ڈاکخانجات
جانور	جانوران	حق	حقوق	ڈاکٹر	ڈاکٹران
جاہل	جُہلا	حقیقت	حقائق	ذخیرہ	ذخائر
جُرم	جرائم	حکایت	حکایات	ذریعہ	ذرائع
جرم	جرائیم	حُکم	احکام	ذکر	اذکار
جزیرہ	جزائر	حکیم	حکماء	رسم	رسوم رسومات
جسم	اجسام	حیوان	حیوانات	رسالہ	رسائل رسالہ جات
جملہ	جملات	خاصیت	خواص	رفیق	رفقاء
جنس	اجناس	خبر	اخبار	رُکن	ارکان - اراکین
جوہر	جواہر - جواہرات	خرچ	اخراجات	رکعت	رکوع
جہت	جہات	خزانہ	خزائن	روح	ارواح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
رئیس	رؤسا	صد	صدہا	عادت	عادات
زاویہ	زوایا	صفت	صفات	عاقِل	عُقلاء
سانحہ	سوانح	صفحہ	صفحات	عالِم	علماء
سبب	اسباب	صوت	اصوات	عاقبت	عواقب
سبق	اسباق	صیغہ	صیغہ جات	عرضی	عرائض
سِتر	اَسرار	ضابطہ	ضوابط	عطر	عطریات
سطر	سطور	ضرب المثل	ضرب الامثال	عضو	اعضاءُ
سطح	سطوح	ضلع	اضلاع	عقیدہ	عقائد
سفارش	سفارشات	ضمیر	اضمار	عِلم	علُوم
سلطان	سلاطین	ضمیمہ	ضمیمہ جات	عَلَم	اعلام
سند	سندات	طائر	طیور	عمل	اعمال
شاعر	شعراءُ	طائفہ	طوائف	عنصر	عناصر
شجر	اشجار	طالب علم	طلباءُ	عنایت	عنایات
شخص	اشخاص	طبیب	اطباء	عیب	عیوب
شریف	شرفاءُ	طبع۔طبیعت	طبائع	غرض	اغراض
شریک	شرکاءُ	طرف	اطراف	غریب	غرباءُ
شرط	شرائط	طِفل	اطفال	غزل	غزلیات
شعر	اشعار	طَور	اَطوار	غلطی	اغلاط
شکل	اشکال	ظاہر	ظواہر	غیر	اغیار
شے	اشیاءُ	ظرف	ظروف	فائدہ	فوائد
شیطان	شیاطین	ظُلم	مظالم	فاضل	فضلاءُ
صاحب	اصحاب	عَابد	عُبّاد	فتح	فتوح۔فتوحات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
فدوی	فدویان	کلمه	کلمات	معلّم	معلمین
فرد	افراد	کیفیت	کوائف کیفیات	مقام	مقامات
فرض	فرائض	گرفتار	گرفتاران	مکان	مکانات
فضیلت	فضائل	گل	گلها	فلک	افلاک
فعل	افعال	لذت	لذات	ملک	ملوک
فقیر	فقراء	لطیفه	لطائف	مَلک	ملائک
فکر	افکار	لغت	لغات	مُلک	ممالک
فلک	افلاک	لفظ	الفاظ	مندر	منادر
فوج	افواج	لقب	القاب	نبی	انبیاء
قاعده	قواعد	لمحه	لمحات	نتیجه	نتائج
قانون	قوانین	مدرسه	مدارس	نقل	نقول
قبیله	قبائل	مُدرّس	مدرسین	نقشه	نقشجات
قِسم	اقسام	مذهب	مذاهب	نقش	نقوش
قِسط	اقساط	مرثیه	مراثی	نقص	نقائص
قصیده	قصائد	مرض	امراض	نوع	انواع
قصّه	قصص	مسئله	مسائل	واقعه	واقعات
قطعه	قطعات	مسجد	مساجد	وارث	ورثاء
قول	اقوال	مصیبت	مصائب	وجه	وجوه - وجوهات
قوم	اقوام	مصلحت	مصالح	ورق	اوراق
قوت	قواء	مضمون	مضامین	وزیر	وزراء
قید	قیود	مطلب	مطالب	وسیله	وسائل
کاغذ	کاغذات	معامله	معاملات	وظیفه	وظائف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
وقت	اوقات	ہمت	ہمم	یتیم	یتامیٰ یتام
وکیل	وکلاء	ہندو	ہنود	یہودی	یہود
ولی	اولیا	ہَودج	ہوادج		
ہدایت	ہدایات	یوم	ایام		

جمع الجمع

بعض اوقات جمع الفاظ کی جمع بنا لیتے ہیں ۔ اسے جمع الجمع کہتے ہیں۔ جیسے :-

واحد	جمع	جمع الجمع	واحد	جمع	جمع الجمع
اصل	اصول	اصولات	شریف	اشراف	اشرافوں
امر	امور	امورات	لازم	لوازم	لوازمات
جوہر	جواہر	جواہرات	نبی	انبیا	انبیاؤں
دوا	ادویہ	ادویات	وجہ	وجوہ	وجوہات
رسم	رسوم	رسومات	ولی	اولیا	اولیاؤں

اسم جمع

بعض الفاظ بظاہر مفرد ہیں ۔ لیکن معنی جمع کے دیتے ہیں ۔ حالانکہ جمع کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی ۔ ایسے الفاظ کو اسم جمع کہتے ہیں ۔ جیسے انبوہ ۔ بھیڑ ۔ جماعت ۔ خلقت ۔ فوج ۔ قافلہ ۔ گروہ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگ - لشکر - ہجوم وغیرہ -
تنبیہ - اسم جمع کے ساتھ فعل واحد آتا ہے ماسوائے لفظ لوگ کے

مشق

۱- واحد سے جمع بنانے کے قاعدے بتاؤ؟
۲- مندرجہ ذیل میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد بتاؤ :-
بچہ - کرسی - اطراف - تلواریں - چڑیاں - کتاب - حکام - تصویر - ادب - تجربات -
۳- چند ایسے الفاظ بتاؤ - جو واحد اور جمع دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں -
۴- چند ایسے الفاظ بتاؤ - جن کی جمع نہیں بنتی -
۵- دوا - شریف - نبی - ولی کی جمع الجمع بتاؤ؟
۶- اسم جمع کی پانچ مثالیں دو - اور فقروں میں استعمال کرو؟
۷- مندرجہ ذیل کو درست کرو :-
ہمارے زبان میں بہت سے نقص ہیں - ہم نہ تو صحیح لکھ سکتا ہے - اور نہ صحیح بول سکتا ہے - اس کی کئی وجہ ہے - ہندوستانی لڑکا - لڑکی جتنی توجہ فیشن اور کھیل کود میں دیتے ہیں - اتنی لکھنا پڑھنا میں نہیں دیتے -

---

اسم کی حالتیں

(۱) حالتِ فاعلی - اس حالت میں اسم کسی کام کا کرنے والا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتا ہے۔ جیسے کرشن آیا۔ موہن روٹی کھاتا ہے۔ سوہن بھاگتا ہے۔ ان مثالوں میں کرشن۔موہن اور سوہن بالترتیب آنے۔کھانے اور بھاگنے کا کام کر رہے ہیں۔ اس لیے حالتِ فاعلی میں ہیں۔

(۲) حالتِ مفعولی۔ اس حالت میں فعل کا اطلاق اسم پر ہوتا ہے۔ جیسے استاد نے لڑکے کو مارا۔ درگا نے موہن کو گالی دی۔ برا کیا۔ ان مثالوں میں لڑکے اور موہن حالتِ مفعولی میں ہیں۔ کیونکہ مارا اور گالی دی فعلوں کا وقوع ان پر ہوتا ہے۔

(۳) حالتِ اضافی۔ اس حالت میں اسم کا تعلق کسی دوسرے اسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ رام کا گھوڑا۔ موہن کا باپ۔ استاد کا ہنٹر۔ ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو اسماء کا آپس میں تعلق ہے۔

(۴) حالتِ ظرفی۔ اس حالت میں اسم جگہ یا وقت کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے گھر پر۔ چھت میں۔ شام تک۔ صبح سے۔ ان مثالوں میں گھر۔چھت۔ شام اور صبح حالتِ ظرفی میں آتے ہیں۔

(۵) حالتِ ندائی۔ اس حالت میں اسم کا بلانا مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے یا رب!۔ارے لڑکو!۔ بھائیو!۔ ان مثالوں میں رب۔ لڑکو اور بھائیو کی حالت ندائی ہے۔

(۶) حالتِ طوری۔ اس حالت میں اسماء برائے سبب۔ ذریعہ۔ اور مقابلہ آتے ہیں۔ جیسے رام بخار سے لاچار ہے۔ میں گاڑی پر لاہور گیا تھا۔ کرشن نے چاقو سے قلم بنایا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلٹر بہت ورزش کرتا ہے۔ ان مثالوں میں بخار۔ گاڑی۔
چاقو۔ ورزش بطور حالت ظرفی استعمال ہوئے ہیں۔

اسماءِ مشتق

حاصل مصدر

(اسم کیفیت)

حاصل مصدر وہ الفاظ ہیں۔ جن سے مصدر کی کیفیت یا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے گھبرانا سے گھبراہٹ۔ بہنا سے بہاؤ۔ بولنا سے بول۔ چلنا سے چلن وغیرہ۔

بنانے کے طریقے۔ (۱) علامت مصدر کو دور کرنے سے حاصل مصدر باقی رہ جاتا ہے۔ جیسے رکنا سے روک۔ کھیلنا سے کھیل۔ کودنا سے کود وغیرہ۔

(۲) مصدر کا نا دور کر کے "ن" زیادہ کرنے سے۔ جیسے جلنا سے جلن۔ چلنا سے چلن وغیرہ۔

(۳) علامت مصدر دور کر کے "اوٹ" زیادہ کرنے سے جیسے رُکنا سے رُکاوٹ۔ ملنا سے ملاوٹ وغیرہ۔

(۴) مصدر کی علامت دور کرنے کے بعد "اؤ" زیادہ کرنے سے۔ جیسے جُھکنا سے جھکاؤ۔ بچنا سے بچاؤ۔ بہنا سے بہاؤ وغیرہ۔

؎ رکاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کہ بُو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

؎ ہوئے ہم چشم میرے اشک رواں دریا سے
دیکھیے دونوں میں ہو بہاؤ زیادہ کس کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) علامت مصدر دُور کرنے کے بعد "وا" زیادہ کرنے سے جیسے بہلانا سے بہلاوا

(۶) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "ان" 〃 〃 〃 اٹھنا سے اٹھان

(۷) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "وٹ" 〃 〃 〃 سجانا سے سجاوٹ

(۸) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "ی" 〃 〃 〃 ہنسنا سے ہنسی

(۹) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "واس" 〃 〃 〃 بکنا سے بکواس

(۱۰) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "نت" 〃 〃 〃 لڑنا سے لڑنت

(۱۱) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "ائی" 〃 〃 〃 لڑنا سے لڑائی
بڑھنا سے بڑھائی

(۱۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "اڑا" 〃 〃 〃 جھگڑنا سے جھگڑا
رگڑنا سے رگڑا

(۱۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "اپ" 〃 〃 〃 ملنا سے ملاپ

(۱۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "اپا" 〃 〃 〃 جلنا سے جلاپا

(۱۵) کبھی مصدر کچھ اور حاصل مصدر کچھ اور ہوتا ہے۔ جیسے سونا سے نیند۔

(۱۶) بعض دفعہ دو مصدر مل کر حاصل مصدر کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے ہلنا جُلنا۔ کھیلنا کُودنا وغیرہ۔

(۱۷) بعض دفعہ دو امر مل کر حاصل مصدر بن جاتے ہیں۔ جیسے بک بک۔

(۱۸) بعض دفعہ دو مصدروں کے امر مل کر حاصل مصدر بن جاتے ہیں۔ جیسے میل جول۔ سج دھج۔ مار پیٹ۔ لین دین وغیرہ۔

(۱۹) کبھی اسم کے آخر پن۔ پت۔ پنا اور ک لگانے سے حاصل مصدر بن جاتے ہیں۔ جیسے گنوار پت۔ گنوار پن۔ بچپنا۔ ٹھنڈک وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۰) کبھی اسم صفت میں جس کے آخر الف یا ہائے مختفی نہیں ہوتی - "ی" لگا کر حاصل مصدر بنا لیتے ہیں - جیسے بزرگ دشمن - روشن - سیاہ - سفید - شوخ - بیکار - سے بالترتیب بزرگی - دشمنی - روشنی - سیاہی - سفیدی - شوخی - بیکاری - حاصل مصدر ہیں -

(۲۱) عربی اسمائے صفت میں "یت" زیادہ کرکے بھی حاصل مصدر بنا لیتے ہیں - جیسے جاہل سے جاہلیت -

(۲۲) اسم صفت کے بعد "ہٹ" زیادہ کرنے سے جیسے نیلا سے نیلاہٹ گرم سے گرماہٹ - نرم سے نرماہٹ وغیرہ -

(۲۳) اسم صفت کے بعد "س" زیادہ کرنے سے - جیسے میٹھا سے مٹھاس - کھٹا سے کھٹاس وغیرہ -

(۲۴) بعض اوقات قدرے تبدیلی سے - جیسے کالا سے کالک - لال سے لالی وغیرہ

تنبیہ - حاصل مصدر مصدر سے بنتا ہے - مگر نمبر ۱۹ تا ۲۴ جو حاصل مصدر بنائے گئے ہیں - وہ صفت سے بنتے ہیں - اس لئے انہیں حاصل مصدر نہیں کہنا چاہیئے - بلکہ حاصل صفت کہنا چاہیئے - مگر عام لوگ ایسا ہی لکھتے ہیں -

یاد رہے کہ نمبر ۱۹ سے ۲۴ تک جو حاصل مصدر بنائے گئے ہیں - ہمیشہ مونث ہونگے -

نکتہ - ہر مصدر سے حاصل مصدر نہیں بنتا - اور نہ ہی اس کے بنانے کا کوئی کلیہ قاعدہ ہے - عربی حاصل مصدر سب کے سب سماعی ہوتے ہیں - ان کا بنانا بھی کسی قاعدے کے ماتحت نہیں ہوتا - چند عربی حاصل مصدر مندرجہ ذیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں :-
وقعت - منزلت - دولت - شوکت - حشمت وغیرہ - گویا عربی حاصل مصدروں کے آخر عموماً ت ہوتی ہے -

فارسی حاصل مصدر جو اردو میں رائج ہیں - آمد و رفت - گفت و شنید - آمیزش - آفرینش - دانائی - بینائی - گذارش آزمائش - رفتار - جستجو - خواہ مخواہ وغیرہ -

مشق

(۱) حاصل مصدر بنانے کے طریقے بتاؤ - اور حاصل مصدر کی تعریف کرو ؟

(۲) مندرجہ ذیل سے حاصل مصدر بناؤ :-
لڑنا - دوڑنا - ڈرنا - پھینکنا - روکنا - چمکنا - پڑھنا - پھیلانا - کالا - لال - کھٹا - سیاہ - بیکار - گرم - کنوار - ٹھنڈ -

(۳) مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو :-
جستجو - جاہلیت - میل جول - سیج دھج - مار پیٹ - کھیلنا کودنا بکواس - بکری - بک بک - مٹھاس -

---

اسم فاعل

ہم کرنے والے نہیں - کہنے والے ہیں - سوچنے والا آدمی کبھی دھوکا نہیں کھاتا - رونے والا بچہ کسی کو اچھا نہیں لگتا -
مندرجہ بالا مثالوں میں کرنے والا یعنی جس نے کام کیا - کہنے والا - جس نے کہا - سوچنے والا - جس نے سوچا - رونے والا جس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے رو دیا - ایسے الفاظ ہیں - جو کام کے کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں - ایسے الفاظ کو اِسم فاعل کہتے ہیں -

اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں - (۱) مفرد (۲) مرکب -

مفرد - جیسے چوٹا - کھوٹا - چوری کرنے والا - دل میں کھوٹ رکھنے والا - دودھیلی - دودھ دینے والی وغیرہ -

مرکب - دُودھ پیتا وغیرہ -

بنانے کی ترکیب - (۱) مصدر کے الف کو یائے مجہول سے بدل کر والا لگانے سے اسم فاعل بن جاتا ہے - جیسے کھانا سے کھانے والا - دوڑنا سے دوڑنے والا وغیرہ -

(۲) عربی الفاظ جو فاعل کے وزن پر ہوں - اسم فاعل کہلاتے ہیں - عالِم - عابِد - فاسق - فاجر - زاہد - تاجر وغیرہ -

(۳) عربی الفاظ جن کے پہلے حرف پر پیش اور آخری حرف کے ماقبل زیر ہو - اسم فاعل ہوتے ہیں - متنفر - متفخر - مُرشِد وغیرہ -

(۴) کبھی لفظ ہار زیادہ کر دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے - جیسے ہونہار - مرنہار - کرنہار وغیرہ -

(۵) بعض اوقات اسم اور امر مل کر اسم فاعل کے معنے دیتے ہیں - جیسے دست گیر - کارساز - بندہ نواز وغیرہ -

(۶) گر - گار - گیر - مند - بان - ناک - گیں - چی - ور لگانے سے اسم فاعل بن جاتا ہے - جیسے آہنگر - خدمتگار - آتشگیر - دردمند - گاڑیبان - دردناک - اندوہگیں - توپچی - طاقتور - وغیرہ -

(۷) امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے اسم فاعل بن جاتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے دانا و بینا وغیرہ۔

(۸) فارسی کے اسم فاعل بھی اردو میں مستعمل ہیں ۔ جیسے چرندہ پرندہ ۔ درندہ ۔ کارندہ وغیرہ ۔

(۹) اسموں میں قدرے تغیر و تبدل کر کے مندرجہ ذیل حروف شروع میں لگانے سے اسم فاعل بن جاتے ہیں ۔ جیسے :۔

الف ۔ ہارا ۔ یارا ۔ یا ۔ آؤ ۔ ہا ۔ وا ۔ اک ۔ ایرا ۔ کڑ ۔ ڑی ۔ ڈ کے لگانے سے بالترتیب اُچکا ۔ بھڑ بھونجا ۔ گوالا ۔ پسنہارا ۔ گھسیارا ۔ گڈریا ۔ کماؤ ۔ چرواہا ۔ لیوا ۔ دیوا ۔ پیراک بھولکڑ ۔ کودکڑ ۔ کھلاڑی ۔ کباڑی ۔ نکھٹو ۔

تنبیہ ۔ جس اسم مصدر کے حرفِ آخر کا پہلا حرف مضموم ہو ۔ اس کے اسم فاعل کے آخری حرف سے پہلا حرف مضموم استعمال کرنا غلط ہے ۔ جیسے توجّہُ اور تواضُع کے اسم فاعل متوجُہ اور متواضُع کی بجائے متوجِہ و متواضِع استعمال کرنے چاہئیں ۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق ۔ فاعل اسم معرفہ یا اسم نکرہ ہوتا ہے ۔ اس میں زمانے کا تعلق نہیں پایا جاتا ۔ یعنی غیر مشتق ہوتا ہے ۔ جیسے رام پڑھتا ہے میں رام فاعل ہے ۔ جو اسم معرفہ ہے ۔

اسم فاعل مشتق ہوتا ہے اور مصدر سے بنتا ہے ۔ جیسے کھیلنے والا ۔ "اسم فاعل" کھیلنا مصدر سے مشتق ہے ۔

نے علامت فاعل کا استعمال

اردو زبان میں فاعل کی علامت نے ہے ۔ جس کے متعلق ان باتوں کا خیال رکھنا لازمی ہے :۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) فاعل کے ساتھ اگر مفعول نہیں - تو علامت فاعل "نے" نہیں آئیگی - جیسے موہن آیا - کرشن اُٹھا - میں چلا وغیرہ -

(۲) جب فاعل کے ساتھ مفعول واقع ہوگا - تو علامت فاعل "نے" استعمال ہوگی - جیسے موہن نے کھانا کھایا - رام نے سبق پڑھا - گویا متعدی فعلوں کی صورت میں علامت فاعل "نے" ہوگی - یہ استثنا فعل حال - ماضی استمراری - فعل مستقبل - فعل امر اور فعل نہی -

(۳) مندرجہ ذیل متعدی مصدروں کے ساتھ "نے" نہیں آتا - جیسے لانا - بولنا - شرمانا - بھولنا - بخشنا - لے جانا -

(۴) چند ایسے متعدی فعل ہیں - جن میں ماضی کی گردان میں علامت فاعل "نے" آتی ہے اور نہیں بھی آتی - جیسے سیکھنا - ہارنا - پکارنا للکارنا - جیتنا - کھیلنا - سمجھنا - بھرنا - پلٹنا - بدلنا -

(۵) فعل لازم کا فعل امدادی اگرچہ متعدی ہو - تو بھی "نے" علامت فاعل نہیں آئیگی - جیسے رو دینا -

(۶) چاہنا مصدر کے مشتقات کے ساتھ علامت فاعل "نے" آتی ہے - مگر دل - جی اور طبیعت کے ساتھ نہیں آتی جیسے دل چاہا - یا جی چاہا - طبیعت چاہی -

(۷) جب مصدر بہ زیادت "ہے" مستقبل کے معنے دیتا ہے - تو اس کے ساتھ نے کا استعمال ناجائز ہے - جیسے میں نے جانا ہے - اس کی بجائے مجھے جانا ہے - درست ہے -

(۸) تھوکنا - موتنا - ہگنا لازم افعال ہیں - مگر "نے" علامت فاعل کا استعمال ہوتا ہے - جیسے بچے نے ہگا - احمد نے تھوکا - ننھے نے موتا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹) بعض افعال جب خاص صورتوں میں متعدی آتے ہیں۔ تو "نے" علامت فاعل نہیں آتی ۔ جیسے حمید مجھ پہ ہنسا ۔ میں اُسے رویا وغیرہ ۔

۵ رویا میں بھی حسین کو رویا ہی کرتے ہیں

(۱۰) نے علامت فاعل مفعول کے ساتھ نہیں آیا کرتی ۔ مگر جب مُجھ اور تجھ کی ضمیریں کسی صفت کے ساتھ آتی ہیں ۔ تو "نے" کا استعمال آتا ہے ۔ جیسے مجھ کم بخت نے لیا تھا ۔ تجھ حرامخور نے ہی یہ گل کھلایا تھا ۔

فاعل بشکل مفعول

افعال مجہول میں اس کا اکثر استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے موہن مارا گیا ۔ سوہن روتا گیا ہوگا ۔ ان مثالوں میں موہن اور سوہن در اصل مفعول ہیں ۔ جن پر مارا گیا اور روتا گیا ہوگا فعلوں کا اطلاق ہُوا ہے ۔ مگر مارنے والے اور رولانے والے کا ذکر نہیں ۔ ترکیب میں انہی مفعولوں سے فاعل کے معنی لئے جاتے ہیں ۔ اور یہ مفعول مالم یسم فاعلہٗ کہلاتے ہیں ۔ ایسے افعال جن کے دو مفعول آئیں ۔ مفعول قریب بطور فاعل آتا ہے ۔ جیسے لوگوں کو گانا سنا دیا گیا ۔ مجھ کو تنخواہ دے دی جائے ۔ ان مثالوں میں لوگوں اور مجھ فاعل ہیں ۔ مگر بشکل مفعول واقع ہوئے ہیں ۔

تنبیہ ۔ یاد رہے کہ سے ۔ کے ۔ اور پر بھی علامت مفعول کی جگہ استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے کوتوال سے کہا ۔ میں نے رام کے مارا ۔ مجھ پر کیوں خفا ہوتے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) اسم فاعل بنانے کے قاعدے لکھو؟
(۲) اسم فاعل کی قسمیں بتاؤ اور مثالیں دو؟
(۳) فاعل اور اسم فاعل کا فرق بتاؤ اور مثالیں دو؟
(۴) مندرجہ ذیل کے اسم فاعل بتاؤ:۔
قتل۔ ظلم۔ عدل۔ انصاف۔ رحم۔
(۵) نیچے لکھے ہوئے الفاظ گرامر میں کیا ہیں:۔
ہونہار۔ مرہنار۔ متکلم۔ متکبّر۔ عابد۔ عالم۔
(۶) "نے" علامت فاعل کے استعمال کی چند مثالیں دو؟

اسم مفعول

سنا ہُوا کب دیکھے ہوئے کے برابر ہو سکتا ہے۔ آزمائے ہوئے کو آزمانا نادانی ہے۔ اُگلا ہُوا کیوں نگل رہے ہو

منتِ ناجنس لینا غیر بدنامی نہیں
کوئی منانے سے سلجھ سکتا ہے دل اُلجھا ہُوا

مندرجہ بالا مثالوں میں سنا ہُوا۔ دیکھے ہوئے آزمائے ہوئے اُگلا ہوا وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جن سے ایسی چیزیں مراد ہیں۔ جن پر فعل واقع ہُوا ہے۔ اور کام کرنے والا کوئی اور ہے۔ اور یہ سب الفاظ سننا۔ دیکھنا۔ آزمانا۔ اُگلنا مصادر سے بنائے گئے ہیں۔ اس لئے ان کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

پس اسم مفعول سے وہ مشتق لفظ مراد ہے۔ جس سے کسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیز اور آدمی پر فعل کا واقع ہونا ثابت ہو۔

بنانے کا قاعدہ ۔ (۱) ماضی مطلق کے آگے لفظ ہُوا زیادہ کرتے سے اسم مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے سنا ہُوا۔ کیا ہُوا وغیرہ ۔

(۲) کبھی ماضی کے آخر لفظ گیا لگایا جاتا ہے۔ جیسے کھایا گیا نوالہ کیوں اگلتے ہو؟

(۳) کبھی ماضی مطلق کے بعد اس مصدر کے متعدی یا متعدی المتعدی مصدر سے ماضی مطلق بنا کر لگانے سے۔ جیسے کیا کرایا کام خراب ہو گیا۔ سنی سنائی باتیں کہیں چھپ سکتی ہیں۔

(۴) بعض مشتق الفاظ مفعول کے معنے دیتے ہیں۔ جیسے بیاہتا عورت۔ کان کٹا جوگی۔

(۵) فارسی میں مصدر کی علامت دور کر کے ہائے مخفی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے بستن سے بستہ اور گریختن سے گریختہ وغیرہ۔

(۶) اسم اور امر مل کر جیسے درد + آمیز = درد آمیز۔ دل + آویز = دل آویز وغیرہ۔

(۷) مفعول کے وزن پر بھی اسم مفعول آتے ہیں۔ جیسے مغموم۔ مشغول۔ مصروف۔ مفقود۔ مرہون۔ مقبول وغیرہ۔

(۸) عربی میں میم اوّل پیش والا اور حرفِ آخر کے پہلے زبر ہو۔ جیسے مُکرّم۔ مُتکلَّم وغیرہ۔

اسم مفعول اور مفعول کا فرق۔ اسم مفعول مشتق ہوتا ہے مگر مفعول مشتق نہیں ہوتا۔ مثلاً موہن نے کتے کو مارا۔ اس جگہ کتا مفعول ہے۔ اور مارا ہوا اسم مفعول ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) اسم مفعول بنانے کا طریقہ لکھو۔ اور چند ایک مثالیں دو؟
(۲) مفعول اور اسم مفعول کا فرق مثالوں سے واضح کرو؟
(۳) مندرجہ ذیل مصادر سے اسم مفعول بناؤ:۔
خریدنا ۔ دوڑنا ۔ رونا ۔ ہنسنا ۔ دیکھنا ۔ مانگنا ۔ اُچھالنا ۔
(۴) مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو ۔ اور معنی بتاؤ:۔
مُکرّم ۔ مخدوم ۔ محکوم ۔ مقتول ۔ مفرور ۔ منتخب ۔ مقبول ۔

اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ اسم ذات ہے ۔ جس میں چھٹائی کے معنی پائے جائیں ۔ جیسے گڑیا ۔ ڈھولک ۔ باغیچہ ۔ دریچہ وغیرہ ۔

اسمائے تصغیر دو طرح پر آتے ہیں ۔ یا بطور پیار ۔ یا بطور حقارت ۔

بطور پیار ۔ جیسے بچّہ سے بچونگڑا ۔ مُکھ سے مُکھڑا وغیرہ ۔

بطور حقارت ۔ ٹٹو سے ٹٹوا ۔ کھاٹ سے کھٹولہ وغیرہ ۔

بنانے کا طریق ۔ مندرجہ ذیل الفاظ کچھ تبدیلی کے بعد لگا دیتے ہیں ۔

یا ۔ ڑا ۔ لی ۔ لا ۔ وا ۔ ڑی ۔ چہ ۔ ک ۔ یزہ وغیرہ ۔ جیسے
باٹ ۔ بٹیا ۔ لوٹا ۔ لُٹیا ۔ ڈبّا ۔ ڈبیا ۔ بھائی سے بھیا ۔
بہن سے بہنا ۔ مُکھ سے مُکھڑا ۔ ہرن سے ہرنوٹا ۔ بھوت سے بھوتنا ۔ شیشہ ۔ شیشی ۔ کونڈا ۔ کونڈالی ۔ صحن ۔ صحنچی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناند - ناندولا - لکھنو سے لکھنوا - ٹٹو - ٹٹوا - روپیہ - روپلی -
مرد - مردوا - آنکھ سے آنکھڑی - ٹانگ ٹنگڑی - پلنگ - پلنگڑی
طاق - طاقچہ - باغ - باغیچہ - مور - مورچہ - دیگ - دیگچہ -
در - دریچہ - دختر - دخترک - مرد - مردک - بابا - بابک -
جورو - جوروا - طفلک - طفل - لونڈی - لونڈیا - ڈھول - ڈھولک
ناؤ - ناؤیزہ - مشک - مشکیزہ -

مشق

(۱) مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم تصغیر بناؤ :-
بابا - ناؤ - مشک - باغ - مور - صندوق - مرد - ناند - ٹٹو -
(۲) اسم تصغیر کسے کہتے ہیں - اس کی پانچ مثالیں دو ؟
(۳) ذیل کی عبارت سے اسمائے تصغیر چنو :-
وہ عورت دیگچہ طاقچہ میں رکھ کر دریچہ میں ہو بیٹھی - جو باغیچہ میں کھیلتا تھا - ڈبیا اور لٹیا پاس رکھ کر ڈھولک پر ایسی تھپک دی کہ سب واہ وا کہنے لگے -

---

اسم مکبر

اسم مکبر وہ اسم ذات ہے - جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں - جیسے پگڑ - گٹھڑ - چھتر - تنگڑ جو ترتیب وار پگڑی - گٹھڑی - چھتری اور بات سے اسم مکبر بنائے گئے ہیں -
فارسی اسم مکبر بھی اردو میں مستعمل ہیں - جن میں اسما سے پہلے شہ - شاہ - خر لگاتے ہیں - جیسے پر - شہپر - راہ - شاہراہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نگس - خرمگس - مہرہ - خرمہرہ - خراس - بوزہ - خربوزہ وغیرہ -
کبھی کبھی اسمائے تکبیر حقارت کے طور پر آتے ہیں - جیسے
موٹا سے موٹلا - خادم سے مخادیم وغیرہ -

مشق

۱- اسمائے تکبیر جو حقارت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں - لکھو
۲- راہ - بات پر سے اسم مکبر بناؤ؟

اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم ذات ہے - جس سے اوزار کے معنی ظاہر ہوں
جیسے چاقو - قینچی - تلوار - پنکھا - چولہا وغیرہ -
تنبیہ - یاد رہے کہ اردو میں اسم آلہ بنانے کا کوئی خاص
طریقہ نہیں - کبھی کبھی مصدر میں تھوڑا بہت تصرف کرکے
اسم آلہ بنایا جاتا ہے - جیسے :-

(۱) چھلنی - چھاننا سے	جھولا - جھولنا سے
بیلن - بیلنا سے	جھاڑو - جھاڑنا سے
لٹکن - لٹکنا سے	پھانسی - پھانسنا سے
کترنی - کترنا سے	پھکنی - پھونکنا سے

(۲) کبھی اسمائے کے اخیر پر ال - یل لگانے سے اسم آلہ بنایا
جاتا ہے - جیسے گھڑی - گھڑیال - ناک - نکیل -
(۳) بعض دفعہ اسموں سے بھی اسم آلہ بنایا جاتا ہے - جیسے
ہتھوڑا ہاتھ سے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) دو اسم مل کر اسم آلہ کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے :-
دسپناہ ۔ دست پناہ + منال ۔ منہ ۔ نال ۔
شمشیر ۔ شم + شیر وغیرہ

(۵) فارسی اسموں کے آخرہ زیادہ کرنے سے ۔
دست سے دستہ ۔ چشم سے چشمہ وغیرہ ۔

(۶) آنہ زیادہ کرنے سے ۔ انگشت سے انگشتانہ ۔ دست سے دستانہ وغیرہ ۔

(۷) گیر زیادہ کرنے سے ۔ کف گیر ۔ گل گیر وغیرہ ۔

(۸) کش زیادہ کرنے سے ۔ دود کش ۔ باد کش وغیرہ ۔

(۹) تراش زیادہ کرنے سے ۔ قلم تراش وغیرہ ۔

(۱۰) بیزن زیادہ کرنے سے ۔ باد بیزن ۔

(۱۱) عربی کے اسم آلہ اکثر مفعل ۔ مفعلہ ۔ مِفعال کے وزن پر اُردو میں آتے ہیں ۔ مقراض ۔ مشعل ۔ منقار ۔ مسواک ۔ میزان ۔ مضراب ۔ مسطر ۔ مینار ۔

تنبیہ ۔ عربی میں اسم ظرف کا حرفِ اوّل مفتوح اور اسم آلہ میں مکسور ہوتا ہے ۔

مشق

(۱) اشعارِ ذیل میں سے اسم آلہ چنو :-

(ا) تلواروں پر وہ سیف جو شعلہ فشاں ہوئے
جل بجھ کے آب تیغوں کی رن میں دھواں ہوئے

(ب) میں یہ بھی لینے کی نہیں ہوں تیری اوڑھنی
باجی مجھے منگا دو جھلا جھل کی اوڑھنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ج) کے وہ پر پرواز رکھتا ہی نہیں
جس کے گھر موٹر نہیں ہے، آج کل

(۲) مندرجہ ذیل گرامیٹر میں کیا ہیں :-
مسطر - مقراض - قلم تراش - اوڑھنا - بچھونا - لحاف - دولائی - پھانسی -

(۳) اسم آلہ بنانے کے طریق بیان کرو؟

(۴) ذیل کی عبارت سے اسم آلہ چنو :-
بساطی کی دوکان پر بہت بھیڑ بھاڑ ہے - دیکھو - کسی نے باجہ اٹھایا ہے - کوئی تالہ دیکھ رہا ہے - ایک بنسری لئے بانیچ پڑتال کر رہا ہے -

---

اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم ہے - جو جگہ یا وقت کے معنی دے -
جیسے صبح - شام - گھر - مدرسہ - باغ - جنگل وغیرہ -
اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں - **اسم ظرف مکان** - اور **اسم ظرف زماں** -

اسم ظرف مکاں وہ اسمائے جو جگہ کے معانی ظاہر کریں - کہلاتے ہیں - جیسے گھر - باغ - مندر - گاؤں - شہر وغیرہ وغیرہ -

وہ اسمائے جو وقت کے معنوں میں استعمال ہوں - **ظرفِ زماں** کہلاتے ہیں - جیسے صبح - شام - رات - دن - سال و ماہ وغیرہ وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظرفِ زماں غیر مشتق ہے ۔ اس لئے اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ۔

ظرفِ مکان کے لئے بھی کوئی خاص قاعدہ نہیں ۔ اکثر سماعی ہوتے ہیں ۔ کبھی کبھی مصدر ظرفِ مکان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً

جھرنا (پانی نکلنے کی جگہ) رمنا (ہرن کے رہنے کی جگہ)

(۲) مندرجہ ذیل ہندی علامات کے لگانے سے اسم ظرف مکان بن جاتا ہے :

(۱) سال ۔ گھڑسال ۔ ٹکسال ۔

(۲) شالہ یا سالہ ۔ پاٹ شالہ ۔ گؤ سالہ ۔ دھرم سالہ ۔

(۳) الہ ۔ شوالہ ۔

(۴) استھان ۔ دیو استھان ۔ پاپ استھان ۔ دھرم استھان ۔

(۵) آل ۔ یال ۔ سسرال ۔ ننھیال ۔ ددھیال ۔

(۶) گھٹ ۔ مرگھٹ ۔

(۷) آنہ ۔ سمدھیانہ ۔ سرہانہ ۔

(۸) کا ۔ میکا (ماکا)

(۹) گھاٹ ۔ دھوبی گھاٹ ۔ گئو گھاٹ ۔

(۱۰) پور ۔ رام پور ۔ علی پور ۔

(۱۱) پورہ ۔ حاجی پورہ ۔ میانہ پورہ ۔

(۱۲) نگر ۔ رام نگر ۔ کرشن نگر ۔

(۱۳) گڑھ ۔ علی گڑھ ۔ مظفر گڑھ ۔

(۱۴) باڑہ ۔ امام باڑہ ۔

(۱۵) ٹولہ ۔ قاضی ٹولہ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۶) دوارہ - رام دوارہ - گورو دوارہ - ٹھاکر دوارہ -
(۱۷) گھر - تار گھر - ٹکٹ گھر - ڈاک گھر - ناچ گھر - چڑیا گھر - عجائب گھر -
(۱۸) واڑی - پھلواڑی -
(۱۹) منڈی - اناج منڈی - میوہ منڈی - سبزی منڈی - سوتر منڈی -

(۳) ذیل کی فارسی علامات لگانے سے اسم ظرف مکان بن جاتا ہے :-

گاہ - عید گاہ - چراگاہ - شکار گاہ - بار گاہ - درگاہ -
خانہ - مے خانہ - کتب خانہ - چنڈو خانہ - چڑیا خانہ -
عجائب خانہ - خر خانہ - دولت خانہ - غریب خانہ -
دان - پاندان - قلمدان - پیک دان - خاصدان -
کدہ - آتش کدہ - مے کدہ - غمکدہ - عشرت کدہ -
سرائے - محل سرائے - ماتم سرائے -
زار - گلزار - سبزہ زار -
بار - رود بار -
ستان - گلستان - بوستان - کوہستان -
دانی - سرمے دانی - تیلے دانی -
شن - گلشن -
آباد - اورنگ آباد - الہ آباد - حیدر آباد -
گنج - مفتی گنج - شہید گنج -
سار - کوہسار -

(۴) کسی مصدر کا نا دور کر کے ک زیادہ کر کے ظرفِ مکان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنا لیا جاتا ہے - جیسے بیٹھنا سے بیٹھک اور کبھی او زیادہ کر کے جیسے پینا سے پیاؤ -

(۵) عربی ظرفِ مکان بھی اُردو میں مستعمل ہیں - اور وہ مفعل اور مفعلا کے وزن پر آتے ہیں - جیسے مکتب - مدرسہ - مُقفل - مرقد - مزار - محشر - منبع - مخزن - ماخذ - مقتل - وغیرہ -

مشق

(۱) مندرجہ ذیل اشعار سے اسم ظرف چُنو:-

طے کر چکا جو منزلِ شب کاروانِ صبح
ہونے لگا افق سے ہویدا نشانِ صبح
پنہاں نظر سے روئے شبِ تار ہو گیا
عالم تمام مطلعِ انوار ہو گیا
یوں گلشنِ فلک سے ستارے ہوئے نہاں
چن لے چمن سے پھولوں کو جسطرح باغباں

(۲) مندرجہ ذیل گرامر میں کیا ہیں :-
مکتب - مطب - دارالعلوم - دارالخلافہ - شہید گنج - حیدر آباد - دوپہر - اسکول - چڑیا گھر - ۱۲ بجے - شام - آدھی رات -

(۳) اسم ظرفِ مکان بنانے کے قاعدے بتاؤ؟

اسم صوت

موسم بہار ہے - ہر جاندار خوش و خرم ہے - چڑیوں کی چوں چوں - کبوتر کی غڑغوں غٹ - کوّے کی کائیں کائیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فاختہ کی کُوکُو سے ان کے دِلی جوش کا اظہار ہوتا ہے۔ بادہ پرستوں کو دیکھو کہ وسطِ باغ میں بیٹھے مینا کی قلقل سے دل بہلا رہے ہیں۔ اور آپے سے باہر ہوئے جا رہے ہیں۔

مندرجہ بالا عبارت میں چُوں چُوں۔ غڑغوں غٹ۔ کائیں کائیں۔ کُوکُو ایسے الفاظ ہیں۔ جو آوازوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اسم صوت کہتے ہیں۔

کیا ہُدہُدوں کی حق حق کیا فاختہ کی کُوکُو
سب رٹ رہے ہیں تجھکو کیا پنکھ کیا پنکھیرو

چند اسمائے صوت۔ کھٹ کھٹ۔ ٹک ٹک۔ دھت دھت عَوعَو۔ عف عف۔ ہنہناہٹ۔ چیں چیں۔ میاؤں میاؤں۔ ٹن ٹن۔ سائیں سائیں۔ دھڑام۔ دھما دھم۔ چھما چھم۔ رم جھم۔

خلقت خدا کی سوتی ہے غافل پڑی ہوئی
اور رات سائیں سائیں ہے کرتی کھڑی ہوئی

مشق

اسم صوت کی تعریف کرو۔ اور مثالیں دو۔

اسم حالیہ

موہن ہنستا ہُوا آتا تھا۔ رام کو روتا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔ چور مکان میں چوری کرتا ہُوا پکڑا گیا۔ شیر جنگل میں مرا ہُوا دیکھا گیا۔ احمد ریلوے اسٹیشن پر کھڑا ہُوا ہے۔ مندرجہ بالا فقرات میں ہنستا ہُوا۔ روتا ہُوا۔ کرتا ہُوا۔ مرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہُوا ایسے الفاظ ہیں ۔ جو متعلقہ اسموں کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں ۔ پس جو اسم فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اسم حالیہ کہلاتے ہیں ۔

جیسے موہن کی حالت ظاہر کرتی ہے کہ ہنستا تھا ۔ اور رام روتا تھا ۔

مندرجہ بالا مثالوں میں ہنستا ہُوا ۔ روتا ہُوا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ اور باقی ہے ۔ مگر مرا ہُوا اور کھڑا ہُوا سے معلوم ہوتا ہے کہ فعل ختم ہو چکا ہے ۔ پس اوّل الذکر کو **اسم حالیہ ناتمام** اور موخرالذکر کو **اسم حالیہ تمام** کہتے ہیں ۔

تنبیہ ۔ یاد رہے کہ ماضی تمنائی کے آخر اگر ہُوا کی زیادتی کی جائے۔ تو اسم حالیہ ناتمام بن جاتا ہے ۔ اور ماضی مطلق کے ساتھ ہُوا لگانے سے اسم حالیہ تمام بن جاتا ہے ۔

پس اسم حالیہ وہ اسم ہے ۔ جو فاعل اور مفعول کی حالت کو ظاہر کرے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔ اسم حالیہ ناتمام ۔ و اسم حالیہ تمام ۔

بنانے کا طریق ۔ اسم حالیہ کے بنانے کا طریق اس جدول سے معلوم ہوگا ۔

مصدر	مادہ	حالیہ ناتمام	حالیہ تمام
ہنسنا	ہنس	ہنستا ہُوا	ہنسا ہُوا
رونا	رو	روتا ہُوا	رویا ہُوا
گھُلنا	گھُل	گھُلتا ہُوا	گھُلا ہُوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) ذیل کی نظم سے اسم حالیہ چنو :۔

اُچھلتا ہُوا اور اُبلتا ہُوا ۔ اکڑتا ہُوا اور مچلتا ہُوا
یہ بنتا ہُوا اور وہ تنتا ہُوا ۔ ٹپکتا ہُوا اور چھنتا ہُوا
روانی میں اِک شور کرتا ہُوا ۔ رکاوٹ میں اِک زور کرتا ہُوا
پہاڑوں کے روزن زمیں کے مسام ۔ یہ ہے کر رہا ہر طرف اپنا کام
اِدھر جھولتا اور لچکتا اُدھر ۔ رُخ اس سمت کرتا اُگلتا اُدھر
پہاڑوں پہ سر کو ٹپکتا ہُوا ۔ چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہُوا

(۲) اسم حالیہ کے بنانے کا طریق بیان کرو۔

اسم معاوضہ

کہو بھائی اس پگڑی کی رنگائی کیا لوگے ۔ شہر میں خرچوں کی بھرمار ہے ۔ دھوبی کی دُھلائی ۔ بھنگی کی صفائی ۔ حجامت بنوائی ۔ کپڑوں کی سلائی بیسیوں خرچ ہیں۔

ان مثالوں میں رنگائی ۔ دھلائی ۔ صفائی ۔ حجامت ۔ بنوائی ۔ سلائی ایسے الفاظ ہیں ۔ جن سے کسی کام کی اُجرت ظاہر ہوتی ہے ۔ ایسے الفاظ کو اسم معاوضہ کہتے ہیں ۔

اسم معاوضہ ۔ وہ اسم ہے جس سے کسی کام کا معاوضہ ظاہر ہو ۔

بنانے کا طریقہ ۔ مصدر متعدی المتعدی اور متعدی بلا واسطہ سے علامت مصدر "نا" دور کر کے لفظ "ئی" لگا دینے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے ۔ جیسے پکوانا سے پکوائی ۔ سلانا سے سلائی وغیرہ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسم کنایہ

اُیسی وَیسی باتوں کا خیال ہی نہ کرو ۔ بے شرم کہیں کا ۔ بات کرتے بھی شرم نہیں آتی ۔ فلاں آدمی بد نہاد ہے ۔ اس سے مُروّت کی اُمید بے سُود ہے ۔

مذکورہ فقرات میں ایسی ویسی ۔ بے شرم ۔ فلاں ایسے الفاظ ہیں ۔ جو کسی بات یا نام کو ظاہر کرتے ہیں ۔ ایسے الفاظ کو اسم کنایہ کہتے ہیں ۔ یہ ایسے موقع پر بولے جاتے ہیں ۔ جب گفتگو میں کسی کے نام کو نہ ظاہر کرنا اور کسی بات کو واضح طور پر بیان نہ کرنا ہو ۔ فلاں فلاں ۔ ایسے ایسے ۔ ایسا تیسا ۔ ایسی تیسی ۔ امکا ڈھمکا وغیرہ الفاظ اسما کنایہ ہیں ۔

مشق

(۱) ان اشعار سے اسم کنایہ چُنو :۔

جبتک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے ۔ سب کہتے تھے اُن کو آپ اَیسے اَیسے
مفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے اے ذوق ۔ پوچھا نہ کہ تھے کون وہ ایسے تیسے

(۲) ان اشعار سے اسمأ معاوضہ چنو :۔

حجامت بنانے کو آیا تھا نائی ۔ حجامت بناتے ہی مانگی رضائی
مثل مجھ کو اس وقت یہ یاد آئی کہ دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی

اسم ضمیر

اسم ضمیر وہ اسم ہے ۔ جو کسی شخص یا چیز کے نام کی جگہ استعمال ہو ۔ جیسے کرشن نے کہا تھا ۔ میں کل جاؤنگا ۔ اس جملے میں "مَیں"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسم ضمیر ہے - جو کرشن کی جگہ استعمال کی گئی ہے - اور کرشن ضمیر "میں" کا مرجع ہے -
مرجع وہ اسم ہے - جس کی بجائے کوئی ضمیر لائی جائے -
فائدہ - ضمیر کا یہ فائدہ ہے کہ ایک نام کو بار بار لانے سے بچ جاتے ہیں - کیونکہ ایک لفظ کا تکرار کلام کی زینت بگاڑ دیتا ہے -

اسم ضمیر کی قسمیں

(۱) ضمیر شخصی - (۲) ضمیر اشارہ - (۳) ضمیر موصولہ - (۴) ضمیر استفہام - (۵) ضمیر صفتی - (۶) ضمیر تنکیر - (۷) ضمیر تاکیدی -

ضمیر شخصی

ضمیر شخصی وہ اسم ضمیر ہے جو کسی شخص کے لئے استعمال کی جائے - جو تین طرح پر آتی ہے -
(۱) ضمیر غائب - (۲) ضمیر حاضر - (۳) ضمیر متکلم -
ضمیر غائب - یہ ایسے آدمی کے لئے استعمال ہوتی ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہو - مگر وہ موجود نہ ہو - اس ضمیر میں واحد اور جمع کے لئے لفظ "وہ" کا استعمال کیا جاتا ہے -
ضمیر مخاطب - وہ ضمیر ہے - جو اس آدمی کے لئے لائی جائے - جو حاضر ہے - اور بات کرنے والا اس سے مخاطب ہے - اس میں "تو" برائے واحد اور "تم" برائے جمع استعمال ہوتا ہے - تم کا لفظ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے تُم آؤ تو سہی۔
کہا جائے اور مراد ایک آدمی ہو۔
ضمیرِ متکلم۔ کلام کرنے والے کے لیے استعمال کی جاتی
ہے۔ واحد کے لیے "میں" اور "جمع" کے لیے "ہم"۔
کا استعمال کرتے ہیں۔
بعض لوگ ہم بطورِ واحد بھی لے آتے ہیں۔
مگر ضمیریں کبھی فاعل۔ کبھی مفعول کبھی حالتِ اضافی
میں آتی ہیں۔ جیسے "میں نے بھانپ لیا" میں "میں" کی
ضمیر حالتِ فاعلی۔
"ان کو کون آزماتا ہے" میں "ان کو" کی ضمیر حالتِ مفعولی۔
"اپنی چھنگلی کو زخمی کر لیا" میں "اپنی" کی ضمیر حالتِ
اضافی۔
ذیل کے نقشہ سے تینوں حالتوں کا مکمل پتہ لگ جائیگا۔

حالتیں	مذکر یا مونث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
حالتِ فاعلی	مذکر	وہ گیا	وہ گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے
	مونث	وہ گئی	وہ گئیں	تو گئی	تم گئیں	میں گئی	ہم گئے
	مذکر و مونث	اس نے کھایا	انہوں نے کھایا	تو نے کھایا	تم نے کھایا	میں نے کھایا	ہم نے کھایا
حالتِ مفعولی	مذکر مونث	اس کو مارا یا اُسے مارا	ان کو مارا یا اُنہیں مارا	تجھ کو مارا یا تجھے مارا	تم کو مارا یا تمہیں مارا	مجھ کو مارا یا مجھے مارا	ہم کو مارا یا ہمیں مارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاد رہے - اُس کو - اُن کو - تجھ کو - تم کو - مجھ کو - ہم کو کی نسبت اُسے - انہیں - تجھے - تمہیں - مجھے - ہمیں کا استعمال زیادہ فصیح ہے -

حالتِ اضافی کے نشانات :- کا - کے - کی - را - رے - ری - نا - نے - نی ہیں - جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا غلام	ان کا غلام	تیرا غلام	تمہارا غلام	میرا غلام	ہمارا غلام

نکتہ - حالتِ فاعلی میں جب نے کا استعمال ہوگا - تو اس وقت وہ کا لفظ اس سے تبدیل ہو جائے گا - یاد رہے کہ "نے" کے علاوہ اور بہت سے الفاظ ہیں - جو وہ کو اس سے بدل دیتے ہیں - جیسے اس کو آج پیٹ میں درد ہوتا ہے - میرا پیغام اُس تک پہنچا دو - اس پر ایک سخت مصیبت نازل ہوئی - میں نے رام کو مارا - اس سے آم لے لو - اس میں ایک عیب ہے -

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ کو - تک - پر - نے - سے - میں حروف نے "وہ" کو اس سے تبدیل کر دیا ہے - ایسے الفاظ کو جو ضمیر وہ کو بدل دیتے ہیں حروفِ مغیرہ کہتے ہیں - اور وہ میں - سے - کو - تک - تلک - پر - نے - نزدیک وغیرہ ہیں - یاد رکھئے کہ تجھ نے - مجھ نے - تجھ کی - مجھ کی - تم کی - ہم کی کا استعمال اُردو میں غلط ہے - انہیں تو نے - میں نے - تیری - میری - تمہاری - ہماری کے الفاظ میں ادا کرنا ہی درست ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فائدہ - کبھی اپنا اور خود کے الفاظ بطور ضمیر استعمال ہوتے ہیں -

ایسے بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اپنی بلا سے بوم رہے یا ہما رہے

۲- اپنا اپنا کام کرتے چلے جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو -
۳- خود حاضر ہو کر آپ سے عرض کروں گا -

فائدہ (۱) مذکر اور مونث کے لیے ایک سی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں - جیسے رام وہاں پہنچ گیا ہے - وہ خود اس کام کو سرانجام دیگا - شانتی دانا لڑکی ہے - وہ ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرے گی -

(۲) واحد اور جمع میں ضمیریں بدل جاتی ہیں - ماسوائے وہ کے - جیسے وہ لایا - وہ لائے - تو لایا - تم لائے - میں لایا - ہم لائے -

(۳) "تو" ضمیر مخاطب محض بے تکلفی یا پیار کے وقت بولی جاتی ہے - خدا کو بھی دعا کے وقت تو سے مخاطب کرتے ہیں - جیسے :-

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے

(۴) آپ کا لفظ تعظیم کے لئے استعمال ہوتا ہے -

(۵) "ہم" ضمیر متکلم جمع کے لئے استعمال ہوتی ہے - لیکن بڑے لوگ واحد متکلم کے لئے بھی بولتے ہیں - جیسے ہم نے جو کچھ کہا ہے وہی کرو -

(۶) انکسار کے لئے متکلم کی ضمیریں غلام - بندہ - خاکسار - کمترین - نیازمند - خادم - خیر خواہ - تابعدار - فقیر - دعاگو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وغیرہ بولتے ہیں - جیسے بندہ نے ایک عریضہ میں یہ عرض کیا تھا کہ خاکسار ہر دم آپ کا تابعدار اور غلام ہے - آپ اس کمترین کو اپنا خادم اور سچا خیر خواہ سمجھ کر جلد بلا لیجئے -

(۷) بعض اوقات یار - یاروں کا لفظ بھی ضمیر واحد متکلم کے لئے بولتے ہیں - جیسے :-

نہ ہُوا پر نہ ہُوا میر کا انداز نصیب - ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

(۸) ادب کے لئے آپ - حضور - جناب - آقا - مخلص - مہربان - بندہ پرور - بندہ نواز - غریب نواز - غریب پرور - حضرت وغیرہ وغیرہ ضمیریں بھی استعمال ہوتی ہیں - جیسے بندہ پرور! حضور کا نوازش نامہ ملا - آپ جیسے مہربان اور غریب نواز آقا سے یہی امید تھی - میں نے جناب کے زیر سایہ جس قدر آرام پایا ہے - اس کی یاد آتی ہے - تو دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اے میرے خدا میرے محسن - مخلص اور غریب نواز آقا کو تا ابد خوش و خرم رکھ -

(۹) اگر کسی فقرہ میں دو ضمیریں (غائب - حاضر یا متکلم کی) اس طرح آئیں کہ پہلی ضمیر فاعل کی اور دوسری اضافی ہو - تو دوسری ضمیر اپنا - اپنی - اپنے سے بدل جاتی ہے - جیسے آپ اپنی راہ لیں - ہم خود اپنا سامان سنبھال لیں گے -

(۱۰) جب کسی جملہ میں کوئی اسم یا ضمیر فاعلی حالت میں ہو اور وہی مفعول بھی واقع ہو - تو ضمیر مفعولی کی بجائے آپ کو "اپنے تئیں" یا "اپنے آپ کو استعمال کرتے ہیں -

اضمار قبل الذکر - جس اسم کی بجائے اسم ضمیر استعمال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو - وہ ضمیر کا مرجع کہلاتا ہے - اور مرجع ہمیشہ ضمیر سے پہلے آتا ہے - مگر شعرائے نے اس کے خلاف بھی باندھا ہے - جیسے ؎

بہت کچھ حال مجھ کو قوم کا کہنا ہے اے عشرت
مگر ملتا نہیں ہے ایک بھی غمخوار کشمیری ؎

اس شعر میں اصل "عشرت" ہے اور اس کے لئے "مجھ کو" ضمیر اس سے قبل بیان ہوئی ہے - ایسی ضمیروں کو **اضمار قبل الذکر** کہتے ہیں +

مشق

(۱) مندرجہ ذیل اشعار میں اضمارِ قبل الذکر کون کون سی ہیں - اور ان کے مرجع کون کون سے ہیں :-

؎ وائے قسمت تاک کر توڑا اسے
جس شجر کو ہم نے تاڑا آشیانے کے لئے

؎ وہ گئے صل علےٰ یہ کہتے سبحان اللہ
دیکھے ٹکڑے پر جو تیرے مہ و اختر سہرا

؎ باغ سے اس نے اجاڑا آشیانِ عندلیب
خشک دستِ ظلم ہو یا رب کہیں صیاد کا

(۲) ؎ کس برتے پہ میں کروں دلیری
میں کون ہوں کیا بساط میری
تو مجھ سے کسی کا لب نہ ہوگا
میں اور کی گوں - نہ آپ جوگا

مندرجہ بالا میں سے اسمائے ضمیر بتاؤ -

(۳) یہ سن کر کان بولا - تم چاروں نے بڑی ڈینگ کی لی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر میں نہ تمہاری شیخی رکرکری کرنا چاہتا ہوں ۔ نہ اپنے منہ میاں مٹھو بننا ۔ ہاں یہ آپ سب کو معلوم ہے کہ میں دن رات برابر آدمی کو کام دیتا ہوں ۔ مجھے اندھیرا اور اُجالا یکساں ہے ۔

میں سے وہ الفاظ چُنو ۔ جو اسم ضمیر ہیں ۔

ضمیر شخصی کی قسمیں بتاؤ ۔ اور مثالیں دو ۔

(۵) تعظیم کے لیئے کون کون سی ضمیریں استعمال کی جاتی ہیں ۔ اور ادب و انکسار کے لیئے کون کون سی ؟

(۶) ایسی مسلسل عبارت لکھو ۔ جس میں مندرجہ ذیل ضمیریں آئیں :۔

جناب ۔ حضرت ۔ نیاز مند ۔ کمترین ۔ بندہ پرور ۔ خادم ۔ حضور ۔ آپ ۔ بندہ ۔ خاکسار ۔

(۷) مثالوں سے واضح کرو کہ مذکر اور مونث کے لیئے ایک سی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں ۔ لیکن واحد اور جمع میں بدل جاتی ہیں ۔

(۸) فقرات ذیل کو درست کرو :۔

مجھ نے کئی بار سمجھایا ہے ۔ تم کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا ۔ میں نے اپنے کو خوب سمجھایا ۔ آپ آپ کی راہ میں ۔ جناب بندہ کا تابعدار ہے ۔

(۹) خالی جگہوں میں مناسب ضمیریں لکھو ؟

ہر شخص یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ .... مہمان ہو ۔ یہ لوگ .... مہمان سے کبھی دریافت نہیں کرتے ۔ کہ .... کہاں سے آئے ۔ کہاں جاؤ گے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضمیر اشارہ

ضمیر اشارہ وہ اسم ضمیر ہے۔ جس سے کسی کی طرف اِشارہ کیا جائے۔ جیسے یہ دکان۔ وہ لڑکا۔ ان مثالوں میں "یہ" اور "وہ" ضمائر اشارہ ہیں۔ اور جن اسموں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ان کو مشارٌ الیہ کہا جاتا ہے۔

ضمیر اشارہ کی قسمیں

(۱) اشارہ قریب۔ (۲) اشارہ بعید

یہ۔ اِس۔ اِن ایسے الفاظ ہیں۔ جو کسی قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو اسم اشارہ قریب کے نام موسوم کرتے ہیں۔

اور وہ۔ اُس۔ اُن دُور کی اشیاٗ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں اسم اِشارہ بعید کہتے ہیں۔

جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اُسے **مشارٌ الیہ** کہتے ہیں۔

فائدہ (۱) حروف مغیرہ جب مشارٌ الیہ کے ساتھ آتے ہیں۔ تو "یہ" کو اِس سے اور "وہ" کو اُس سے بدل دیتے ہیں۔

(۲) اِن اور اُن جمع کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں مذکر اور مونث۔ ذی رُوح اور غیر ذی روح کا کوئی فرق نہیں۔

ضمیر اشارہ اور ضمیر شخصی میں فرق۔ ضمیر اشارہ اور ضمیر شخصی میں یہ فرق ہے کہ اوّل الذکر کا تعلق ہاتھ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیگر اعضا سے ہے۔ مگر ضمیر شخصی کا تعلق دل سے ہے۔ ضمیر واحد غائب جب اشارہ کے لئے مستعمل ہوتی ہے۔ تو ضمیر اشارہ کہلاتی ہے۔ اور جب کسی اور اسم کی بجائے آتی ہے۔ تو ضمیر شخصی کہلاتی ہے۔

ضمائر اشارہ کے ساتھ لفظ ہی کی زیادتی زور اور حاضری کا فائدہ دیتی ہے +

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت سے ضمائر اشارہ چُنو:۔

یہ عالیشان عمارت کس کی یاد میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس پر نہایت خوبصورت بیل بُوٹے بنے ہوئے ہیں۔ وہ دروازہ تو دیکھو۔ کیسا خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ان روشندانوں سے کس قدر روشنی اندر آتی ہے۔

(۲) چند ایسے مسلسل فقرے لکھو۔ جن میں یہ۔ وہ۔ اِس۔ اُس۔ اِن۔ اُن الفاظ آ جائیں۔

(۳) اِس عبارت کو مکمل کرو:۔

۔۔۔۔ کتاب کس کی ہے ۔۔۔۔۔۔ کی کیا قیمت ہے۔

۔۔۔۔۔ لڑکے نے آج کا سبق اچھی طرح یاد نہیں کیا۔

۔۔۔۔۔ سب لڑکوں نے ایک جیسی وردیاں پہنی ہوئی ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضمیر موصولہ

ضمیر موصولہ وہ نامکمل اسم ہے - جو ایک اور جملے کے ساتھ مل کر معنی دیتی ہے - اور معنی کو مکمل کرنے والا جملہ صلہ کہلاتا ہے - جیسے جو آدمی محنت کرتا ہے - کامیاب ہو جاتا ہے - اس مثال میں جو ضمیر موصولہ ہے - اور آدمی محنت کرتا ہے - صلہ ہے - کیونکہ "جو" کامیاب ہونے والے آدمی کو ظاہر کر رہا ہے -

(۱) ؎ ہم فقیر اللہ کے جھوٹی صدا دیتے نہیں
جو ہمارا جام بھر دیگا وہ جم ہو جائے گا

"جو ہمارا جام بھر دیگا وہ جم ہو جائے گا" میں (جو) موصول ہے - اور (جام بھر دیگا) صلہ ہے -

(۲) ؎ متفق جتنے تھے سب ہو گئے آخر جُدا
ایک سانجھے کی جو ہانڈی تھی وہ یوں پھوٹ گئی

میں (جو) موصول اور (ہانڈی تھی) صلہ ہے -

(۳) ؎ آج دُنیا میں نہیں ہم سا کوئی نااہل آہ
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

یاد رہے کہ "جو کچھ" غیر ذی رُوح کے لئے آتا ہے -

ضمائر موصول مندرجہ ذیل ہیں :-

جو - جو جو - جو کہ - وہ جو - جونسا - جونسی - جونسے - جُوں جُوں - جو کوئی - جس - جس جس - جس کو - جسے جیسا - جیسی - جیسے - جن - جنہیں - جنہوں جب وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) مندرجہ ذیل ضمائر موصول کو فقروں میں استعمال کرو:۔

جونسا ۔ جون جونسا ۔ جس ۔ جس جس ۔ جن ۔ جنہوں ۔

(۲) مندرجہ ذیل فقرات کو مکمل کرو:۔

(ل) جونسا آم چاہو ....

(ب) جیسا کروگے ....

(ج) جو ظلم کرے گا ....

(د) جنہوں نے محنت کی ....

(۳) ان فقرات میں سے صلہ اور موصول چنو:۔

جس کو دیکھا اپنے مطلب کا یار دیکھا ۔ جنہیں ہم قابل اعتبار سمجھتے تھے ۔ وہ بے وفا نکلے ۔ وہ لوگ چل بسے ۔ جو قول کے پابند تھے ۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا ۔ مفلسی بڑھتی گئی ۔ جونسا کپڑا چاہو ۔ لے لو ۔ جو کچھ تھا چور لوٹ کر لے گئے

ضمیر استفہامیہ

ضمیر استفہامیہ وہ اسم ضمیر ہے ۔ جو پوچھنے کے موقعہ پر استعمال ہوتی ہے ۔ جیسے آج کیا کھایا ؟ کہاں کے ارادے ہیں ؟

نگاہِ بے محابا چاہتا ہوں ۔ تغافلہائے تمکیں آزما کیا؟ (غالب)

یہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیوں؟ یہ کافر فتنۂ طاقت ربا کیا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ے کب دلِ شکستہ لب پر یاں عرضِ حال آیا؟
ہے بے صدا وہ چینی جس میں کہ بال آیا (سودا)

ے دلِ نادان تجھے ہُوا کیا ہے - آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟ (غالب)
سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں - نگاہ چشم سرمہ سا کیا ہے؟

ے دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

مندرجہ بالا مثالوں میں کب۔کیوں - کیا سب **ضمیر استفہامیہ** ہیں -

اقسام استفہام (۱) تمہارا بھائی کہاں رہتا ہے؟ کہو کیا حال ہے؟ تمہارا نتیجہ کتنے دنوں تک نکلے گا؟

چونکہ۔کہاں - کیا - کتنے ایسے موقعہ پر استعمال ہوئے ہیں۔ جہاں کسی خبر کو معلوم کرنے کی ضرورت ہے -پس ایسے اسمائے کو **استفہام استخباری** کہتے ہیں -

ے دلِ ناداں تجھے ہُوا کیا ہے- آخر اس درد کی دوا کیا ہے

(۲) کیا اب تو میری باتوں کا یقین آیا - کہو کیا میرا کہنا ٹھیک ہُوا یا نہیں؟

مندرجہ بالا مثالوں میں کیا سے مراد یہ ہے کہ متکلّم اقرار کرتا ہے کہ اس کا کہنا ٹھیک ثابت ہُوا - ایسے اسمأ کو **استفہام اقراری** کہتے ہیں -

(۳) فرمائیے! آپ نے میرے مُنہ سے کب سُنا تھا کہ کتابیں رام نے چرائی ہیں -

اس فقرہ میں متکلّم منکر ہے کہ اس نے نہیں کہا - پس ایسے استفہام کو **استفہام انکاری** کہتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ے گرہ کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یوں سہی
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا

تنبیہ۔ (۱) تجاہل یعنی جان بوجھ کر پوچھنا۔ مثلاً کوئی آدمی ایک کام کر رہا ہے۔ اور تم دیکھتے ہوئے بھی پوچھتے ہو کہ کیا کرتے ہو؟

ے پوچھتے ہیں کہ غالب کون ہے۔ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

(۲) ملامت کے طور پر۔ جیسے تم کسی پر ناراض ہو۔ اور کہو۔ تو نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔

(۳) تحقیر کے لئے۔ مثلاً اگر کسی آدمی سے جھپٹ ہو جائے۔ اور تُو تُو مَیں مَیں تک نوبت آ جائے۔ اور تم اس سے کہو کہ تمہارا بولنے کا طریقہ کیسا ہے۔

(۴) حیرت کے لئے ے
جب تم بن کوئی نہیں موجود۔ پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟

(۵) نفی کے لئے ۓ
ہم بہو بیٹیاں کیا جانیں
ایسی چیزیں میرے کس کام کی ہیں۔ انہیں لے کر کیا کروں گا؟

ضمائر استفہام:۔ کون۔ کیا۔ کیوں۔ کتنے۔ کے۔ کب۔ کون سا۔ کون کون۔ کیا کیا۔ کن کن۔ کس کس کیسے۔ آیا۔ کدھر کی وغیرہ۔

ضمیر استفہام کا استعمال

لفظ "کون" جاندار کے لئے اور "کیا" بے جان کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

استعمال ہوتا ہے - اور کون سا انسان اور حیوان دونو کے لئے برتا جاتا ہے - اسی طرح :-

عدد کے لئے - کے -

مقدار کے لئے - کتنا -

صفت کے لئے - کیسا - کیسے - کیسی -

ظرف کے لئے - کب - کہاں - کدھر -

سبب کے لئے - کیوں -

مشق

(۱) سوالیہ فقرے بناؤ :-

(۱) آؤ اب دریا پر چلیں -

(۲) مجھے تو آج چوٹ لگ گئی -

(۳) رات کی گاڑی امرتسر جانے کا ارادہ ہے -

(۴) میرے پاس دو سو آم ہیں -

(۲) ضمیر استفہامیہ چنو :-

سے میکدہ کونسا ہے دُور ایسا - تجھ میں ہمت بھی اے خضر کچھ ہے

سے گر کہا تم گلے سے مل جاؤ - مل گیا زہر کونسا اس میں

سے وہ کھنچا تھا میں بھی کھنچ جاتا تو بنتی کس طرح

سر جھکا دینا ہے قاتل تیرے خنجر کا جواب!

(۳) درست کرو :-

(۱) کون لڑکا گھر گیا (۲) اس چیز کی کے قیمت لوگے -

(۳) نقار خانہ میں طوطی کی آواز کونسا سنتا ہے - (۴) تم سکول کیا جاؤگے - (۵) میں نے تمہارا کون بگاڑا ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) ضمیر استفہامیہ کی قسمیں لکھو - اور مثالیں دو -

ضمیر صفتی

ضمیر صفتی وہ اسم ہے - جس میں ضمیر کسی صفت کے ساتھ واقع ہو - جیسے مجھ بد نصیب - اس خوش قسمت - تجھ عقلمند وغیرہ مثالوں میں مجھ - اس اور تجھ ضمائر صفتی ہیں - کیونکہ وہ ایک ایک صفت کے ساتھ واقع ہوئی ہیں -

مگر بعض لوگ ضمیر صفتی سے ایسے الفاظ مراد لیتے ہیں - جو صفت بھی ہوں اور ان میں تھوڑا بہت ضمیر کا شائبہ بھی موجود ہو - اور وہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں - جیسے :-

ایسا - ویسا - کیسا - جیسا - اتنا - اتنا - جتنا - کتنا -

علاوہ ازیں "ایک" - "ہر کوئی" - "بہت" وغیرہ الفاظ بھی ضمیر صفتی کا فائدہ دیتے ہیں - جیسے :-

"ایک" جب لفظ "ایک" یا لفظ "دوسرے" کے پہلے واقع ہوتا ہے۔

ع ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ایک عف عف سے مغز کھاتا ہے

ایک نے کہی دوسرے نے مانی -

ہر کوئی اپنے مطلب کا یار ہوتا ہے -

بہت دیکھا - مگر سیری نہ ہوئی -

ضمیر تنکیر

ضمیر تنکیر ایسی ضمیر کو کہتے ہیں - جو ایسی تعداد کے لئے استعمال ہو - جس کا تعین نہ ہو - جیسے کوئی اور کچھ - کوئی آدمی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے اور کچھ چیزوں کے لئے۔ جیسے کوئی ہے تو بلاؤ۔ کچھ کھانے کو تو دو۔
حروف مغیرہ کے آنے سے "کوئی" کی بجائے "کسی" آ جاتا ہے۔

کوئی کا استعمال

(۱) ایک کے معنوں میں۔ جیسے کوئی ہے؟
(۲) قلت کے معنوں میں۔ کوئی کوئی تارا ٹمٹما رہا تھا۔
(۳) اندازہ کے طور پر۔ کوئی ایک لاکھ کے قریب آدمی ہونگے۔
(۴) نا واقفیت کے معنوں میں۔ جیسے کوئی ہوگا۔ میں کیا جانوں۔ یا کوئی آیا تھا۔ آپ کو پوچھتا تھا۔
(۵) "کوئی" اکیلا شخص کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کے ساتھ چیز کے معنوں میں۔ جیسے کوئی ہے؟ کوئی روٹی دو۔
(۶) کوئی کا استعمال "ایک" کے ساتھ غیر فصیح ہے۔ مگر جمع میں جائز ہے۔ جیسے کوئی ایک پیسہ دو۔ غلط ہے۔ اور کوئی دس آدمی ہونگے۔ درست ہے۔
(۷) مختلف لفظوں کے ساتھ مل کر بھی آتا ہے۔ جیسے جو کوئی ہر کوئی وغیرہ۔

کچھ کا استعمال

(۱) اسم عدد کے لئے۔ جیسے کچھ اتار دینا۔
(۲) دوسری بات کے لئے۔ جیسے تم کچھ کہتے تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) ذرا کے معنوں میں - جیسے آپ کچھ وقت دینگے -

(۴) اُلٹ پھیر کرنے کے معنوں میں - دو گھڑی میں کچھ کا کچھ ہو گیا -

(۵) خال خال کے معنوں میں - کچھ کچھ آدمی باقی تھے -

(۶) کوئی کے معنوں میں - کچھ نہ کچھ تو عیب ہوگا ہی سرکار -

(۷) دوسرے لفظوں کے ساتھ مل کر - جو کچھ - سب کچھ - جیسا کچھ -

ضمیر تاکیدی

ضمیر تاکیدی سے وہ الفاظ مراد ہیں جو دوسری ضمیروں کیساتھ مل کر تاکید کے معنی دیتے ہیں - مثلاً میں آپ جاؤنگا - میرا اپنا لڑکا ہے - میں خود کروں گا میں آپ - اپنا - خود کے الفاظ ضمیر تاکیدی ہیں -

مشق

۱ - ضمیر صفتی کسے کہتے ہیں - مثالیں دو -

۲ - ضمیر تنکیر کی تعریف کرو اور مثالیں دو -

۳ - کوئی اور کچھ کا استعمال کن کن موقعوں پر ہوتا ہے - مثالوں سے واضح کرو -

---

اسم صفت

اسم صفت وہ اسم ہے - جس سے کسی چیز کی اچھائی یا برائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہو سکے ۔ جیسے نیک لڑکا ۔ نرگسی آنکھیں ۔ گورا چِٹّا رنگ
ان مثالوں میں نیک ۔ نرگسی اور گورا چِٹّا اسم صفت ہیں ۔ اور
جن اسموں کے ساتھ مل کر آتی ہیں ۔ یا جن کی اچھائی یا برائی ظاہر
کرتی ہیں ۔ ان کو موصوف کہتے ہیں ۔

اسم صفت کیمتعلق چند ضروری باتیں

(۱) بغیر موصوف نہیں آسکتی ۔
(۲) نہ مذکر اور نہ مونث ہوتی ہے ۔
(۳) ہندی کے صفت اور موصوف بلا اضافت استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے کالا آدمی ۔ اندھی لڑکی ۔
(۴) ایسے اسمائے صفت جن کے آخر الف نہیں ۔ تذکیر و تانیث کی صورت میں ایک ہی حالت میں رہتے ہیں ۔ جیسے لال ٹوپی ۔ لال بوٹ وغیرہ ۔
(۵) اُردو میں صفت عموماً پہلے آتی ہے ۔ اور موصوف آخر میں ۔
(۶) بعض اسمائے صفت موصوف کے بعد آئیں تو زینت انشا بن جاتے ہیں ۔ جیسے کرشن بہت لڑاکا ہے ۔ رام لال بڑا کنجوس ہے ۔

اسم صفت کی قسمیں

اسم صفت کی چار قسمیں ہیں ۔
(۱) صفت مُشبہ یا صفت ذاتی ۔ (۲) صفت نسبتی ۔ (۳) صفت مقداری ۔ (۴) صفت عددی یا اسم عدد ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ا۔ صفت مشبہ یا صفت ذاتی

صفت مُشبہ وہ اسم صفت ہے۔ جس میں موصوف کی صفت میں ہمیشگی پائی جائے۔ جیسے اپاہج۔ لنگڑا۔ عادل۔ کریم۔ رحیم وغیرہ۔

بنانے کے قاعدے۔ (۱) یہ فعلوں یا اسموں سے بنائی جاتی ہے۔ جیسے لڑاک (لڑنا سے) ڈھلوان (ڈھال سے)۔ کھلاڑی (کھیل سے) بلی (بل سے) جیوٹ (جی سے)۔ بھاگوان (بھاگ سے)۔ ہنسوڑ (ہنسی سے)۔ لاجونت (لاج سے)۔ میلا (میل سے)۔ بھوکا (بھوک سے) وغیرہ

(۲) دو الفاظ سے مرکب بناتے ہیں۔ جیسے ہنس مُکھ۔ من چلا۔ مُنہ پھٹ وغیرہ۔

(۳) اُردو الفاظ میں بعض الفاظ کے پہلے مندرجہ ذیل حرف زیادہ کرنے سے صفت مشبّہ بن جاتی ہے۔ ان کو منفی صفات ذاتی کہتے ہیں۔

ان۔ الف۔ بے۔ بن۔ پن۔ نر۔ ک۔

جیسے انمول۔ انجان۔ اٹل۔ بے دھڑک۔ بے جوڑ۔ بے ڈھب بن پر۔ بن جُتی (زمین) نڈر۔ نکما۔ نردوش۔ نربیت۔ کراہ۔ کڈھب وغیرہ۔

(۴) فارسی اور عربی الفاظ کے ساتھ فارسی۔ عربی کی علامات لگا کر صفت مشبّہ بنا لیتے ہیں۔ جیسے بے وقوف۔ نالائق۔ بےعقل۔ مالدار۔ داور۔ سخنور۔ کم ظرف۔ خود غرض۔ خوش اخلاق۔

(۵) فارسی اور عربی صفات بھی اردو میں استعمال ہوتی ہیں جیسے رحیم۔ کریم۔ عادل وغیرہ وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفت ذاتی کی قسمیں

(۱) رام نیک ہے ۔ (۲) رام بہت نیک ہے ۔ (۳) رام بہت ہی نیک ہے ۔ پہلی صورت میں رام کی نیکی رام تک محدود ہے ۔ دوسری مثال میں رام کو کسی دوسرے پر ترجیح ہے ۔ مگر تیسری مثال میں وہی ترجیح اُسے تمام پر ہے ۔ بس پہلی قسم کو (۱) تفضیل نفسی ۔ دوسری کو تفضیل بعض ۔ اور تیسری کو (۳) تفضیل کل کہتے ہیں ۔

نہ تیر کمان میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے
ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالبؔ کو نہ جانے
شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے

(صفت میں زور یا ضعف پیدا کرنے والے الفاظ):-

(۱) بہت ۔ کرشن بہت اچھا لڑکا ہے ۔ لطیف بہت دانا آدمی ہے ۔

(۲) کہیں ۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے کہیں بہتر ہے ۔

(۳) زیادہ ۔ اس کا دل دوسروں کی نسبت زیادہ رحمدل ہے ۔

(۴) بڑا ۔

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفسِ امارا کو گر مارا

(۵) نہایت ۔ اس کتاب کی جلد نہایت نفیس ہے ۔

(۶) سوا ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرہم کی جستجو میں پھرا جو میں دُور دُور
تن کے سوا فگار ہوئے خستہ تن کے پاؤں

(۷) ایک۔ وہ بھی ایک چھٹا ہُوا عیار ہے۔

ے یہ جو چشم پُر آب ہیں دونوں
ایک خانہ خراب ہیں دونوں

تنبیہ۔ مگر یاد رہے کہ "ایک" کا استعمال ہمیشہ برائی کے موقعہ پر ہوتا ہے۔

(۸) سا۔ سا کا لفظ بھی صفت میں داخل ہے۔ مگر اس میں کمی کا شائبہ ہوتا ہے۔ سُرخ سا کوٹ۔ کالا سا قمیص وہ تو اُلّو سا معلوم ہوتا ہے۔

(الف) واضح رہے کہ کبھی کبھی نہایت پاکیزہ اور لطیف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ہلکا پھُول۔ جس سے مراد پھُول سا ہلکا۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل الفاظ اسی پر دلالت کرتے ہیں:۔
کالا کوئلہ۔ سُرخ انگارہ۔ سخت پتھر۔ لمبا اونٹ۔ موٹا ہاتھی۔ پتلا پتنگ۔ سُوکھا پتا۔ بھُنا ہُوا پاپڑ۔ ٹھنڈا برف۔ میلا چیکٹ۔ بڈھا پھوس۔ سوکھا کانٹا۔ دُبلا قاق۔ سیدھا تیر وغیرہ۔

(ب) سا کا استعمال زیادتی صفت میں بھی آتا ہے۔ جیسے بڑا سا دالان۔ بہت سا ایندھن۔ بہت سا مال۔

اسی طرح اعلےٰ۔ اعلےٰ درجہ۔ اوّل۔ اوّل نمبر۔ ہر سے درجہ کا وغیرہ وغیرہ الفاظ سے بھی صفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشبّہ بن جاتی ہے۔

اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں فرق - اُردو میں صفت مشبّہ اور اسم فاعل میں کوئی فرق نہیں - کیونکہ وہ وحدت و جمع اور تذکیرو تانیث میں فاعل کے مشابہ ہے - مگر عربی میں صفت مشبّہ صرف وہی ہو سکتی ہے - جس کے معنوں میں صفت دوام پائی جائے - جیسے علیم - کریم وغیرہ -

مشق

(۱) مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے فقروں میں استعمال کرو :-

انجان - اٹل - بے جوڑ - بے ڈھب - بہترین - عُمدہ - جیوٹ - لڑاک - من چلا -

(۲) مندرجہ ذیل کو بطور صفت استعمال کر کے دکھاؤ :-

ایک - سوا - نہایت - کہیں - سا -

(۳) ان سے کیا مراد ہے :-

میلا چیکٹ - بڈھا پھوس - سوکھا کانٹا - سیدھا تیر +

---

۲ - صفت نسبتی

صفت نسبتی وہ اسم صفت ہے - جس سے ظاہر ہو - کہ اس کا تعلق کسی دوسری چیز سے ہے - جیسے مندرجہ ذیل شعروں میں ہندی اور کشمیری :-

کیا کیا بگڑ رہے ہیں ہندی سنور سنور کے
زینے سے آ رہے ہیں نیچے اُتر اُتر کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے ہیں آج کل بیکاریوں سے خوار کشمیری
کبھی تھے ہند میں جو رونقِ گلزار کشمیری

بنانے کے قاعدے - (۱) ی زیادہ کرنے سے - جیسے ہند سے ہندی - سندھ سے سندھی وغیرہ -

(۲) اگر کسی اسم کے آخر میں ی یا ہ یا الف ہو - تو ی یا ہ یا الف کو حذف کر "وی" زیادہ کر دیتے ہیں - جیسے دہلی سے دہلوی - سندیلہ سے سندیلوی - موسےٰ سے موسوی - مصطفےٰ سے مصطفوی - عیسے سے عیسوی وغیرہ -

(۳) کبھی ہ کو حذف کر دیتے ہیں - جیسے بنگالہ سے بنگالی - مدینہ سے مدنی وغیرہ -

(۴) بعض دفعہ انی زیادہ کرتے ہیں - جیسے جسم سے جسمانی - رُوح سے روحانی وغیرہ -

(۵) آنہ لگانے سے - جیسے غلامانہ - احمقانہ - عاقلانہ - مردانہ - جاہلانہ وغیرہ -

ع جانانہ ادائے گلبن تھی - مستانہ ہوائے گلشن تھی

(۶) ہندی کے بعض الفاظ جب کسی اسم کے آخر آتے ہیں تو صفت نسبتی کے معنی دیتے ہیں - جیسے :-

را - سنہرا -

لا - روپہلا

وان - دھنوان -

ار - گنوار (گاؤں سے)

لا یا الا - سانولہ - رنگیلا - مٹیالہ - اکیلا - منجھلا - پچھلا - اگلا وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والا - کلکتہ والا - دہلی والا وغیرہ -
کا - قیامت کا - غضب کا وغیرہ -
سا - پھول سا - سرو سا وغیرہ -
یاد رہے کہ صفت نسبتی جب اکیلی آئے گی - تو بجائے خود اسم ہوگی - جیسے پنجابی ایک شیریں زبان ہے ؎

مشق

(۱) فقروں میں استعمال کرو :-
سانولہ - مٹیالہ - سنہرا - احمقانہ - سندھی - بنگالی - قیامت کا غضب کا -
(۲) صفت نسبتی بنانے کے قاعدے بیان کرو -
(۳) الفاظ ذیل سے صفت نسبتی بناؤ :-
جاپان - آسٹریلیا - سیالکوٹ - پہاڑ - چاند -

---

۳ - صفت مقداری

صفت مقداری وہ اسم صفت ہے - جس سے کسی چیز کی مقدار معلوم ہو - جیسے :-
یہ ہجوم تھا کہ گذرنا مشکل تھا - اس تالاب میں کتنا پانی ہے - اتنی بھیڑ کبھی نہیں ہوئی -
ع کچھ تو کہئے کہ لوگ کہتے ہیں - آج غالب غزل سرا نہ ہوا
جتنی چادر دیکھئے اتنے پاؤں پھیلایئے - ان مثالوں میں یہ کتنا - اتنا - کچھ - جتنی صفات مقداری ہیں - ان کے علاوہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بھی الفاظ ہیں - جو صفت مقداری کا فائدہ دیتے ہیں - مثلاً کم - ذرا - زیادہ - بہت - کچھ نہ کچھ - تھوڑا - اس قدر - بے شمار وغیرہ -

مشق

(۱) صفت مقداری کسے کہتے ہیں - مثالوں سے سمجھاؤ -
(۲) مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو :-
کتنے - اتنا - کچھ - جتنا - بہت -

صفت عددی یا اسم عدد

صفت عددی وہ اسم ہے - جس سے کسی چیز کی تعداد معلوم ہو - خواہ معین ہو اور خواہ غیر معین ہو -
جیسے کئی آدمی - بہت سے لڑکے - چودہ طالب علم - ایک لاکھ آدمی وغیرہ -
ان مثالوں میں کئی - بہت - چودہ اور ایک لاکھ صفاتِ عددی ہیں -
کئی اور بہت تعداد غیر معین کو ظاہر کرتے ہیں - اس لئے صفتِ عددی غیر معین کہلاتے ہیں -
چودہ اور ایک لاکھ سے ایک معین تعداد معلوم ہوتی ہے - اس لئے ان کو صفت عددی معین کہا جاتا ہے -
جس اسم کی تعداد معلوم ہوتی ہے - اسے معدود کہا جاتا ہے - صفت عددی کے لئے کئی - بعض - کل - سب -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چند - بہت - بہت سے تھوڑا - تھوڑے - کم - کچھ وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں -

عدد غیر معین اور صفتِ مقداری میں فرق - الفاظ دونو کے ایک ہیں - مگر اول الذکر میں برائے تعداد اور موخر الذکر میں برائے ناپ تول وغیرہ استعمال ہوتے ہیں -

صفت عددی معین کی قسمیں

صفت عددی معین پانچ طرح پر آتی ہے :-

(۱) عددِ ذاتی - (۲) عددِ ترتیبی - (۳) عدد صفتی - (۴) عددِ کسری - (۵) عددِ استغراقی -

۱- عددِ ذاتی

(۱) عددِ ذاتی - اکائی سے لے کر تمام اعداد عددِ ذاتی میں شمار کئے جاتے ہیں - جیسے چار روز سے چوری کا چرچا عام ہو رہا ہے - دس روپے دو - ان مثالوں میں چار اور دس عددِ ذاتی ہیں -

سہ کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات

۲ - عدد ترتیبی

عددِ ترتیبی وہ صفتِ عددی ہے - جس سے کسی چیز کا درجہ معلوم ہوتا ہے - جیسے تیسرا آدمی - پانچواں کمرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرھواں نمبر۔ ان مثالوں میں تیسرا پانچواں اور تیرھواں اعداد ترتیبی ہیں۔

بنانے کے قاعدے۔ (۱) اسم عدد پر واں زیادہ کرنے سے جیسے چودھواں ۔ پندرھواں ۔ مگر ایک سے لے کر چھ تک ہندسے اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہیں۔ ماسوائے پانچ کے۔ جیسے پہلا ۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ چھٹا۔

(۲) فارسی میں اسم عدد کے آخر میں م بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے یکم ۔ دوم ۔ سوم وغیرہ۔

(۳) جب عدد ترتیبی میں معدود مونث ہوگا۔ تو اس وقت الف جو نون کے ماقبل ہوتا ہے۔ یائے معروف سے بدل جائیگا۔ جیسے پانچواں سے پانچویں جماعت۔ چودھواں سے چودھویں تاریخ وغیرہ۔

(۴) حروف بمائل اور جمع مذکر کے آنے سے الف یائے مجہول سے بدل جاتا ہے۔ جیسے پانچویں کمرے۔ چودھویں لڑکے وغیرہ۔

نکتہ۔ یاد رہے کہ بعض اوقات عددِ معیّن کے ساتھ ایک کا لفظ لگانیسے صفت عددی غیر معین بن جاتی ہے۔ جیسے پچاس ایک آدمی وہاں بیٹھے تھے۔ یعنی پچاس کے لگ بھگ تھے ؛

۳ - اعدادِ ضعفی

اعدادِ ضعفی وہ صفتِ عددی ہیں۔ جن میں کسی چیز کا ایک سے زیادہ دفعہ دہرانا پایا جائے۔ جیسے دن دونی رات چوگنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترقی کرتا چلا گیا - چیونٹی اپنی ذات سے سو گُنا بوجھ اُٹھا لیتی ہے - ان مثالوں میں دونی - چوگنی - سو گُنا اعدادِ ضعفی ہیں۔

بنانے کے قاعدے - (۱) عدد کے بعد ہرا زیادہ کرنے سے اک - اکہرا - دو - دوہرا - تین - تہرا - چار - چوہرا وغیرہ -

یاد رہے کہ ہرا ہارا کا مخفّف ہے جو سنسکرت کے لفظ وارا سے بنا ہے -

(۲) گُنا زیادہ کرنے سے - جیسے دو گُنا - چوگنا وغیرہ -

(۳) چند زیادہ کرنے سے - دو چند - سہ چند وغیرہ -

۴ - اعدادِ کسری

اعدادِ کسری وہ اعداد ہیں - جن سے ایک عدد اکائی کا حصّہ معلوم ہوتا ہے - جیسے آدھا وقت - تیسرا حصہ وغیرہ -

یاد رہے کہ لفظ حصہ جب کسی عدد کے ساتھ آئیگا - تو وہ عدد عدد کسری بن جائیگا -

نکتہ - ایک سے لے کر ڈیڑھ تک اردو میں واحد استعمال ہوتے ہیں - ایک سے لے کر پونے دو تک فارسی میں بصورتِ واحد آتے ہیں - عربی میں ایک واحد - دو تثنیہ اور تین جمع شمار کئے جاتے ہیں -

چند اعدادِ کسری - ایک بٹا دو - چوتھائی - تہائی - پون وغیرہ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵ - اعداد استغراقی

اعداد استغراقی وہ اعداد ہیں - جن سے سب کے سب معدود مراد ہوں - جیسے پانچوں آدمی - چھٹوں بچے - تینوں عورتیں وغیرہ - ان میں پانچوں - چھٹوں اور تینوں اعدادِ استغراقی ہیں -

نکتہ - واضح ہو کہ بیسیوں - سینکڑوں - ہزاروں - لاکھوں - کروڑوں میں واؤ اور نوُن برائے استغراق نہیں - بلکہ یہ سب اسم جمع ہیں - کیونکہ ان سے کئی بیس - کئی سَو اور کئی ہزار وغیرہ مُراد ہیں - مگر دسوں - بیسوں یہ مقام استغراق میں آتے ہیں -

اسم صفت

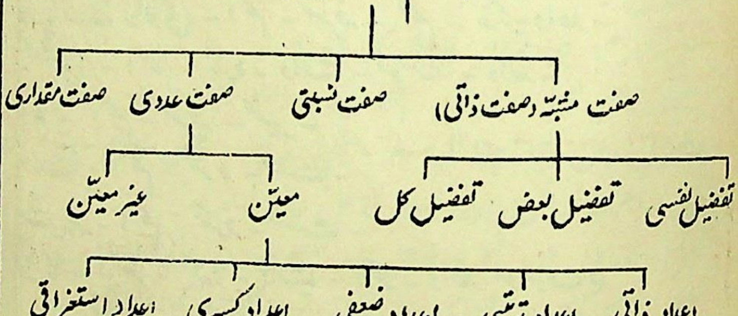

مشق

(۱) اسم صفت کسے کہتے ہیں - کم از کم پانچ مثالیں دو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) مندرجہ ذیل گرامر میں کیا ہیں :-
لڑاکا - نڈر - انمول - تیراک - گنوار - ہندی - دہلوی - عربی - عیسوی - مدنی -

(۳) صفت عددی کی قسمیں بتاؤ - اور ہر ایک کی دو دو مثالیں دو -

(۴) صفت نسبتی بنانے کے قاعدے لکھو -

اسم کی تحلیل

چمن لال نے دریائے راوی میں کشتی کی سیر کی - وہ بہت شریر لڑکا ہے -

چمن لال - اسم - معرفہ - علم - مذکر - واحد -
دریائے راوی - اسم - معرفہ - علم - مذکر - واحد -
کشتی - اسم - نکرہ - ذات - مونث - واحد -
وُہ - اسم - معرفہ - ضمیر -
بہت - اسم - نکرہ - صفت -
شریر - اسم - نکرہ - صفت -
لڑکا - اسم - نکرہ - ذات - مذکر - واحد - موصوف -

بیان فعل

(Verb)

فعل - وہ کلمہ ہے - جس میں کرنا - ہونا یا سہنا زمانے کے تعلق کے ساتھ پایا جائے - جیسے :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موہن کھانا کھاتا ہے۔ رحیم بیٹھا تھا۔ سوہن لکھیگا۔

فعل کی قسمیں

(ا) اجزا کی کمی بیشی کے لحاظ سے فعل دو طرح پر آتا ہے۔ (۱) مفرد (۲) مرکب۔

فعل مفرد جو مفرد مصدر سے مشتق ہو۔ جیسے کھانا سے کھاتا ہے۔ اور فعل مرکب جو مرکب مصدر سے بنایا جائے۔

جیسے کر جانا سے کر گیا۔ مل سکنا سے مل سکتا تھا۔ کوشش کرنا سے کوشش کی گئی وغیرہ۔

(ب) معانی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ لازم اور متعدی۔

فعل لازم جو صرف فاعل کو چاہے۔

جیسے رام آیا۔ کرشن چلا گیا۔ لیلا بیٹھی ہے۔ ان مثالوں میں آیا۔ چلا گیا اور بیٹھی ہے۔ فعل لازم ہیں۔ اور رام۔ کرشن اور لیلا فاعل ہیں۔

فعل متعدی میں فعل فاعل اور مفعول دونو کو چاہتا ہے۔ جیسے رام کتاب پڑھتا ہے۔ کرشن کھانا کھاتا تھا۔ ان مثالوں میں پڑھتا ہے۔ کھاتا تھا۔ فعل متعدی ہیں۔ کتاب اور کھانا مفعول ہیں۔

نکتہ۔ یاد رہے کہ فعل لازم ہمیشہ اپنے فاعل کے تابع ہوتا ہے۔ یعنی فاعل کی حالتوں کے ساتھ فعل کی حالتیں بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدل جاتی ہیں۔
جیسے رام آیا۔ لوگ چلے گئے۔ لیلا بیٹھی ہے۔
ان مثالوں میں رام مذکر اور آیا بھی مذکر۔ لوگ جمع اور چلے گئے جو فعل ہے وہ بھی جمع۔ لیلا مونث ہے اور فعل بیٹھی ہے بھی مونث ہے۔

(۲) فاعل مونث جمع ہونے کی صورت میں فعل واحد اور دوسری علامت جو فعل کے اخیر پر ہوگی۔ جمع ہو جائیگی۔ جیسے عورتیں بیٹھی ہیں۔ اور جب فاعل مذکر ہوگا فعل اور وہ علامت جو فعل کے بعد آئی ہوگی۔ دونو جمع مذکر ہو جائیں گے۔ جیسے مرد بیٹھے ہیں۔

(۳) مضارع کے مذکر اور مونث صیغوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جیسے
سب لوگ جائیں۔ سب عورتیں جائیں۔ لیکن افعال مرکب میں فرق آ جاتا ہے۔ جیسے وہ سب عورتیں چلی آئیں وہ سب مرد چلے آئیں۔
یاد رہے کہ فعل لازم میں بھی مفعول آ سکتے ہیں۔ مگر وہ اس لئے مفعول نہیں کہے جاتے کیونکہ فعل کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔ جیسے رام گھر گیا۔ یہاں گھر اسم ظرف مکان ہے۔ جو متعلق فعل ہے۔

(ج) فاعل کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ فعل معروف اور فعل مجہول۔
فعل معروف وہ فعل ہے۔ جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے گوبند آیا۔ روشن لکھتا ہے اس میں گوبند اور روشن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فاعل افعال آیا اور لکھتا ہے کے معلوم ہیں - اس لئے یہ فعل معروف ہوئے -

فعل مجہول میں فاعل معلوم نہیں ہوتا جیسے کُتّا مارا گیا - گوبند لوٹا گیا - ان مثالوں میں کُتّا اور گوبند مارا گیا اور لوٹا گیا افعال کے مفعول ہیں - کیونکہ مارنیوالا اور لوٹنے والا جو فاعل تھے معلوم نہیں - پس ایسے افعال کو جن میں مفعول بشکل فاعل واقع ہو - فعل مجہول کہتے ہیں - اور ایسے مفعول کو جو فاعل کی جگہ استعمال ہو مفعول مالم یسمہ فاعلہ کہتے ہیں -

فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی ہوتا ہے - اور فعل معروف لازم بھی - اور متعدی بھی -

(د) مثبت اور منفی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) فعل مثبت - فعل منفی -

فعل مثبت جس میں کام کا کرنا پایا جاتا ہے - جیسے رام دوڑا - کرشن نے کھانا کھایا - فعل منفی جس میں کسی کام کا نہ کرنا متصور ہو - جیسے کرشن نہیں آیا - دیوان نے کام نہیں کیا -

بعض دفعہ فعل مثبت بھی منفی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے - جیسے وہ اب آ چکا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اقسام فعل

بلحاظ بناوٹ

فعل کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:-
فعل ماضی - فعل حال - فعل مستقبل - فعل مضارع - فعل امر - فعل نہی -

فعل ماضی

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں:-
ماضی مطلق - ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی استمراری - ماضی شکیہ - ماضی تمنّائی -

۱- فعل ماضی مطلق

(۱) خورشید نے روٹی کھائی - (۲) میں نے پانی پیا - (۳) وہ اس جگہ تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا - (۴) جو کچھ میں نے تم سے لیا نذیر کو دے دیا -

(۵) سہ بنایا اِرم تو شدّاد نے لیکن نہ یہ جانا
کہ نہ جنّت کے میں قابل نہ جنّت میرے قابل ہے

(۶) سہ نہ ہُوا پر نہ ہُوا میرؔ کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

(۷) سہ مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں میں دُور دُور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تن سے سوا فگار ہوئے خستہ تن کے پاؤں
(۸) ؎ کب کیا کیونکر کیا یہ پوچھتا کوئی نہیں
بلکہ ہیں یہ دیکھتے جو کچھ کیا کیسا کیا

دیکھو فقرہ نمبر ۱ میں روٹی کھائی سے ظاہر ہے کہ روٹی موجودہ وقت سے پہلے یعنی گذرے ہوئے وقت میں کھائی گئی ہے۔ پس کھائی فعل ماضی ہُوا۔ مگر "کھائی" سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ ابھی ابھی کھائی ہے۔ یا بہت دیر پہلے۔ پس ایسی ماضی جس سے گذرے ہوئے وقت کا کچھ اندازہ معلوم نہ ہو۔ فعل ماضی مطلق کہلاتی ہے۔

مندرجہ بالا فقرات اور اشعار میں کھائی۔ پیا۔ ٹھہرا۔ دیا۔ بنایا۔ لیا۔ ہُوا۔ مارا۔ پھرا وغیرہ افعال ماضی مطلق ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد الف یا واؤ رہے۔ تو "یا" ورنہ "الف" زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بن جاتا ہے۔ جیسے بنانا کا نا دُور کیا تو بنا باقی رہا۔ یا زیادہ کیا تو "بنایا" ماضی مطلق بن گیا۔ پوچھنا کا نا دُور کیا تو پوچھ رہا۔ الف زیادہ کرنے سے "پُوچھا" ماضی مطلق بن گیا۔

یاد رہے کہ چند ایک مصدروں کے ماضی مطلق ان قاعدوں سے مستثنےٰ ہیں۔ جیسے کرنا سے کیا اور جانا سے گیا وغیرہ۔ جیسے

؎ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ سدا عیشِ دوراں دکھاتا نہیں

گردان (دوڑنا مصدر سے)

چونکہ اضمارِ فاعلی چھ ہیں۔ انہیں چھ صیغے کہتے ہیں۔ اس لئے گردان میں فعل کو انہیں سے تعلق دیا جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذکر یا مونث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا	وہ دوڑے	تُو دوڑا	تم دوڑے	مَیں دوڑا	ہم دوڑے
مونث	وہ دوڑی	وہ دوڑیں	تُو دوڑی	تم دوڑیں	مَیں دوڑی	ہم دوڑے

مشق

(۱) ماضی مطلق بنانیکا طریقہ لکھو۔ اور جانا مصدر سے ماضی مطلق بنا کر گردان کرو۔

(۲) ہاتھ سے رکھدی کب ابرو نے کمان۔ کب کمر سے غمزے کی خنجر کھُلا؟

سوز دل کا کیا کرے یارانِ اشک۔ آگ بھڑکی منہ اگر دم بھر کھُلا

نامے کے ساتھ آگیا پیغام مرگ۔ رہ گیا خط میری چھاتی پر کھُلا

مندرجہ بالا اشعار میں سے ماضی مطلق کا انتخاب کرو۔

فعل ماضی قریب

(۱) پیری! اسے خمیدہ کر دیا ہے تُو نے۔ ظالم کیسا ستم کیا ہے تُو نے

(۲) سیدھا ہونے دے اب تو اسے پیرِ فلک۔ اپنا سا بنا لیا ہے تُو نے

(۳) میں نے سنا ہے کہ ایک شیر جنگل میں آیا ہے۔ جس نے کئی جانوروں کو مار ڈالا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں دیا ہے۔ کیا ہے۔ لیا ہے وغیرہ ایسے فعل ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دینے۔ کرنے اور لینے کا کام گذرے ہوئے زمانے میں ہُوا ہے۔ جیسے گذرے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہُوا۔

پس ایسے افعال جن سے کام کا واقع ہونا گذرے ہوئے مگر قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ **ماضی قریب** کہلاتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ ماضی مطلق کے آگے لفظ "ہے" زیادہ کرنے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردان (آنا مصدر سے)

مذکر یا مونث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں	تو آیا ہے	تم آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں
مونث	وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں	تو آئی ہے	تم آئی ہو	میں آئی ہوں	ہم آئے ہیں

نوٹ۔ یاد رہے کہ جب فاعل مونث ہو۔ تو اس وقت لفظ "ہے" کے پہلے کا حرف یائے ہروف سے بدل جاتا ہے۔ لیکن جب ماضی قریب کی گردان کرتے ہوئے "وہ" کا لفظ اُس سے بدل جائے گا۔ تو اس وقت مذکر اور مونث کی گردان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جیسے پڑھنا مصدر سے ماضی قریب کی گردان مذکر اور مونث دونوں صورتوں میں اس طرح ہوگی:-

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس نے پڑھا ہے	انہوں نے پڑھا ہے	توُ نے پڑھا ہے	تم نے پڑھا ہے	میں نے پڑھا ہے	ہم نے پڑھا ہے

مشق

(۱) ماضی قریب بنانے کا طریقہ لکھو۔ رہنا مصدر سے ماضی قریب کی گردان مذکر اور مونث کے لحاظ سے کرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) ماضی قریب کون کون سے ہیں :-

ے مونس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہے
اے بلبلو! یہ شور مچانا نہیں اچھا
ے باغ میں کسی نے کیا شگوفہ چھوڑا ہے
کہ آجتک گل و بلبل میں بول چال نہیں

میری ٹانگ ٹوٹ گئی ہے - خدا نے جو کچھ کیا ہے - اچھا کیا ہے - رام نے جو کچھ کہا ہے - سچ کہا ہے -

(۳) ماضی قریب میں "ہے" کہاں کہاں اور کن کن صورتوں میں بدل جاتا ہے

ماضی بعید

(۱) موسم خزاں کا تھا - درختوں کے پتے گر گئے تھے - (۲) بلبلوں نے چہکنا بند کر دیا تھا - (۳) درخت برہنہ تن کھڑے تھے - دُنیا حسرت کدہ معلوم ہوتی تھی -

مندرجہ بالا مثالوں میں گئے تھے - کر دیا تھا - کھڑے تھے وغیرہ ایسے فعل ہیں - جن سے کام کا واقع ہونا زمانہ گذشتہ میں ظاہر ہوتا ہے اور وہ بھی بہت دُور کے زمانہ میں -

پس ایسے افعال جن سے فعل کا واقع ہونا زمانۂ گذشتہ بعید میں ظاہر ہوتا ہے - ماضی بعید کہلاتے ہیں -

ماضی بعید بنانے کا طریق - ماضی مطلق کے آگے "تھا" لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردان (بیٹھنا مصدر سے)

مذکر یا مونث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ بیٹھا تھا	وہ بیٹھے تھے	تو بیٹھا تھا	تم بیٹھے تھے	میں بیٹھا تھا	ہم بیٹھے تھے
مونث	وہ بیٹھی تھی	وہ بیٹھی تھیں	تو بیٹھی تھی	تم بیٹھی تھیں	میں بیٹھی تھی	ہم بیٹھے تھے

نوٹ۔ باقی اصول وہی ہیں جو ماضی قریب میں استعمال ہوئے۔

مشق

(۱) ماضی بعید بنانے کا طریق لکھو۔ اور رونا مصدر سے گردان کرو۔

(۲) ماضی بعید کا انتخاب کرو:۔

(۱) روزِ روشن میں مجھے کل مہتاب آیا نظر
دھوپ کی تیزی تھی اور ڈھلنے لگی تھی دوپہر

(۲) کچھ دور پر تھا پانی موجیں رکی ہوئی تھیں
تالاب کے کنارے شاخیں جھکی ہوئی تھیں

(۳) خورشید چھپ رہا تھا رنگین پہاڑیوں میں
طاؤس پر سمیٹے بیٹھے تھے جھاڑیوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فعل ماضی استمراری

وضع کے نہایت پابند رہتے تھے۔ چوگوشہ ٹوپی پہنتے تھے۔ جس پر چکن کا کام بنا ہوتا تھا۔ نیچے شلوکہ رکھتے تھے۔ اور اوپر جامدانی کا انگرکھا ہوتا تھا۔ روز پوشاک بدلتے تھے۔ ورزش کرتے تھے۔ مجالس عشرہ ریاست محمود آباد میں پڑھنے جاتے تھے۔

اوپر کی مثالوں میں رہتے تھے۔ پہنتے تھے وغیرہ ایسے فعل ہیں۔ جن سے فعل میں ہمیشگی پائی جاتی ہے۔

پس ایسے فعلوں کو جن میں فعل کا تکرار یا ہمیشگی پائی جائے۔ **فعل ماضی استمراری** کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ مصدر کا نا دُور کر کے آگے "تا تھا" زیادہ کرنے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔

گردان (بنانا مصدر سے)

مذکر یا مونث	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ بناتا تھا	وہ بناتے تھے	تو بناتا تھا	تم بناتے تھے	میں بناتا تھا	ہم بناتے تھے
مونث	وہ بناتی تھی	وہ بناتی تھیں	تو بناتی تھی	تم بناتی تھیں	میں بناتی تھی	ہم بناتے تھے
کبھی کبھی جاتا تھا۔ آتا تھا کی بجائے جائے تھا۔ آئے تھا						

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

(۱) ؎ سن کے میری مرگ بولے مر گیا اچھا ہُوا
کیا بُرا لگتا تھا جس دم سامنے آ جاتے تھا
یار و دشمن راہ میں کل دیکھنا کیونکر ملے
وہ اُدھر کو جائے تھا اور یہ اِدھر کو آئے تھا

مگر اب متروک ہے۔

کبھی کبھی مصدر بھی ماضی استمراری کے معنی دیتا ہے۔ جیسے

؎ جہاں بیٹھنا پھر نہ اُٹھنا اُسے
محبت میں دن رات کُڑھنا اُسے

تنبیہ۔ ماضی استمراری مونث کی گردان میں تا کا الف یائے معروف سے بدل جاتا ہے۔

مشق

(۱) ماضی استمراری بنانے کا طریقہ لکھو۔ اور کھلانا۔ پینا مصدر سے گردان کرو۔

(۲) ماضی استمراری کا انتخاب کرو:۔

جھکتے تھے تیرے سامنے ذی جاہ وذی حشم
سر کون سا تھا جو تیرے آگے نہیں تھا خم
تیری زبان دیتی تھی تازہ بشارتیں
ہوتی تھیں تیرے نقشِ قدم کی زیارتیں
جس جگہ بالو ہے بہتے تھے کبھی دریا جہاں
اوڑھ کر ذروں کی چادر سو گئی ہیں ندیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماضی شکیہ یا احتمالی

امید ہے کہ احمد اس سال کامیاب ہو گیا ہوگا۔ کونسا سنگدل ہوگا۔ جس نے اس جوانا مرگ پر چار آنسو نہ گرائے ہونگے۔ مجھے معلوم نہیں۔ شاید وہ گیا ہوگا۔ اس نے ایسا کہا ہوگا۔ تب ہی تو یہاں تک نوبت پہنچی ہوگی۔

سنے ہونگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

دیکھو۔ ان فقرات میں ہو گیا ہوگا۔ گرائے ہوں گے۔ گیا ہوگا۔ کہا ہوگا۔ سنے ہوں گے وغیرہ افعال میں شک پایا جاتا ہے۔ ایسے افعال ماضی شکیہ یا احتمالی کہلاتے ہیں۔

بنانے کی ترکیب۔ ماضی مطلق کے آگے "ہوگا" زیادہ کیا جاتا ہے۔

گردان

صورتِ اوّل۔ حالتِ فاعلی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
فاعل مذکر	وہ لایا ہوگا	وہ لائے ہونگے	تو لایا ہوگا	تم لائے ہوگے	میں لایا ہونگا	ہم لائے ہونگے
" مونث	وہ لائی ہوگی	وہ لائی ہونگی	تو لائی ہوگی	تم لائی ہوگی	میں لائی ہونگی	ہم لائے ہونگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورتِ اوّل ۔ حالتِ مفعولی

مفعول واحد مذکر	اُس نے سُنا ہوگا	اُنہوں نے سُنا ہوگا	تُو نے سُنا ہوگا	تمُ نے سنا ہوگا	میں نے سنا ہوگا	ہم نے سُنا ہوگا
مفعول واحد مونث	اُس نے سُنی ہوگی	اُنہوں نے سُنی ہوگی	تُو نے سُنی ہوگی	تمُ نے سُنی ہوگی	میں نے سُنی ہوگی	ہم نے سُنی ہوگی
مفعول جمع مذکر	اُس نے سُنے ہونگے	اُنہوں نے سُنے ہونگے	تُو نے سُنے ہونگے	تمُ نے سنے ہونگے	میں نے سُنے ہونگے	ہم نے سنے ہونگے
مفعول جمع مونث	اُس نے سُنی ہونگی	اُنہوں نے سنی ہونگی	تُو نے سُنی ہونگی	تمُ نے سُنی ہونگی	میں نے سُنی ہونگی	ہم نے سُنی ہونگی

صورتِ دوم ۔ بچّہ معصوم تھا ۔ دیکھتا ہوگا ۔ روتا ہوگا ۔ اور پھر چپ کر رہتا ہوگا ۔ اُسے کیا معلوم کہ زمانے کی گردش درپے آزار ہے ۔ باپ بھی جس نے بہار کا رنگین زمانہ دیکھا ۔ اپنی حالتِ زار پر آٹھ آٹھ آنسو روتا ہوگا ۔ زمانہ اس کی عبرتناک حالت سے سبق حاصل کرتا ہوگا ۔

مندرجہ بالا عبارت میں دیکھتا ہوگا ۔ روتا ہوگا وغیرہ تمام افعال زمانہ ماضی کے ساتھ شک کا فائدہ بھی دیتے ہیں ۔ اس لئے ماضی شکیہ ہوئے ۔

بنانے کا قاعدہ

ماضی استمراری کے آخر میں "تھا" دور کرکے لفظ "ہوگا" زیادہ کرنے سے ماضی شکیہ بن جاتی ہے ۔ جیسے کرتا تھا سے کرتا ہوگا وغیرہ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ کرتا ہوگا	وہ کرتے ہونگے	تُو کرتا ہوگا	تم کرتے ہوگے	میں کرتا ہونگا	ہم کرتے ہونگے
مونث	وہ کرتی ہوگی	وہ کرتی ہونگی	تُو کرتی ہوگی	تم کرتی ہوگی	میں کرتی ہونگی	ہم کرتے ہونگے

مشق

(۱) ماضی احتمالی کی کتنی صورتیں ہیں - مثال دے کر سمجھاؤ -
(۲) ماضی احتمالی کے بنانے کے قاعدے لکھو -
(۳) چلنا مصدر سے ماضی تشکیہ بنا کر گردان کرو -
(۴) درست کرو:-

کرشن نے اس کی باتیں سنیں ہوگی - حمیدہ گئی ہوں گی اپنے گھر - خدا اُن کو روزی پہنچائیں ہوگی -

---

ماضی تمنائی یا شرطی

گھر ہمارا بھی جو نہ روتے تو ویراں ہوتا
بحر اگر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا
تنگی دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشان ہوتا
بعد یک عمرِ ورع بار تو دیتا بارے
کاش رضوان ہی درِ یار کا دربان ہوتا

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا
ہُوا جب غم سے یوں بے حس تو غم کیا سر کے کٹنے کا
نہ ہوتا گر جدا تن سے تو زانو پر دھرا ہوتا

مندرجہ بالا اشعار کے شعر اول میں رونا مصدر کے ساتھ شرط "جو" لگائی گئی ہے۔ اور اسی شعر کے دوسرے مصرعہ میں ہوتا کے ساتھ "اگر" شرط لگائی گئی ہے۔ اور تیسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں رضوان کے دربان ہونے کی خواہش یا تمنّا کی گئی ہے۔ روتے۔ ہوتا وغیرہ افعال جو موقع شرط اور خواہش پر مستعمل ہوئے ہیں۔ ماضی تمنائی یا شرطی کہلاتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ

صورتِ اوّل ۔ مصدر کا نا دُور کر کے تا زیادہ کرنے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے۔ اور وہ "تا" جمع مذکر کی صورت میں "تے" اور واحد مونث کی صورت میں تی اور جمع مونث کی صورت میں "تیں" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے کھانا مصدر سے کھاتا۔ ماضی تمنائی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ کھاتا	وہ کھاتے	تو کھاتا	تم کھاتے	میں کھاتا	ہم کھاتے
مونث	وہ کھاتی	وہ کھاتیں	تو کھاتی	تم کھاتیں	میں کھاتی	ہم کھاتے

صورتِ دوم ۔ ماضی مطلق کے آخیر میں ہوتا زیادہ کرتے ہیں ۔

گردان نمبر ۱

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہوتا	وہ آئے ہوتے	تو آیا ہوتا	تم آئے ہوتے	میں آیا ہوتا	ہم آئے ہوتے
مونث	وہ آئی ہوتی	وہ آئی ہوتیں	تو آئی ہوتی	تم آئی ہوتیں	میں آئی ہوتی	ہم آئے ہوتے

گردان نمبر ۲

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مفعول واحد مذکر	اُس نے لکھا ہوتا	اُنہوں نے لکھا ہوتا	تو نے لکھا ہوتا	تم نے لکھا ہوتا	میں نے لکھا ہوتا	ہم نے لکھا ہوتا
مفعول واحد مونث	اُس نے لکھی ہوتی	اُنہوں نے لکھی ہوتی	تو نے لکھی ہوتی	تم نے لکھی ہوتی	میں نے لکھی موتی	ہم نے لکھی ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مفعول جمع مذکر کی صورت میں لکھا اور ہوتا کے الف یائے مجہول سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے لکھے ہوتے۔ اور مفعول جمع مونث کی صورت میں ہوتی کی تی "تیں" سے بدل جاتی ہے۔ جیسے لکھی ہوتیں۔

صورت سوم۔ ماضی شکیہ کا گا۔ گے۔ گی اڑا دینے سے باقی ماضی شرطی رہ جاتی ہے۔ جیسے آیا ہوگا سے آیا ہو وغیرہ۔

گردان نمبر۱

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہو	وہ آئے ہوں	تو آیا ہو	تم آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم آئے ہوں
مونث	وہ آئی ہو	وہ آئی ہوں	تو آئی ہو	تم آئی ہو	میں آئی ہوں	ہم آئے ہوں

گردان نمبر۲

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم۔
مفعول واحد مذکر	اس نے لکھا ہو	انہوں نے لکھا ہو	تو نے لکھا ہو	تم نے لکھا ہو	میں نے لکھا ہو	ہم نے لکھا ہو
مفعول واحد مونث	اس نے لکھی ہو	انہوں نے لکھی ہو۔	تو نے لکھی ہو	تم نے لکھی ہو	میں نے لکھی ہو	ہم نے لکھی ہو

نوٹ:۔ مفعول مذکر جمع کی صورت میں لکھا کا الف یائے مجہول سے بدل کر ہو کے آگے نون غنہ زیادہ کرتے ہیں۔ اور یہی حال جمع مونث کی صورت میں ہوگا۔ جیسے اس نے لکھے ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) اپنی کتاب میں سے دس فعل ماضی شرطی یا تمنائی کے چنو:-

(۲) کون سے فعل ماضی شرطی ہیں۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو گر یہ شرار ہوتا
اُسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بُو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

(۳) ماضی شرطی کے بنانے کا قاعدہ لکھو اور سونا مصدر سے گردان کرو۔

فعل حال

خدا ہر ایک پر رحم کرتا ہے۔ بندہ خطا کرتا ہے۔ مگر مولا رزق دیتا ہے۔ جو محنت کرتا ہے۔ کامیاب ہو جاتا ہے۔

(۱) سُنتی نہیں ہائے عمرِ رفتہ ایک عمر سے ہم پکارتے ہیں
(۲) راہ صحرا کی جو ہم لیتے ہیں بچھتے کانٹے ہیں قدم لیتے ہیں
(۳) تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھ کو غصہ پہ پیار آتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) ہے زمانہ بھی کیا تیرا بے تاب رات دن کروٹیں بدلتا ہے

مندرجہ بالا فقرات اور اشعار میں کرتا ہے۔ دیتا ہے۔ بدلتا ہے وغیرہ افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ کام کا وقوع زمانہ موجودہ میں پایا جاتا ہے۔ ان کو فعل حال کہتے ہیں۔ پس وہ فعل جس سے معلوم ہو کہ کام موجودہ زمانہ (جو گذر رہا ہے) میں ہوا ہے۔ فعل حال کہلاتا ہے۔

بنانے کا طریقہ۔ مصدر کا نا دور کر کے "تا ہے" زیادہ کرنے سے فعل حال بن جاتا ہے۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ گرتا ہے	وہ گرتے ہیں	تو گرتا ہے	تم گرتے ہو	میں گرتا ہوں	ہم گرتے ہیں
مونث	وہ گرتی ہے	وہ گرتی ہیں	تو گرتی ہے	تم گرتی ہو	میں گرتی ہوں	ہم گرتے ہیں

"جائے ہے"۔ "آئے ہے" وغیرہ بھی بطور فعل حال استعمال میں آتے ہیں۔ جیسے

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے
میں اُسے دیکھوں بھلا کب اس سے دیکھا جائے ہے
غیر کو یا رب وہ کیونکر منع گستاخی کرے
گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

مگر آج کل متروک ہیں۔

اس کے علاوہ فعل اور کئی صورتوں میں فعل حال کے معنی دیتا ہے۔ (۱) فعل حال مطلق جسکا حال بیان ہو چکا ہے (۲) فعل حال تمام (۳) فعل حال نا تمام (۴) فعل حال شکیہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فعل حال تمام

میں نے پانی پیا ہے۔ وہ آج آیا ہے۔ سوہن نے گھوڑا خریدا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں پیا ہے۔ آیا ہے۔ خریدا ہے۔ایسے فعل ہیں۔ جن میں موجودہ زمانہ پایا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کام ابھی ختم ہُوا ہے۔ ایسے فعل حال تمام کہلاتے ہیں۔ ماضی قریب اور فعل حال تمام میں بناوٹ کے لحاظ سے چنداں فرق نہیں ہوتا۔

فعل حال ناتمام

موہن سوال نکال رہا ہے۔ سوہن زینے پر چڑھ رہا ہے۔ وہ ابھی تک پڑھ رہا ہے۔

تری یاد ہم سے جدا ہو رہی ہے
لو اب زندگی بے مزا ہو رہی ہے
زمانہ محبت میں دشمن ہے اپنا
مخالف چمن کی ہوا ہو رہی ہے

مندرجہ بالا فقروں میں "نکال رہا ہے" "پڑھ رہا ہے" وغیرہ ایسے افعال ہیں۔ جن میں کام کا واقع ہونا موجودہ زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ مگر فعل سے کام کا اختتام معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے افعال کو فعل حال ناتمام کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ مصدر کا نا دُور کر کے آخر میں "رہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے" زیادہ کرنے سے فعل حال ناتمام بن جاتا ہے۔

فعل حال شکیہ

وہ اپنے کیئے کی سزا پا رہا ہوگا۔ اُس کی بدنصیبی پہ اُس کا دشمن ہنس رہا ہوگا۔

مندرجہ بالا مثالوں میں "پا رہا ہوگا" "ہنس رہا ہوگا" ایسے افعال ہیں۔ جن میں موجودہ زمانہ پایا جاتا ہے۔ مگر شک کی گنجائش بھی ہے۔

پس ایسے افعال جن میں موجودہ زمانہ معہ شک موجود ہو۔ فعل حال شکیہ کہلاتے ہیں۔

بنانے کا قاعدہ۔ مصدر کا نا دُور کرکے "رہا ہوگا" زیادہ کرنے سے فعل حال شکیہ بن جاتا ہے

خیال کیوں گیا بازارِ مصر کی جانب
کوئی قافلہ میرے یوسف کا آ رہا ہوگا

مشق

(۱) فعل حال کی قسمیں بتاؤ۔ اور ہر ایک کے بنانے کا طریق لکھو۔

(۲) فعل حال کا انتخاب کرو:۔

ہم نے مانا کہ مناسب ہے سودیشی تحریک
بابو صاحب مگر اس وقت بہت برہم ہیں
آپ غصے سے ہوئے جاتے ہیں نیلے پیلے
دل بھی بے چین ہے آنکھیں بھی ذرا پُرنم ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی کہتے ہیں کہ اب ہند کے دن پھر جائیں
اس لئے ہم ہمہ تن کیفیت ماتم ہیں
رونا آتا ہے کہ دولت یہ چلی جاتی ہے
غیر کھاتے ہیں اسے بھوک سے ہم بیدم ہیں
دُکھ سہے فاختہ انڈے ہوں نصیب اعدا
غیر کھا جاتے ہیں دولت جو کماتے ہم ہیں

(۳) ذیل کے فقرات کو درست کرو:-

جب وہ روٹی کھائے ہے۔ اس کے منہ کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ نوالا لیتا ہے بڑا اور پھر ٹھونستا اُسے اُنگلیوں سے منہ میں۔ نفرت ہوتی ہے دیکھنے والے کو۔

فعل مضارع

اگر تو تھوڑا انتظار کرے۔ تو میں تمہارے ساتھ چلوں۔ خدا دے اور بندہ لے۔ حمید آئے۔ کچھ دن یہاں ٹھہرے۔ ڈاکٹر سے مشورہ کرے۔ تب کہیں خدا کرے۔ تو شفا ہو جائے گھر بیٹھے علاج ہونا مشکل ہے۔ ؎

دل نہ پھرا جان ہی ٹھہرے خدا
یہ تو نہ جائے کہیں وہ تو گیا
ناصح کو جو چاہوں تو ابھی ٹھیک بنا دوں
پھر خوف خدا کا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
اس کے اُٹھتے ہی ہم جہاں سے اُٹھے ۔ کیا قیامت ہے دل کا آجانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مندرجہ بالا فقرات اور اشعار میں کرے - چلوں - دے اور لے وغیرہ ایسے افعال ہیں - جن سے زمانہ حال اور مستقبل دونو ظاہر ہوتے ہیں - مثلاً " انتظار کرے " سے اب انتظار کرے یا آئندہ انتظار کرے - دونو معنی ظاہر ہیں پس ایسے افعال جن سے حال اور آئندہ کے معنی ظاہر ہوں **فعل مضارع** کہلاتے ہیں -

بنانے کا قاعدہ (۱) مصدر کا نا دُور کر کے " ئے " یا " ے " زیادہ کرنے سے فعل مضارع بن جاتا ہے - جیسے رونا سے روئے - سونا سے سوئے - کرنا سے کرے - مرنا سے مرے وغیرہ -

(۲) بعض اوقات علامت مصدر کے دُور کرنے سے مضارع رہ جاتا ہے - جیسا لینا سے لے - دینا سے دے وغیرہ -

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ سوئے	وہ سوئیں	تو سوئے	تم سوؤ	میں سوؤں	ہم سوئیں
مونث	وہ سوئے	وہ سوئیں	تو سوئے	تم سوؤ	میں سوؤں	ہم سوئیں

تنبیہ - فعل مضارع مذکر اور مونث کی گردانوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا -

مشق

(۱) فعل مضارع کسے کہتے ہیں - بنانے کا طریقہ لکھو -

(۲) مندرجہ ذیل مصدروں سے فعل مضارع بناؤ - اور مذکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مونث کی گردانیں کرو:۔

ڈرنا۔ چلنا۔ پینا۔ سینا۔ دھونا۔ کھونا۔

(۳) فعل مضارع کا انتخاب کرو:۔

؎ سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سننے والوں میں
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

؎ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

؎ دونو جہاں دے کے وہ سمجھے کہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

فعل مستقبل

خدا مہربانی کریگا۔ وہ سب کا مالک ہے۔ روزی پہنچائیگا خوشی اور خوشحالی بخشے گا۔ جو کوئی بچپن میں محنت کرے گا۔ آنے والے وقت میں آرام پائیگا۔ جو خدا کو یاد کریگا۔ وقت پر وہی اس کے آڑے آئیگا۔

؎ میری تجویز وفا رکھے گی مجھ کو سرخرو
اس کی ترکیب جفا کا حوصلہ شرمائے گا

یوں سراپا مدعائے حسن بن جاؤں گا میں
بارگاہِ عشق میں ہر مدعا شرمائے گا

توڑ دیگی میری فطرت رہنمائی کا غرور
میرے ذوقِ جستجو سے رہ نما شرمائے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی میری ہم آہنگ بقا ہو جائے گی
یوں جیونگا ! مجھ سے قانونِ فنا شرمائیگا

مندرجہ بالا مثالوں میں کرے گا ۔ پہنچائیگا ۔ بخشے گا ۔ پائیگا ۔ شرمائیگا وغیرہ ایسے افعال ہیں ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کام زمانہ آئندہ میں واقع ہوگا ۔ پس ایسے افعال جن سے یہ معلوم ہو کہ کام آئندہ زمانے میں ہوگا ۔ **فعل مستقبل** کہلاتے ہیں ۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل مضارع کے آخر میں گا ۔ گے ۔ گی زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے ۔ مگر مصدر ہونا سے "ہوگا" فعل مستقبل اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے ۔

یاد رہے کہ "ہے گا" بھی استعمال ہوتا ہے اور فعل مستقبل کے معنی دیتا ہے ۔ مگر درست نہیں ۔ جیسے اہلِ لاہور کی بول چال میں "ہے گا" کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے ۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ سوئیگا	وہ سوئینگے	تو سوئیگا	تم سوؤ گے	میں سوؤنگا	ہم سوئینگے
مونث	وہ سوئیگی	وہ سوئینگی	تو سوئیگی	تم سوؤ گی	میں سوؤنگی	ہم سوئینگے

نکتہ ۔ فعل مستقبل مدامی بھی استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے

جو اس شور سے میرؔ روتا رہیگا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

فعل مستقبل مدامی میں کام کا زمانہ آئندہ میں جاری رہنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پایا جاتا ہے۔
بنانے کا طریقہ۔ ماضی تمنائی یا شرطی کے بعد "رہیگا" لگانے سے فعل مستقبل مدامی بن جاتا ہے۔

فعل مستقبل کی مختلف صورتیں

(۱) ماضی بصورت مستقبل۔ اگر وہ آ گیا۔ تو میں جاؤں گا۔ یہاں آ گیا سے مراد "آئیگا" ہے۔

(۲) حال بصورت مستقبل۔ میں کل صبح جاتا ہوں۔ وہ خود آ جائیگا۔ میں جاتا ہوں سے مراد "جاؤنگا" ہے۔

(۳) مصدر کے بعد والا کا لفظ بصورت مستقبل۔ میں ایک گرامر کی کتاب لکھنے والا ہوں۔

(۴) مصدر کے بعد "کا"۔"کے"۔"کی" مستقبل کے معنوں میں۔ میں آپ کی بات "نہیں سُننے کا" مراد نہیں سُنوں گا۔

(۵) بعض اوقات مصدر کے بعد "ہے" بھی مستقبل کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے اگر لاہور میں "رہنا ہے" تو کوئی نہ کوئی کام بھی کرنا ہوگا۔

فعل مستقبل کی قسمیں - (۱) مستقبل مطلق۔ (۲) مستقبل تمام۔ (۳) مستقبل ناتمام۔ یا مستقبل مدامی۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مستقبل مطلق	وہ جائیگا	وہ جائینگے	تو جائیگا	تم جاؤگے	میں جاؤنگا	ہم جائینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مستقبل تمام	وہ جا چکیگا	وہ جا چکینگے	تو جا چکیگا	تم جا چکو گے	میں جا چکونگا	ہم جا چکینگے
مستقبل تمام یا دامی	وہ جاتا رہے گا	وہ جاتے رہیں گے	تو جاتا رہے گا	تم جاتے رہو گے	میں جاتا رہوں گا	ہم جاتے رہیں گے

مشق

(۱) فعل مستقبل کے بنانے کا طریق لکھو اور گردان کرو۔
(۲) ماضی۔ حال۔ مضارع کس طرح مستقبل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثالیں دو۔
(۳) مصدر کے بعد والا اور کا۔ کے۔ کی کا استعمال فعل مستقبل کے معنوں میں کرو۔ اور ہر ایک کے متعلق پانچ پانچ فقرات لکھو۔
(۴) عبارت ذیل میں سے فعل مستقبل چنو:۔
بہادرو! امتحان کا وقت قریب ہے۔ اس وقت جو شخص میدانِ جنگ سے جی چرائے گا۔ وہ ہر جگہ ذلیل ہوگا۔ اور کتوں کی موت مرے گا۔ جو شخص اپنی بہادری کے جوہر دکھائیگا۔ نیکنامی اس کے قدم چومے گی۔ اگر شہید ہو جائیگا تو جنّت کا دروازہ اس کے لئے کھولا جائیگا۔ جو کامیاب ہو گئے تو دنیا کی آزاد قوموں میں شمار ہونگے۔
(۵) فعل مستقبل کی قسمیں بتاؤ۔ اور مثالیں دو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فعل امر

جاؤ۔ رام کو بلا لاؤ۔ اپنی کاپیوں سے سیاہی کے دھبے مٹا دو۔ اپنی گرامر کی کتابیں نکالو۔ یتیموں پر رحم کرو۔ اور ان کی دُعا لے۔

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دَوڑو! زمانہ چال قیامت کی چل گیا
خُدا کے لئے قوم کے نوجوانو!
کبھی قوم کے چاند کو بھی تو ڈھونڈو

مندرجہ بالا فقروں اور شعروں میں لاؤ۔ مٹا دو۔ نکالو۔ کرو۔ اٹھو۔ دوڑو۔ ڈھونڈو وغیرہ ایسے فعل ہیں۔ جن میں کسی کام کے کرنے کے متعلق حکم دیا گیا ہے۔ ایسے فعل کو فعل امر کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ مصدر کی علامت دُور کرنے کے بعد فعل امر رہ جاتا ہے۔ جیسے کرنا سے کر۔ جانا سے جا۔ کھانا سے کھا وغیرہ۔

گردان

فعل امر کے صرف چار صیغے ہوتے ہیں۔ واحد غائب جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ جس میں مونث اور مذکر کا فرق نہیں ہوتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
وہ جائے	وہ جائیں	تو جا	تم جاؤ

نوٹ۔ واحد غائب اور جمع غائب میں وہی صیغے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو مضارع غائب میں ہیں۔

فعل امر کا موقع استعمال۔ (۱) درخواست کے طور پر۔ جیسے یتیموں پر رحم کر اور ان کی دعا لے۔

(۲) تحکم کے موقعہ پر۔ جیسے جاؤ۔ اسے قید کر دو۔

(۳) دعا کے لئے۔ جیسے خدایا رحم کر۔ اس کے تو بڑھاپے کی کمائی ہے۔

(۴) التجا کے لئے۔ جیسے رحم کیجئے اور ثواب حاصل کیجئے۔

فعل امر کی چند خاص صورتیں

(۱) جمع حاضر کا صیغہ بناتے ہوئے جن مصدروں کی علامت مصدری دور کرنے پر الف باقی رہ جاتا ہے۔ اُن کے آگے "یئو" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے جائیو۔ کھائیو وغیرہ۔ اور کبھی جیو زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے کیجیو۔ دیجیو۔ وغیرہ اور اگر زیادہ تعظیم درکار ہو تو ہمزہ اور ے بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے "آئیے جی۔ جی آیاں نوں"۔

ع آئیے آئیے مزاج شریف۔ بعد مدت کے لائے ہو تشریف

انہی معنوں میں کبھی "گا" بھی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے تشریف رکھئے گا وغیرہ۔

(۲) کبھی امر واحد حاضر کے بعد "یو" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کرلیو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھریو وغیرہ۔

(۳) کبھی مصدر فعل امر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
جیسے اگر وہاں جاؤ تو حمید کی خبر لیتے آنا۔

ع جانا امیرے مزار سے جاناں پرے پرے
ٹھوکر سے جاگ اُٹھتے ہیں عاشق مرے مرے

قسمت تو دیکھنا کہ کہاں ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا

مشق

(۱) فعل امر کی تعریف کرو۔ اور بنانے کا قاعدہ بھی لکھو۔
(۲) فعل امر کے مواقع استعمال درج کرو۔
(۳) "مصدر فعل امر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے" مثال دے کر سمجھاؤ۔
(۴) فعل امر چنو:-

ع بے اضافت قبح کیا ہے بلکہ ہے حسنِ کلام
اے مسیحا نون کا اعلان رہنے دیجئے

داستاں میری سنو قصۂ مجنوں نہ سنو
وہ بھی کیا قصّہ ہے جس کی کوئی بنیاد نہ ہو

نامرد آسماں سے گوارا ہے کس کو جنگ
آتش سپر کو چیریئے تلوار توڑیئے

کوہِ غم ٹوٹنے پہ آہ ہے یاں کم ظرفی
ٹھیس سے کاسۂ چینی کو فغاں کرنے دو

مٹا دو خود اگر تقدیر کا لکھا مٹانا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے شرمندہ کیوں کرتے ہو میری جبہ سائی کا
لو خُدا حافظ ! وہاں جاتے ہیں اب

جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں
قسمت تو دیکھنا کہ کہاں ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا

آیئے آیئے - تشریف رکھئے - ماحضر تناول فرمایئے -

فعل نہی

سردی میں مولی نہ کھاؤ - کسی کا دل مت دکھاؤ - کسی کی نُکتہ چینی نہ کرو -

نہ کر سختیاں زیردستوں کے ساتھ
کہ ہے تیرے بھی ہات پر کوئی ہات
مت بھول کبھی اصل کو اپنی اری احمق
جب تاؤ دیا جائیگا ہو جائے گا منہ فق
اُنکے نہ دل دکھاؤ بے باپ کے ہیں بچّے
ایسا نہ ہو کہ کوسیں رو کر یتیم بچّے

مندرجہ بالا فقرات اور اشعار میں کسی کام کے کرنے سے روکا گیا ہے - جیسے "مولی نہ کھاؤ" میں مولی کھانے سے - بس ایسے افعال جن میں کسی کام کے کرنے سے باز رکھا جائے **افعال نہی** کہلاتے ہیں -

بنانے کا قاعدہ - فعل امر کے پہلے "نہ" یا "مت" لگا کر فعل نہی بنا لیتے ہیں - مصدر کے پہلے "نہ" لگانے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی فعل نہی بنا لیتے ہیں ۔ جیسے وہاں نہ جانا ۔ دشمنوں کا گھر ہے ۔ گردان فعل امر کے مطابق ہے ۔

مشق

(۱) فعل نہی بنانے کا طریقہ لکھو اور گردان کرو ۔

(۲) "مصدر کے پہلے نہ لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے"۔ مثال دے کر سمجھاؤ ۔

فعل معطوف

حکیم نے مریض کو دیکھ کر کہا کہ کوئی دم کا مہمان ہے۔
ہمیشہ سوچ کر بولو ۔ صبح کچھ کھا کر کام شروع کرو ۔

ع دیکھ کر تجھ کو چمن بسکہ نمو کرتا ہے

ے اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے
مر کر بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

ے مر کر ہوئے جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

مندرجہ بالا فقرات اور اشعار میں بعض جگہ دو دو فعل واقع ہوئے ہیں ۔ جیسے "حکیم نے مریض کو دیکھ کر کہا" میں دیکھ اور کہا دو فعل آئے ہیں ۔ جن کو "کر" کے لفظ نے باہم ملا دیا ہے ۔ ورنہ یہ یوں ہوتا کہ حکیم نے دیکھا اور کہا ۔ گویا "کر" "اور" کی بجائے واقع ہوا ہے ۔ اور لفظ "اور" حرف عطف ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس ایسے فعل **فعل معطوف** کہلاتے ہیں اور کبھی "کر" کی بجائے "کے" بھی استعمال ہوتا ہے۔

بنانے کا طریقہ۔ فعل امر کے آگے کر یا کے زیادہ کر کے کوئی دوسرا فعل جو مطلوب ہو۔ زیادہ کر دیتے ہیں۔

فائدہ۔ ایسے فعلوں میں فعل اوّل معطوف الیہ اور فعل ثانی معطوف کہلاتا ہے اور کر حرفِ عطف ہے۔

تنبیہ۔ فعل معطوف میں پہلا فعل ہمیشہ فعل امر کا صیغہ ہوتا ہے۔ لیکن وہی کام دیتا ہے جو دوسرا فعل دیتا ہے۔ یعنی اگر دوسرا فعل ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ مضارع یا امر ہو۔ تو پہلا فعل بھی وہی کام دیگا۔ جیسے "رام پڑھ کر آئیگا" میں رام پہلے پڑھیگا اور پھر آئیگا۔ گویا پہلا فعل دوسرے فعل کے تابع ہوتا ہے۔

مشق

(۱) فعل معطوف کی تعریف کرو اور بنانے کا طریقہ لکھو۔

(۲) (ا) رام نے روٹی کھائی اور مدرسے گیا۔

(ب) شام روتا تھا اور کہتا تھا۔

(ج) دشمن نے شکست کھائی اور بھاگ گیا۔

ان میں "اور" کی بجائے کوئی دوسرا لفظ درج کرو۔

افعال مجہول

افعال کی بحث میں جو کچھ اس سے پیشتر لکھا گیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ سب فعل معروف کے متعلق ہے - اب فعل مجہول کے
متعلق مختصر ذکر کیا جائے گا -
دشمن مارا گیا - قلعہ فتح ہو گیا - سلطنت پر قبضہ کیا گیا -
ایسا نہ ہو کہ پگڑی کھوئی جائے -

سہرا لکھا گیا زرہِ امتثالِ امر
دیکھا کہ چارہ غیر اطاعت نہیں مجھے
کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ!
یہ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جائے گا
دِل مت ٹھیک نظر سے کہ پایا نہ جائیگا
جوں عشق پھر زمیں سے اُٹھایا نہ جائیگا

مندرجہ بالا مثالوں میں مارا گیا - ہو گیا - کیا گیا - لکھا گیا -
وغیرہ وغیرہ ایسے فعل ہیں - جن کے فاعل نا معلوم ہیں - اور
مفعول فاعل کی جگہ آئے ہیں - پس ایسے فعلوں کو **فعل مجہول**
کہتے ہیں -

بنانے کے طریقے - (۱) ماضی مطلق - ماضی مطلق کے
بعد جانا مصدر کا ماضی مطلق لگانے سے بنتا ہے - جیسے پالا
گیا - لیکن بعض مصادر مثلاً ہونا - سونا - کھونا وغیرہ سے
ماضی مطلق مجہول بناتے ہوئے علامت مصدر "نا" دور کرنے
کے بعد گیا لگا دیتے ہیں - جیسے سو گیا -

(۲) ماضی قریب - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے ماضی
قریب بنا کر لگانے سے بنتا ہے - جیسے پالا گیا ہے -

(۳) ماضی بعید - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے ماضی بعید
بنا کر لگانے سے - جیسے پالا گیا تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) ماضی استمراری یا نا تمام - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے ماضی استمراری بنا کر لگانے سے - جیسے پالا جاتا تھا۔

(۵) ماضی شکیہ - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے شکیہ بنا کر لگانے سے - جیسے پالا گیا ہوگا۔

(۶) ماضی تمنائی - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے تمنائی بنا کر لگانے سے - جیسے پالا جاتا۔

(۷) (ا) فعل حال مطلق - ماضی مطلق کے آخر جانا مصدر سے فعل حال بنا کر لگانے سے - جیسے پالا جاتا ہے۔

(ب) فعل حال تمام - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر سے ماضی قریب یا "جا چکا ہے" لگانے سے - جیسے پالا گیا ہے - پالا جا چکا ہے۔

(ج) فعل حال نا تمام - ماضی مطلق کے بعد "جا رہا ہے" لگانے سے۔ جیسے پالا جا رہا ہے۔

(۹) (ا) فعل مستقبل مطلق - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر کا فعل مستقبل لگانے سے - جیسے پالا جائیگا۔

(ب) مستقبل تمام - ماضی مطلق کے بعد "جا چکیگا" لگانے سے۔ جیسے پالا جا چکے گا۔

(ج) مستقبل نا تمام یا دوامی - ماضی مطلق کے بعد "جاتا رہیگا" لگانے سے جیسے پالا جاتا رہیگا -

(۱۰) فعل امر - ماضی مطلق کے بعد جانا مصدر کا امر لگانے سے - جیسے پالا جا -

(۱۱) فعل نہی - ماضی مطلق کے پہلے "نہ جا" لگانے سے - جیسے نہ پالا جا - اس میں نہ یا مت ماضی مطلق کے پہلے آئیگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکتہ۔ جس مصدر سے فعل مجہول بنانا مقصود ہو۔ اُس سے پہلے ماضی مطلق بناؤ۔ پھر جانا مصدر سے وہ فعل جو بنانا مقصود ہو۔ بنا کر ماضی مطلق کے آگے لگا دو۔

مجہول فعلوں کی گردانیں

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق مجہول مذکر	وہ پالا گیا	وہ پالے گئے	تو پالا گیا	تم پالے گئے	میں پالا گیا	ہم پالے گئے
″ مونث	وہ پالی گئی	وہ پالی گئیں	تو پالی گئی	تم پالے گئے	میں پالی گئی	ہم پالے گئے
ماضی قریب مجہول مذکر	وہ پالا گیا ہے	وہ پالے گئے ہیں	تُو پالا گیا ہے	تم پالے گئے ہو	میں پالا گیا ہوں	ہم پالے گئے ہیں
″ مونث	وہ پالی گئی ہے	وہ پالی گئی ہیں	تُو پالی گئی ہے	تم پالی گئی ہو	میں پالی گئی ہوں	ہم پالے گئے ہیں
ماضی بعید مجہول مذکر	وہ پالا گیا تھا	وہ پالے گئے تھے	تُو پالا گیا تھا	تم پالے گئے تھے	میں پالا گیا تھا	ہم پالے گئے تھے
″ مونث	وہ پالی گئی تھی	وہ پالی گئی تھیں	تو پالی گئی تھی	تم پالی گئی تھیں	میں پالی گئی تھی	ہم پالے گئے تھے
ماضی استمراری یا ناتمام	وہ پالا جاتا تھا	وہ پالے جاتے تھے	تو پالا جاتا تھا	تم پالے جاتے تھے	میں پالا جاتا تھا	ہم پالے جاتے تھے
″ مونث	وہ پالی جاتی تھی	وہ پالی جاتی تھیں	تو پالی جاتی تھی	تم پالی جاتی تھیں	میں پالی جاتی تھی	ہم پالے جاتے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی تشکیکیہ مجہول مذکر	وہ پالا گیا ہوگا	وہ پالے گئے ہونگے	تو پالا گیا ہوگا	تم پالے گئے ہوگے	میں پالا گیا ہونگا	ہم پالے گئے ہونگے
,, مونث	وہ پالی گئی ہوگی	وہ پالی گئی ہونگی	تو پالی گئی ہوگی	تم پالی گئی ہونگی	میں پالی گئی ہونگی	ہم پالے گئے ہونگے
ماضی تمنائی مجہول مذکر	وہ پالا جاتا	وہ پالے جاتے	تو پالا جاتا	تم پالے جاتے	میں پالا جاتا	ہم پالے جاتے
,, مونث	وہ پالی جاتی	وہ پالی جاتیں	تو پالی جاتی	تم پالی جاتیں	میں پالی جاتی	ہم پالے جاتے
فعل حال مجہول مذکر	وہ پالا جاتا ہے	وہ پالے جاتے ہیں	تو پالا جاتا ہے	تم پالے جاتے ہو	میں پالا جاتا ہوں	ہم پالے جاتے ہیں
,, مونث	وہ پالی جاتی ہے	وہ پالی جاتی ہیں	تو پالی جاتی ہے	تم پالی جاتی ہو	میں پالی جاتی ہوں	ہم پالے جاتے ہیں
فعل مضارع مجہول مذکر	وہ پالا جائے	وہ پالے جائیں	تو پالا جائے	تم پالے جاؤ	میں پالا جاؤں	ہم پالے جائیں
,, مونث	وہ پالی جائے	وہ پالی جائیں	تو پالی جائے	تم پالی جاؤ	میں پالی جاؤں	ہم پالے جائیں
فعل مستقبل مجہول مذکر	وہ پالا جائیگا	وہ پالے جائینگے	تو پالا جائیگا	تم پالے جاؤگے	میں پالا جاؤنگا	ہم پالے جائینگے
,, مونث	وہ پالی جائیگی	وہ پالی جائینگی	تو پالی جائیگی	تم پالی جاؤگی	میں پالی جاؤنگی	ہم پالے جائینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجہول لفظی اور معنوی

مجہول لفظی کا بیان ہو چکا ہے۔ مجہول معنوی میں فعل مجہول فعلوں کی طرح نہیں آتا۔ مگر اس کے معنی مجہول فعل کی طرح آتے ہیں۔

ع نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر سوتا
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو

اس شعر میں لُٹتا کے معنی لوٹا جانا کے ہیں۔ یعنی معنی بطور مجہول واقع ہوئے ہیں۔ پس لُٹتا مجہول معنوی ہُوا۔ ایسے ہی آٹا تُلا۔ گولا چُھٹا معنی مجہول میں آئے ہیں۔ کیونکہ آٹا اور گولا فاعل نہیں۔ بلکہ مفعول بطور فاعل واقع ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل الفاظ بطور طبعی مجہول معنوی ہیں۔ پٹنا۔ لُٹنا۔ پلنا۔ کھُلنا۔ بٹنا۔ چھڑنا۔ سجنا۔ کٹنا۔ سلنا۔ گھڑنا۔ بکنا۔ لانا۔ اینا۔ انہیں کو افعالِ معدولہ کہتے ہیں۔

مشق

(۱) ذیل کے مصدروں سے لازم اور متعدی مصادر کا انتخاب کرو۔

دیکھنا۔ پڑھنا۔ رونا۔ کھانا۔ دینا۔ دلانا۔ سینا۔ پرونا۔ ستانا۔ کڑکنا۔ جاگنا۔ کرنا۔ آنا۔

(۲) سینا مصدر سے ماضی شکیہ مجہول کی گردان کرو۔

(۳) فعل حال مجہول۔ فعل مضارع مجہول۔ ماضی بعید مجہول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بنانے کے قاعدے لکھو۔

افعال کی نفی

افعال کے شروع میں "نہ" یا "نہیں" لگانے سے فعل منفی بن جاتا ہے۔ جیسے رام آج تک نہیں دیکھا۔ شام نے سکول کا کام نہیں کیا۔

بعض اوقات نہیں بعد میں آتا ہے۔ سارا دن انتظار کیا۔ مگر وہ آیا ہی نہیں۔

ع صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

نظم میں کوئی پابندی نہیں۔ مگر نثر میں علامت نفی ہمیشہ فعل کے ساتھ آتی ہے۔

نہ اور نہیں کے استعمال میں فرق

(۱) ماضی شرطی اور فعل مضارع کے ساتھ "نہیں" کا استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے اگر وہ نہیں آتا تو بہتر تھا میں "نہیں" کی بجائے "نہ" چاہیئے۔

ے یہ مسائل تصوّف یہ ترا بیان غالبؔ
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

(۲) جملہ شرطیہ میں جزا کے حصے میں نہ آتا ہے۔ جیسے اگر تو محنت کرتا تو کامیاب نہ ہوتا وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) ماضی مطلق - ماضی بعید - ماضی استمراری اور ماضی شکیہ کے
ساتھ اکثر "نہیں" کا استعمال ہوتا ہے - مگر بعض اوقات
نہ کا ہی استعمال درست ہے - جیسے:-

نہ آئی پر نہ آئی پر نہ آئی
گھٹا نے بول دی بالکل صفائی

(۴) مصدر کے ساتھ نفی اور کا - کے - کی کے آنے سے استقبال
کے معنی پیدا ہوتے ہیں - جیسے:-
میں نہیں آنے کا - یہ کام کرنے کا نہیں -

(۵) نہ کا تکرّر آنا تاکید کے معنی دیتا ہے - جیسے:-
نہ نہ ایسی حماقت نہ کرنا -

(۶) مصدر منفی کی صورت میں "نہ" استعمال ہوگا - جیسے:-
نہ دینا نہ لینا -

(۷) مصدر کے بعد معنی مثبت میں بھی "نہ" کا استعمال ہوتا ہے -
جیسے:-
آؤ نہ - کھاؤ نہ - چلو نہ بازار چلیں -

(۸) نہیں نہیں کا تکرّر استعمال اسم کے معنوں میں - جیسے
وہ تو ہمیشہ نہیں نہیں کرتے ہیں -

مشق

(۱) فعل نفی کسے کہتے ہیں - کرنا مصدر سے ماضی قریب مجہول
نفی بناؤ - اور گردان کرو -

(۲) مندرجہ ذیل سے فعل نفی کا انتخاب کرو:-
چاندی کی انگوٹھی کے نہ میں ساتھ رہوں گی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اور ہے ہیں اور یہ ذلت نہ سہونگی
دکھ دے نہ کسی دل کے تئیں باغِ جہاں میں
گر نخلِ حیات اپنے سے چاہے کہ ثمر لے

فعل کی تحلیل

اس عظیم الشان جنگ میں کامیاب ہو کر جب مہاراجہ وشنو واپس اجودھیا میں آئے۔ تو ان کی فتح کی یاد میں بڑا بھاری جشن منایا گیا۔ گھر گھر چراغاں کیا گیا اور بے حد خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس واقعہ کی یادگار ہر سال منائی جاتی تھی۔ یہی دیوالی کی ابتدا ہے۔ یعنی جس طرح تسخیر لنکا کی یادگار دسہرہ کا تہوار چلا آتا ہے۔ اسی طرح تسخیر بابل کی یادگار دیوالی کا تہوار سمجھو۔

آئے۔ فعل۔ مضارع۔ معروف۔ لازم۔ مثبت۔
منایا گیا۔ فعل۔ ماضی۔ مطلق۔ مجہول۔ متعدی۔ مثبت۔
کیا گیا۔ فعل۔ ماضی۔ مطلق۔ مجہول۔ متعدی۔ مثبت۔
کیا گیا تھا۔ فعل۔ ماضی۔ بعید۔ مجہول۔ متعدی۔ مثبت
منائی جاتی تھی۔ فعل۔ ماضی۔ استمراری۔ مجہول۔ متعدی۔ مثبت۔
چلا آتا ہے۔ فعل۔ حال۔ معروف۔ لازم۔ مثبت۔
سمجھو۔ فعل۔ امر۔ معروف۔ لازم۔ مثبت۔ جمع حاضر۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متعلقاتِ فعل

ذرا تیز دوڑو - گھر میں ماں کے سامنے بہت مچلتا ہے - میں نے اُسے کئی بار کہا ہے -

~ اتنا نہ جُھکا کہ گر پڑوں اے پیری!
اب چھوڑ مجھے خاک میں رل جاؤں گا

مندرجہ بالا مثالوں میں تیز - بہت - کئی بار - خاک ایسے الفاظ ہیں - جو کیفیّت فعل کو واضح کرتے ہیں - چونکہ ان کا تعلق فعل سے ہے - اس لئے **متعلق فعل** کہلاتے ہیں - ان کی چند صورتیں حسب ذیل ہیں :-

۱- صفتی

آہستہ بولو - جلدی نہ کرو - تیز تیز چلو - منزل ابھی دُور ہے ایمان کی جڑ لمبی ہوتی ہے -

ان مثالوں میں "آہستہ" بولنا کی صفت ہے - اور نہ کرو کی صفت "جلدی" - اسی طرح دوسرے فقروں میں بھی - تیز تیز صفتِ فعل ہیں - اس لئے **متعلق فعل صفتی** کہلاتے ہیں -

۲- ظرفی

صبح کا وقت ہے - باغ میں نظر فریب نظارہ ہے - سڑک پر آدمیوں کا ہجوم ہے - ہر مہینے کی پانچویں کو میلہ لگتا ہے -

~ انتظاری نے تیری خوب دکھایا لہرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہرا

ان مثالوں میں صبح - باغ - سڑک - مہینہ - شام - پچھلا پہرا اسمائے ظرف ہیں - اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فعل کہاں یا کب واقع ہوا - پس ان کا تعلق بھی فعل سے ہے - اس لئے ان کو **متعلق فعل ظرفی** کہتے ہیں -

چند ایک **متعلق فعل ظرفی متعلقہ زمان** - اب - جب - تب آج - کل - پرسوں - تڑکے - سدا - نت - سویرے - پھر - ہمیشہ - یکایک - اچانک - ناگہاں - ناگاہ - بعد ازآں - شب و روز - صبح - شام - آدھی رات وغیرہ -

متعلقات فعل متعلقہ مکان - یہاں - جہاں - تہاں - وہاں - کہاں - آگے - پیچھے - پاس - اوپر - نیچے - بھیتر - باہر - اندر -

۳ - سبب و نتیجہ

وہ آج چھٹی پر ہے - کیونکہ اس کا بیاہ ہے - وہ آج مدرسے نہیں آیا - کیونکہ بیمار ہے - چونکہ آپ میرے رشتہ دار ہیں - اس لئے آپ کی عزت کرتا ہوں - بندہ بیمار ہے - اس لئے حاضر خدمت ہونے سے قاصر ہے -

ع غافل! ہے بہارِ چمن عمر جوانی
کہ سیر کہ موسم یہ دوبارہ نہیں آتا
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

مندرجہ بالا مثالوں میں کیونکہ - چونکہ - اس لئے - کہ کا تعلق فعلوں کے ساتھ ہے اور ان سے سبب یا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس یہ متعلقات فعل سبب اور نتیجہ ہوئے۔

۴۔ شک و یقین

شاید میری غیر حاضری میں وہ اپنا اُلّو سیدھا کرے۔ غالباً وہ اس بات سے انکار کر دیگا۔ در حقیقت اس کا دماغ پھر گیا ہے۔ ہاں میں بھی جانتا ہُوں۔

۵ گھسے سب ناخنِ تدبیر اور ٹوٹے سرِ سوزن
مگر تھا دِل میں جو کانٹا نہ ہرگز وہ کبھو نکلا

مندرجہ بالا مثالوں میں شاید۔ غالباً۔ در حقیقت۔ ہاں۔ ہرگز وغیرہ فعلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ ان سے فعل کے واقع ہونے میں شک یا یقین کا شائبہ رہتا ہے۔ اس لئے ان کو متعلق فعل شک و یقین کہتے ہیں۔

۵۔ تشبیہ و مقابلہ

(۱) بسانِ نقشِ پائے رہرواں کوئے تمنا میں
نہیں اُٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں

دل مت ٹپک نظر سے کہ پایا نہ جائیگا
جُوں اشک پھر زمیں سے اُٹھایا نہ جائیگا

بہت بیجا ہے رہنا سرکشی سے بزمِ ہستی میں
کہ مثلِ شمع رشتہ عمر کا ہر آن ہے تھوڑا

رُستم شیر کی مانند بہادر و جری تھا۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں بسان۔ جوں۔ مانند۔ مثل۔ جیسا اور ویسا ایسے الفاظ ہیں۔ جن کا تعلق فعل سے ہے۔ نیز ان میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تشبیہ اور مقابلہ کے معانی پائے جاتے ہیں - اس لئے ان کو
متعلق فعل تشبیہ اور مقابلہ کہتے ہیں -
نوٹ - جیسا ویسا مقابلہ کے معنی میں آئے ہیں - تشبیہ کے
معنی ایک چیز کو کسی صفت میں دوسری چیز کا بدل
ٹھیرانا -

۶ - بطور استغنا

بلا سے آئے یا نہ آئے -

ے بُلبل نے آشیانہ چمن سے اُٹھا لیا
اُس کی بلا سے بُوم رہے یا ہما رہے

خیر اس کی مجھے پرواہ نہیں -
اچھا وہ جائے - میں سمجھ لُونگا -
مذکورہ بالا امثلہ میں بلا سے - خیر - اچھا بطور استغنا واقع ہوئے
ہیں - چونکہ ان کا تعلق فعلوں سے ہے - اس لئے یہ **متعلق
فعل استغنا** کہلاتے ہیں -
بہت سے متعلقات فعل ان کے علاوہ ہیں - بمصداق
مُشتے نمونہ از خروارے
اِدھر - اُدھر - جدھر - کدھر - جھٹ پٹ - ذرا - تخمیناً - تقریباً -
خصوصاً - زیادہ - بالکل - مطلق - ہرچند - باہم - ناگہاں -
فوراً - کیونکر - کیسے - اچانک - عا - دھیرے دھیرے -
لگا تار - ایک بار - دوبار - دو دو - اتنا - ہزار - جوں - توں

عا - اتنا "میں" کے ساتھ مل کر متعلق فعل کے معنی دیتا ہے -
جیسے اتنے میں وہ آ گیا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لاکھ[1] ۔ گھڑی گھڑی ۔ روز روز ۔ خوشی خوشی ۔ دھوم دھام ۔ الگ الگ ۔ طوعاً کرہاً ۔ کب تک ۔ کہاں تک ۔ بھولے سے ۔ پھرتی سے ۔

جار اور مجرور مل کر بھی متعلق فعل ہوتے ہیں ۔

مشق

(۱) متعلقات فعل کسے کہتے ہیں ۔ ہر ایک کی مثال دو ۔

(۲) متعلق فعل تشبیہ کی مثالیں دو ۔ اور فقروں میں درج کرو ۔

(۳) مندرجہ ذیل متعلق فعلوں کو اپنے فقروں میں استعمال کرو :۔

چونکہ ۔ تیز تیز ۔ آتے آتے ۔ صبح ۔ غالباً ۔ مانند ۔ بلا سے ۔

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ سے ایسے افعال مراد ہیں ۔ جو بظاہر فعل لازم ہوں ۔ لیکن جب تک فاعل کے علاوہ کوئی اور اسم یا صفت ان کے ساتھ نہ ہو ۔ پورا مطلب نہیں دیتے ۔ جیسے "حمید تندرست ہے" میں "ہے" فعل ناقص ۔ "حمید" فاعل اور "تندرست"

---

[1] ۔ لاکھ بمعنی کثرت متعلق فعل کا فائدہ دیتا ہے ۔ جیسے لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفت ہے - اور بغیر تندرست صفت کے "حمید ہے" سے کچھ مطلب ظاہر نہیں ہوتا - ان افعال کے فاعل کو اسم کہتے ہیں - اور فاعل کے علاوہ جو اسم یا صفت ہو - اُسے خبر کہتے ہیں - فعل کے ساتھ لفظ "کون" کے جواب میں اسم اور لفظ "کیا" کے جواب میں خبر ہوتی ہے -

افعال ناقصہ :-

(ا) ہے - ہیں - ہوں - تھا - تھے - تھی - تھیں - سہی -

(ب) بننا - بن جانا - پڑنا - دکھائی دینا - رہنا - لگنا - معلوم ہونا - نظر آنا - نکلنا (بمعنی ظاہر ہونا) ہونا - ہو جانا کے مشتقات -

نکتہ (۱) جب کوئی فعل ناقص ایک ہی اسم پر پورا ہو جائے - تو اسے فعل تام کہتے ہیں - جیسے صبح ہو گئی - میں ہو گئی فعل تام ہے - کیونکہ کسی اور اسم یا صفت کے بغیر صبح ہو گئی" کہنے سے ہی مطلب پورا ہو جاتا ہے -

(۲) جُزو ا کے افعال ناقصہ جب کسی فعل کا جزو بن جاتے ہیں - تو افعال ناقصہ نہیں رہتے - جیسے کھاتا ہے - کھاتے ہیں - کھاتا تھا - کھاتے تھے وغیرہ -

(۳) "سہی" ایسا فعل ناقص ہے - جو کبھی خود سب قسم کے فعلوں کا کام دیتا ہے - کبھی فعلوں کے ساتھ زائد آتا ہے - اس کی نہ جمع ہوتی ہے نہ تذکیر و تانیث - جیسے "دیکھو تو سہی" میں "سہی" زائد استعمال ہوا ہے - "دیکھو تو سہی ابھی ٹھیک بناتا ہوں" - میں "سہی" سے رعب کا اظہار ہوتا ہے -

؎ سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

(۴) سہی اپنے اصلی معنوں میں - وہ تُند خو سہی -

(۵) معذرت کے معنوں میں - بیٹھو تو سہی -

مشق

(۱) افعال ناقصہ سے کیا مراد ہے - اس کی مثالیں دو -

(۲) مندرجہ ذیل میں سے فعل ناقص چنو:-

ے صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے۔عمر یونہی تمام ہوتی ہے

ے باغ میں مجھ کو نہ لے جا ورنہ میرے حال پر

ہر گل تر ایک چشم خوں فشاں ہو جائے گا

بیانِ حروف

حرف - وہ غیر مستقل لفظ ہے - جو تنہا بولنے یا کہنے میں کچھ معنی نہ دے - جیسے میں - سے - پر - کو وغیرہ -

اُردو میں حروف کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) حروفِ ربط (۲) حروفِ عطف (۳) حروفِ تخصیص (۴) حروف فجائیہ -

۱- حروفِ ربط

حروف ربط سے مراد وہ لفظ ہیں - جن سے کسی لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے - ان کی دو قسمیں ہیں :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) حروفِ جار (۲) حروفِ اضافت۔

حروفِ جار وہ حروف ہیں۔ جو کسی اسم یا صفت یا ضمیر کے بعد آکر اس کا فعل کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتے ہیں جن اسموں کے بعد آتے ہیں۔ اُن کو مجرور کہا جاتا ہے۔ جیسے مدرسہ میں۔ مدرسہ مجرور اور میں حرف جار ہے۔

حروف جار مندرجہ ذیل ہیں:۔

میں۔ سے۔ کو۔ تک۔ تلک۔ پر۔ پہ۔ اوپر۔ نیچے۔ آگے۔ پیچھے۔ بیچ۔ درمیان۔ اندر۔ ساتھ۔ سمیت۔ واسطے۔ لئے۔ بے۔ بن۔ نزدیک۔ جز۔ بجز۔ سوا۔ بدوں۔ علاوہ۔ پر سے۔ میں سے۔ میں کا۔

حروفِ جار کا مختصر استعمال:۔

"میں"

فعل کے بعد۔ جیسے اُس کے سُننے میں فرق ہے۔

ظرف مکان کے معنوں میں

ے باغ میں مجھ کو نہ لے جا ورنہ میرے حال پر
ہر گل تر ایک چشم خوں فشاں ہو جائے گا

ظرف زماں کے معنوں میں۔ چاندنی رات میں سیر کا لطف خوب آتا ہے۔

حالت یا کیفیت کے معنوں میں۔ رنج میں ہو یا آرام میں خدا کو نہ بھولو۔

مقابلہ کے لئے۔ ع وہ مول میں اور تول میں میرے نہیں پاسنگ
وہ لاکھ میں ایک ہے۔

تعداد کے لئے۔ دس آدمیوں میں تقسیم کر دو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذریعہ کے لئے - ایک ہی وار میں کام تمام ہو گیا ہے -
اظہار مصروفیت کے لئے - وہ دن رات اپنے کام میں لگا رہتا ہے -

"سے"

اسم کے بعد - جیسے رام سے کہو -
صفت " " - " بدی سے بچو -
ضمیر " " - " اس سے بولو -
متعلق فعل " " - " آہستہ سے نکل جاؤ -
ظرف زماں " " - " وہ صبح سے پڑھ رہا ہے -
ظرف مکاں " " - " میں گھر سے آ رہا ہوں -
مقابلہ " " - " رام شام سے بہتر ہے -
علامت مفعولی کیلئے - " خالد سے پوچھئے میں نے ان سے کہہ دیا تھا -
ابتدا " - " یہ خط امرتسر سے روانہ ہوا -
سبب " - " میں خوف سے وہاں نہ گیا -
وہ کمزوری سے چل نہ سکا -
مدد " - " گولی سے مارا - قلم سے لکھا -
ساتھ " - " دہی سے روٹی کھائی -

"تک"

انتہا " - " لاہور سے شملہ تک سفر کیا -
سر سے پاؤں تک -
ظرف مکاں " - " گھر سے سکول تک گیا -
ظرف زماں " - " وہ صبح سے شام تک کھیلتا رہا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عام خیالات کے اظہار کیلئے - جیسے اس کا خط تک نہ آیا - اس کا نام تک نہ لیا - مجھے خبر تک نہ ہوئی -

"آگے"

مقابلہ	" - " اس کے آگے رحیم بیچارے کی کیا حقیقت ہے -
سامنے کے معنوں میں	" بچے کو میرے آگے رہنے دو -

ع گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے (غالب)

ظرف زمان کے لئے - جیسے ع آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی

"نزدیک"

قریب	" " " سکول یہاں سے نزدیک ہے -
رائے	" " " میرے نزدیک یہ غلط ہے -

"ساتھ"

معیت	" " " جیسے تمہارے ساتھ کون ہے - آٹے کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے -

"پر"

ظرف مکان	" " " " دروازہ پر بیٹھا ہے -
ظرف زمان	" " " " وقت پر آیا کرو -
سبب	" " " " اتنی سی بات پر ناراض ہو گئے -
لئے	" " " " وہ نام پر مرتا ہے - روٹی پر جان دیتا ہے -
باوجود	" " " " اس ہوشیاری پر یہ دھوکا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظرف کے لئے - جیسے ؎ تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

درمیان - بیچ - اندر - ہم معنی الفاظ ہیں اور عموماً ظرف کے لئے آتے ہیں - جیسے کمرے کے درمیان - باغ کے اندر - مجلس کے بیچ - اسی طرح آگے - سامنے - روبرو ہم معنی ہیں - اوپر - پر - پہ بھی ہم معنی ہیں -

"سے" اور "کے" کا فرق

کمرے سے باہر - کمرے کے باہر میں ایک نمایاں فرق ہے کمرے سے باہر یعنی کمرے کے اندر نہ ہونا - اور کمرے کے باہر سے مراد کمرے کی باہر کی طرف ہے -

یاد رہے کہ "تلک" نثر میں نہیں آتا - نظم میں استعمال ہوتا ہے -

۲- **حروفِ اضافت** - وہ حرف ہیں جو دو اسموں میں ایک تعلق پیدا کر دیتے ہیں - جیسے رام کا گھوڑا - میرا گھر - اس کا اپنا سکول - ان مثالوں میں کا - را اور نا حروف اضافت ہیں -

حرفِ اضافت سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے - **مضاف الیہ** کہلاتا ہے - اور جو بعد میں آتا ہے - **مضاف** کے نام سے پکارا جاتا ہے -

گھر کا نقشہ میں گھر مضاف الیہ اور نقشہ مضاف ہے -

حرفِ اضافت یہ ہیں - کا - کے - کی - را - رے - ری - نا - نے - نی -

مگر یاد رہے - را - رے - ری حرف "تو" - "تم" - "میں" اور "ہم" سے مل کر آتے ہیں - اور نا - نے - نی - ضمیر "آپ" کے آخر میں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے تیرا - تمہارا - میرا - ہمارا
اپنا - اپنے - اپنی -
نے - علامت فاعل ہوتا ہے۔

۲۔حروف عطف

حروف عطف - وہ حروف ہیں جو دو لفظوں یا جملوں کو آپس میں ملاتے ہیں - جیسے اور - و - کر - کے - پھر - کیا حروف عطف ہیں - اور - واؤ کو حروف وصل بھی کہتے ہیں۔

فارسی میں اور کی بجائے واؤ کا استعمال کرتے ہیں - یہ یاد رہے کہ اُردو تحریرات میں ہندی الفاظ کے' اور' اور فارسی الفاظ کے ساتھ واؤ کا استعمال ہی ہوگا - جیسے ؎

اپنی ہستی کو غم و درد و مصیبت سمجھو
موت کی قید لگا دی ہے غنیمت سمجھو
داوری گاہِ قیامت میں مچائی ہل چل
قیس و فرہاد کے بعد آئی جو نوبت میری

تنبیہ - اور کا استعمال عام طور پر بطور عطف ہی ہوتا ہے - مگر بعض اوقات بمعنی زیادتی اور غیریت بھی آتا ہے
زیادتی کے طور پر ؎

؎ اُڑ کے خاک درِ اغیار جو آنکھوں میں پڑی
مل گئی اور بھی مٹی میں بصیرت میری

غیر ہونے کے معنوں میں - کسی اور دن آنا - آج کام نہیں ہو سکتا

علاوہ لفظ' اور' کے چند دیگر حروف بھی حروف عطف ہیں - جیسے اس کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سارا ساز و سامان نیز جائداد منقولہ اور غیر منقولہ بھی غرق ہو گئی -

پہلے کرشن آیا - پھر رام آیا -

حمید ہر روز لڑ کر مدرسے جاتا ہے -

ان فقروں میں نیز - پھر - کر کر عطف کا فائدہ دیتے ہیں -

ایسے الفاظ جو جوڑا جوڑا مل کر آتے ہیں - ان میں کسی حرف عطف کا لانا خلاف محاورہ ہے - جیسے میرے تو ہاتھ پاؤں ٹھٹھر گئے ہیں - کھیل کود میں سارا وقت ضائع نہ کرو - رات دن یہی شغل ہے - بُرے بھلے میں تمیز نہیں - دُکھ سُکھ میں کام آنے والا دوست ہے - کیا اُس نے چلنے پھرنے کی قسم کھا رکھی ہے - اپنا کام کاج سنبھالو - اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے - ایسے ہی رونا پیٹنا - لنگڑا لُولا - سینا پرونا - لین دین - سوچ سمجھ کر - سمجھا بجھا کر - پھٹے پُرانے کپڑے - چھوٹے بڑے -

؎ رات دِن تن پروری کا فکر ہے
اور کا غم کھائیں ہم کیا ذکر ہے

حرف عطف سے پہلے جو لفظ یا جملہ واقع ہو - معطوف علیہ کہلاتا ہے - اور جو بعد میں آئے اُسے معطوف کہتے ہیں -

نوٹ - بعضوں نے تمام حروف کو حروف عطف لکھا ہے - اور حالت کے مطابق علیحدہ علیحدہ قسمیں بنائی ہیں - مگر بعض نے سوائے مندرجہ بالا حروف کے اور کسی کو حروف عطف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں لکھا۔

حروف عطف کی قسمیں حسب ذیل ہیں:۔

تردید۔ شرط۔ جزا۔ علت۔ بیان۔ استدراک۔ استثنا۔

حروف تردید۔ وہ حروف ہیں۔ جن کے آنے سے معطوف یا معطوف علیہ میں سے کوئی ایک مراد ہو۔ یا یوں کہو کہ حروف تردید ایک عبارت کے مطلب کو ادا کرتے ہیں۔ اور ایک دوسری عبارت اس کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔ یا۔ یا تو۔ خواہ۔ چاہو۔ چاہے۔ نہ نہ۔ کہ حروف تردید کہلاتے ہیں۔

خواہ۔ چاہو۔ چاہے جب مکرّر آتے ہیں۔ تو مساوات کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے خواہ آپ آؤ۔ خواہ اپنے بھائی کو بھیجو۔ چاہو تو رہو۔ چاہو تو نہ رہو۔ چاہے لو چاہے نہ لو۔ کہ عموماً نظم میں آتا ہے۔

؎ کیا شکایت کوئی تمہاری کرے
تم کو کیا ہے کوئی جئے کہ مرے

ع کچھ تجھے عقل سے بہرہ بھی میاں ہے کہ نہیں
ع حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں

حرف تردید کبھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے تم مانو نہ مانو ہمارا کام کہنا ہے۔

حروف شرط سے وہ حروف مراد ہیں۔ جن میں شرط کی قید پائی جائے۔ جیسے اگر۔ گر۔ جو۔ جب۔ جسوقت۔ جسدم۔ چونکہ۔ جو کہ۔ جبکہ۔ جوں جوں۔ اگرچہ۔ ہرچند۔ گو۔ گو کہ۔ بسکہ۔ از بسکہ۔ پس۔ جب تک۔ جسوقت تک۔ تا وقتیکہ۔ تا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاکہ - نہیں تو - وگرنہ - ورنہ - باوجودیکہ وغیرہ -

حروفِ جزا - انہیں جواب شرط بھی کہتے ہیں - تو - تب - سو - لیکن - ولیکن - ولے - مگر - پر - پہ - الّا - پھر - تاہم - اسلئے اس واسطے - اسی لئے وغیرہ حروف جزا ہیں -

"تو" اگر - گر - جو - جب - جبکہ کی جزا میں "تب" عموماً جب کی سو عموماً جو کہ - "لیکن - ولیکن - ولے - مگر - پر - پہ - الا وغیرہ اگرچہ - ہرچند - گو - گوکہ کی جزا میں استعمال ہوتے ہیں -

حروفِ علت یا سبب - ایسے حروف کو کہتے ہیں - جو کسی بات کا سبب ظاہر کریں - حروف علت کے پہلے جملے کو معلول کہتے ہیں -

کہ - کیونکہ - کیونکہ - اس لئے کہ - اس واسطے کہ - تاکہ - لہذا - سو - پس حروف علت ہیں -

؎ کہیں نہ جائینگے تا حشر تیرے کوچے سے
کہ پاؤں توڑ کے بیٹھے ہیں پائے بند تیرے

حروفِ بیان سے وہ حروف مراد ہیں - جو دو جملوں کے ملانے کا کام دیں - "کہ" حروف بیان ہے - جیسے

؎ جرس پہ کیا موقوف در و دیوار کہتے ہیں
کہ وقت کوچ ہے زادِ سفر مہیا کر

"کہ" سے پہلے جملے کو مبین اور مابعد کے جملے کو بیان کہتے ہیں -

حروفِ استدراک - ایسے حروف کو کہتے ہیں - جو شک کو دور کریں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن - ولے - مگر - پر - البتہ - بلکہ وغیرہ حروف استدراک ہیں -

ے یہ سب درست کہ تم بُت بھی ہو خدا بھی ہو
مگر نیاز کے قابل یہ دل نہیں رہا

ے مذکور تیری بزم میں کس کا نہیں آتا
پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا

ے ہم جہاں میں آئے تھے تنہا ولے
ساتھ اپنے اب اُسے لے کر چلے

حروف استثنا سے وہ حروف مراد ہیں - جو ایک اسم کو دوسرے سے علیحدہ کریں - جس کو علیحدہ کریں اُسے مستثنیٰ اور جس سے علیحدہ کریں اسے مستثنیٰ مِنہ کہتے ہیں - جیسے رام آیا - مگر شام کا پتہ نہیں - میں رام مستثنیٰ مِنہ اور شام مستثنیٰ ہے -

مگر - اِلّا - سوائے - ماسوائے - بجز حروف استثنا ہیں -

۳ - حروفِ تخصیص

حروف تخصیص ایسے حروف کو کہتے ہیں جو اسم یا فعل کیساتھ آکر ایک خصوصیت پیدا کر دیتے ہیں - جیسے آپ ہی کل لاہور سے آئے ہیں - میں "ہی" نے آپ کے لفظ کو خاص کر دیا - کہ لاہور سے آنے والا وہ "ہی" ہے - اور کوئی دوسرا نہیں -

حروف تخصیص یہ ہیں :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی - تو - ہر - محض - اکیلا - تنہا - فقط - بس - خالی - صرف -

ہی کی صورتیں جب ضمیروں یا دوسرے اسموں یا حرفوں کے ساتھ مل کر آتی ہے:

چند دیگر مثالیں

یہ + ہی = یہی
وہ + ہی = وہی
اُس + ہی = اُسی
اِس + ہی = اِسی
اُن + ہی = اُنہی
تجھ + ہی = تجھی
مجھ + ہی = مجھی
تم + ہی = تمہیں
ہم + ہی = ہمیں

جوں + ہی = جونہی
یوں + ہی = یونہی
وہاں + ہی = وہیں
کہاں + ہی = کہیں
یہاں + ہی = یہیں

اب - جب - کب - تب - سب سے مل کر ابھی - جبھی کبھی - تبھی - سبھی بن جاتا ہے -

نکتہ - یاد رہے کہ "نہ" کے ساتھ "ہی" لانا غلط ہے - جیسے "نہ ہی عمرو آیا نہ ہی زید" غلط ہے - اور "نہ عمرو ہی آیا نہ زید ہی" درست ہے -

"تو" کبھی فعل کی تاکید کرتا ہے - جیسے سُنو تو - کہو تو - کبھی مقصد کی تکمیل کرتا ہے - جیسے یہ کہکر وہ تو چلے گئے - کبھی خاص قسم کے زور کو ظاہر کرتا ہے - جیسے تم جس کو ڈھونڈتے ہو - میں ہی تو ہوں - کبھی دھمکی کا اظہار کرتا ہے - جیسے دیکھیں تو وہ کیا کرتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اور ہی مل کر بھی استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے یہ یوں ہی تو تھا ۔

جب کسی کام کا آخری، علاج بتانا ہو۔ تو "ہو تو ہو" استعمال کرتے ہیں ۔ جیسے

؎ موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

"ہر" عموماً ایک ۔ کوئی ۔ اور کسی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔ اور علیحدہ بھی ۔ جیسے

؎ ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

ہر کوئی یہی کہتا ہے ۔ ہر کسی کے کہنے کا یقین کیونکر آسکتا ہے ۔

؎ ہر چیز سے ہے تیری کاریگری ٹپکتی ۔ یہ کارخانہ تو نے کب رائگاں بنایا

نکتہ ۔ حروف تخصیص ہمیشہ اُن الفاظ کے متصل آتے ہیں ۔ جن کی تخصیص یا تاکید مطلوب ہوتی ہے ۔

حروف شرکت سے ایسے حروف مراد ہیں ۔ جن سے معلوم ہو کہ مؤخر الذکر مقدم الذکر کے ساتھ شامل ہے ۔ جیسے میں "بھی" مدرسے گیا تھا ۔ لفظ "بھی" ظاہر کرتا ہے کہ میں ہی نہیں گیا ۔ بلکہ اور لڑکے بھی گئے تھے ۔
بھی ۔ نیز حروف شرکت ہیں ۔

۳۔ حروف فجائیہ

حروف فجائیہ سے مراد ایسے حروف ہیں ۔ جو جوش یا جذبے میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا تامل زبان سے نکل جاتے ہیں - جیسے ہیں ہین - او ہو -
ہائے وغیرہ -
اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-
ندا - ندبہ - انبساط - تعجب - نفرت - تحسین - تنبیہ - جواب -
پناہ و توبہ - نتیجہ - تفسیر - اضراب - مفاجات وغیرہ -

حروف ندا - وہ حروف ہیں جو پکارنے کے لئے بولے جاتے ہیں
جس کو پکارا جائے اُسے منادے کہتے ہیں -
یا - اے - ارے - ابے - اجی - او - ابے او - ارے او -
ہوت حروف ندا ہیں -
"او" عموماً تحقیر کے موقع پر بولا جاتا ہے - جیسے او ظالم -
او نالائق -
"ہوت" اجی یا میاں کے ساتھ دُور سے بلانے کے موقع
پر استعمال کرتے ہیں اور وہ بھی بہت کم - جیسے میاں ہوت
اجی ہوت -
"ارے - ارے او - ابے - ابے او - اجی" بے تکلفی کے موقع
پر یا کم رتبہ لوگوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں - جیسے
ارے بھائی - ابے احمق - اجی حضرت وغیرہ
فارسی کا الف ندا بھی اُردو میں مستعمل ہے - جیسے شاہا -
بادشاہا - واعظا وغیرہ -
عموماً نظم میں آتا ہے

دلا غافل نہ ہو یکدم کہ دُنیا چھوڑ جانا ہے

فائدہ (۱) ندا اور منادے مل کر قائمقام جملہ ہوا کرتا ہے -
(۲) "ہوت" کے سوا تمام حروف ندا منادے سے پہلے آتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔

(۳) جب منادے جمع ہو تو آخری "نون" گر جاتا ہے۔ جیسے

اے صاحبو! اے بھائیو! لوگو!

(۴) تخلص عموماً ندائی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ حرف ندا خواہ مذکور ہو یا نہ ہو۔ جیسے

؎ نہ سمجھا دردؔ ہم نے بھید یاں کی شادی و غم کا
سحر خنداں ہے کیوں روتی ہے کسکو یاد کر شبنم

اے دردؔ جس کی آنکھ کھلی اس جہان میں
شبنم کی طرح جان کو اپنی وہ رو لیا

(۵)۔ جن اسموں کے آخر میں الف یا ہ ہوگی۔ وہ پکارتے وقت یائے مجہول سے بدل جائیگی۔ اے لڑکے!۔ لیکن جمع کی صورت میں واؤ سے۔ جیسے اے لڑکو!۔

(۶) کبھی کبھی ندا محذوف ہو جاتا ہے۔ جیسے

ع۔ مرغانِ چمن تم کو مبارک ہو سیرِ گل

حروفِ ندبہ یا تاسف۔ وہ حروف ہیں۔ جو کسی دُکھ درد یا ماتم کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔ جس کا افسوس یا ماتم کیا جائے۔ اُسے مندوب کہتے ہیں +

ہائے۔ ہائے ہائے۔ ہائے رے۔ اے ہے۔ آہ۔ ارے حیف۔ اُف۔ افسوس۔ وائے۔ ہیہات۔ ہے ہے۔ دریغ دریغا۔ وا مصیبتا۔ واحسرتا حروف ندبہ ہیں۔ جیسے

؎ اُٹھ گیا شہزادۂ وکٹر جہاں سے ہائے ہائے
کیسا سخت افسوس ہے۔ ایسے جواں کو موت آئے
دی سادگی سے جان پڑوں کوہ کن کے پاؤں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرہ زن کے پاؤں
صد حیف ! وہ ناکام کہ اِک عمر سے غالب
حسرت میں رہے اِک بُت عربدہ جُو کی
آہ ! اے عشرت شہ عادل ہمارا اُٹھ گیا
ملکۂ وکٹوریہ کے دل کا پارا اُٹھ گیا
ہائے ہائے۔ مرا پھول لے گیا کون
ہائے ہائے مجھے داغ دے گیا کون

حروف انبساط۔ وہ حروف ہیں جو خوشی کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے واہ وا۔ آخاہ۔ آہا۔ آہاہاہا۔ اوہو ہو۔ سبحان اللہ۔ ماشا اللہ وغیرہ ۔

؎ اعجاز شاہ کے ہوں جو بیاں واہ واہ ہو
جب ذکرِ بیکسی ہو تو پھر آہ آہ ہو
فقیروں سے نہ پوچھو لذّتِ عشق
اہاہاہا – اہاہاہا – اہا
ہمارے اشک دریا کی یہ تم کو سیر لازم ہے
کرے ہے موج طغیانی اہوہوہو۔ اہوہوہو

حروف تعجّب ۔ وہ حروف ہیں۔ جو تعجّب کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے اللہ اللہ – اللہ رے – اللہ اکبر۔ تعالی اللہ سبحان اللہ – صلّ علیٰ – لاحول ولا قوۃ – اوہو – اے ہے۔ اہا – بل بے – اُف رے – اُف ری – اُفوہ – اللہ اکبر – زہے قسمت وغیرہ۔

؎ اللہ اللہ اِس قدر یہ بے اعتنائی آپ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آہ اتنی جلد آخر موت آئی آپ کی
وہ کہے صلِّ علیٰ یہ کہے سبحان اللہ
دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا
اللہ رے غرور و ناز تیرا
مطلق نہیں ہم سے ساز تیرا
بل بے استغنا کہ وہ یاں آتے آتے رہ گئے
اُف رے بے تابی کہ یاں تو دم ہی نکلا جائے ہے

حروف نفرت یا نفریں۔ وہ حروف ہیں۔ جو نفرت یا پھٹکار کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے دُر - دُر دُر - دور - تُف - ہٹ ہشت - کھو - چھی - لاحول ولا قوۃ - الا باللہ - معاذ اللہ - توبہ توبہ - استغفر اللہ وغیرہ -

ے تُف ایسے قتل پہ مجھ سخت جان کے او قاتل
کہ بڑھ کے غیر تیری آستین بلند کرے -

حروف تحسین و آفریں۔ وہ حروف ہیں۔ جو تعریف کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے آفریں - شاباش - خوب - بہت خوب واہ - واہ وا - کیا کہنا - سبحان اللہ - ماشا اللہ - بارک اللہ - جزاک اللہ - چشم بد دور - مرحبا - زہے - واہ رے - اللہ رے وغیرہ :-

ے اللہ رے تری جنبش مژگان ستم کیش
اِک پل میں کئے تو نے دو عالم تہ و بالا

حروف تنبیہ ۔ وہ حروف ہیں - جو دھمکانے اور خبردار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں - جیسے ہیں - ہیں ہیں - ہاں - ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہُوں ہُوں - خبردار - دیکھ - دیکھو - دیکھنا - سُن - سنو -
سنوجی - سنوتوسہی وغیرہ :-

ے اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا -
سن توسہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

حروف جواب یا ایجاب - وہ حروف ہیں - جو کسی تذکرہ کے جواب میں لائے جاتے ہیں - جیسے جناب - بیشک - نہ - نہیں - اچھا - اچھاجی - اچھا صاحب - بھلا - بہتر - خوب - درست بجا - واقعی - ٹھیک - ہاں - جی ہاں وغیرہ -

حروف پناہ وتوبہ - وہ حروف ہیں - جو پناہ مانگتے وقت استعمال ہوتے ہیں - جیسے توبہ - توبہ توبہ - الٰہی توبہ - الاماں - الاماں الاماں خدا پناہ دے - معاذ اللہ +

ے تیغ نگاہ یار تیری کاٹ الاماں !
فولاد بھی تو تیرے آگے موم خام ہے -

حروف نتیجہ - وہ حروف ہیں - جو کسی لمبی تقریر کو ختم کرنے یا چند حروف میں اپنا ما فی الضمیر بیان کرتے کے لئے استعمال ہوتے ہیں - جیسے حاصل کلام - الغرض - قصّہ - قصّہ کوتاہ - مختصر المختصر - سخن کوتاہ وغیرہ -

حروف تفسیر - ایسے حروف جو کسی لفظ یا کلام کے معنوں کو کھول کر بتائیں جیسے اردی بہشت یعنی چیت بیساکھ کا مہینہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حروفِ اضراب - کسی ایک بات سے ترقّی کرتے ہوئے ایک اعلےٰ ہستی کو ادنےٰ اور ادنےٰ کو اعلےٰ ثابت کرنے والے حروف جیسے رام ریاضی میں ہی نہیں بلکہ انگریزی حِساب دونوں میں لائق ہے - اِس جُملہ میں بلکہ حرفِ اضراب ہے - کبھی "کہ" بھی ان معنوں میں آجاتا ہے ﴿

حروفِ مفاجات - جن سے کوئی بات اچانک واقع ہونی ظاہر ہو - اور وُہ مندرجہ ذیل میں یکایک - فوراً - ناگاہ - ناگہاں - یک لخت - ایک دم سے - یک بارگی - ایک ہی بار - - یک بہ یک وغیرہ -

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت کو درست کرو :-

راجہ صاحب ایک مہم کو گئے ہیں - سرہونے تک واپس آئیں گے - خبر آئی ہے - کہ وزیر دُنیا سے رحلت کرگیا - خُوب وقت میں کام آیا - شہیدوں پر نام کرگیا - راجہ صاحِب اُس کی موت میں خوب رُوئے ﴿

(۲) حرفِ جار چُنو :-

ے چابک تھے دونو ہاتھ میں پکڑے تھا منہ میں باگ
تیغ تخ کی پاشنوں سے میرے پاؤں تھے فگار
آگے سے توبرہ اُسے دکھلائے تھا - نفر
پیچھے نقیب ہانکے تھا لاٹھی سے مار مار
ہرگز وہ اِس طرح بھی نہ لایا تھا رُو براہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہلتا نہ تھا نہ جگ سے جُوں میخ استوار
اس مضحکہ کو دیکھ ہُوئے جمع خاص و عام
اکثر مُدبّر اُن میں کے کہتے تھے یُوں پکار
پہیئے اسے لگاؤ تا ہوئے یہ رواں
یا بادبان باندھ تو پون کے دو اختیار

(۳) حروف اضافت کی مثالیں دو۔ اور سوال نمبر۲ کے شعروں میں سے حروف اضافت چنو :۔

(۴) مندرجہ ذیل عبارت میں سے حروف چنو اور بتاؤ۔ وہ کون کون سے حروف ہیں :۔

لیکن افسوس کہ زمانہ کسی کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ رفتہ رفتہ وہ حالت بدل گئی۔ قدر دان مر گئے۔ مرزا کو دہلی میں سودا ہونے لگا۔ چارو ناچار ترکِ وطن پر مجبور ہوئے۔ اِس زمانہ میں نواب احمد خاں فرخ آباد میں برسرِ حکومت تھے۔ وہیں چلے آئے مہربان رند اُن کے وزیر تھے۔ جو بہت عِلم دوست اور شعرا کے قدر دان تھے۔ لہذا سودا بھی اُن کی آؤ بھگت سے خوش ہوکر وہیں رہ پڑے +

مرزا کی جوشیلی طبیعت سے کون واقف نہیں۔ ہر آدمی جسے کبھی مرزا صاحب سے مِلنے کا موقعہ مِلا۔ آپ کے زورِ طبع کی داد دیتا ہے۔ زود رنج بھی تھے۔ ہجو کہنے میں ید طولےٰ حاصل تھا۔ جب کسی سے ناراض ہوتے تھے۔ تو اپنے غلام کو کہتے۔ دیکھو غنچہ قلمدان لانا۔ خبردار جانے نہ پائے۔ الغرض ان علم دوست اصحاب کو آفرین صد آفرین کہ مردہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زبان کی آبیاری کی - اور اُسے اوجِ کمال تک پہنچایا - یہ اِنہی کی ہمت اور کوشش کا نتیجہ ہے - کہ اُردو زبان مقبول عام ہو رہی ہے +

یہ ہی وہ ہستیاں ہیں جن کی موت ایک عالم کو ہائے وائے میں مبتلا کر دیتی ہے - گھر گھر صفِ ماتم بچھ جاتی ہے +

کلام میں رنگینی - لطافت - زور سب کچھ موجود ہے - ملاحظہ ہو -

عداوت سے تمہاری کچھ اگر ہو وے تو میں جانوں
بھلا تم زہر دے دیکھو اثر ہو وے تو میں جانوں

(۵) مگر - بلکہ - لیکن - پر - تف - تھو - چھی - ہشت - تو جب - اگر - جو - سا - مانند - آہاہا - اہو ہو ہو - اُف - پر میں - یا - ابے او - اجی - ہوت - الغرض - الا ماں - معاذ اللہ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - ہیں ہیں - ہوں - خبردار اور - پھر - جزاک اللہ کون کون سے حروف ہیں ؟

(۶) مندرجہ ذیل عبارت کو درست کرو :-

واہ واہ کیا بڑی خبر سنائی - اہاہاہا یہ جوانی اور مرنا سخت خوشی کا مقام ہے - باپ ماں کا بُرا حال ہے - ننھے بچے الگ بلک رہے ہیں - گھر سے کہرام مچا ہوا ہے - رشتہ دار سے بہت غم ہوا ہے - گویا ایک عالم عشرت کدہ بن گیا ہے - جو سنتا ہے خوب کہتا کہکر رہ جاتا ہے - مگر کچھ نہیں بنتا +

(۷) خالی جگہوں کو پُر کرو :-

سُنو ـــــ تم نے محنت نہ کی ـــــ کبھی کامیاب نہ ہوگے - نکھٹو بنو گے - بے عزت کہلاؤ گے - ہمارا ـــــ فرض تھا - کہ ـــــ دُنیا میں کامیاب بنانے کی کوشش ـــــ تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی پروا نہ کرو ـــــــ ہم کیا کر سکتے ہیں ۔

عِلم صرف کی تعریف

جو کچھ تم نے اس حصہ کتاب میں پڑھا ہے۔ وہ عِلم صرف کے متعلق ہے ۔

تعریف۔ علم صرف وُہ علم ہے۔ جس میں لفظ۔ اُس کی تبدیلیاں اور گردانیں وغیرہ بیان کی جاتی ہیں۔

تحلیل صرفی

رام نے شام کو دس روپے دیئے۔

رام ــ اسم ــ معرفہ ــ علم ــ مذکر ــ واحد ــ فاعل دیئے فعل کا

نے ــ علامت فاعل ــ

شام ــ اسم معرفہ ــ علم ــ مذکر ــ واحد ــ مفعول ــ

کو علامت مفعول ــ

دس ــ اسم ــ نکرہ ــ صفت عددی ــ

روپے ۔اسم نکرہ ــ معدود ــ

دیئے ــ فعل متعدی ــ ماضی ــ مطلق ــ معروف ــ مثبت ــ جمع غائب ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحلیل صرفی کے متعلق چند باتیں

(۱) اسم کی تحلیل صرفی میں مندرجہ ذیل چیزیں لازمی ہیں:-

(۱) قسم - معرفہ یا نکرہ (۲) تعداد - واحد یا جمع

(۳) جنس - مذکر یا مونث (۴) حالت - فاعل یا مفعول

(۲) ضمیر میں (ا) واحد یا جمع (ب) فاعل یا مفعول

(۳) فعل میں (۱) لازم یا متعدی (۲) معروف یا مجہول

(۳) ماضی کی حالت میں قسم اور صیغہ (۴) مثبت یا منفی

(۴) حرف میں قسم بتاؤ :-

مشق

(۱) علم صرف کسے کہتے ہیں ؟

(۲) گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں - سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں کی تحلیل صرفی کرو :-

(۳) فاعل اور اسم فاعل - فاعل اور صفت مشبّہ - صفت اور متعلق فعل - مفعول اور اسم مفعول کا فرق بیان کرو :- اور مثالیں دو -

(۴) اسم حالیہ تمام اور ناتمام میں کیا فرق ہے - مثالوں سے سمجھاؤ -

(۵) مندرجہ ذیل کی جمع لکھو :-

حاکم - امیر - وزیر - حکیم - حُکم - مُلک - مُلک - مِلک - اثر - دیوان - دفتر - عالم - نبی - بنی - آفت - غلام -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رفیق ٭

(۶) اسم فاعل بناؤ :-

قتل - ظلم - ستم - جفا - خدمت - توپ - خوف - درد

(۷) اسم تصغیر بناؤ :-

کھاٹ - باٹ - لوٹا - کونڈا - باغ - بچّہ - پلنگ - ڈبّہ

(۸) مندرجہ ذیل گرامر میں کیا ہیں :-

اٹل - گمراہ - بے دھڑک - نرمل - نڈر - بن بجھی - گنوار

سانولا - رنگیلا - قیامت کا - غضب کا - چاند سا - چارگنا

سولھواں - کئے - کوئی - کتنے - دوگنا - آدھا - کیوں -

(۹) مندرجہ ذیل کی تحلیل صرفی کرو :-

(۱) ماں باپ کی خدمت کرو -

(۲) ماں کے پاؤں میں بہشت ہے :-

(۳) اُستاد روحانی باپ ہوتا ہے -

(۴) اُستاد کی مار ماں باپ کے پیار سے اچھی ہوتی ہے -

(۵) پرماتما ایک ہے -

(۶) خدا پر بھروسہ رکھو - اور عمل کرتے جاؤ -

(۷) بزرگوں کا ادب کرنا چاہیئے :-

(۸) کسی کی بات میں دخل نہ دو -

(۹) مہاتما گاندھی دُنیا کا بڑا اِنسان مانا گیا ہے -

(۱۰) سر گنگا رام پنجاب کے حاتم ہو چکے ہیں -

(۱۱) خیرات سے دولت کم نہیں ہوتی -

(۱۲) ع سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے -

(۱۳) افسوس! آج شیرِ پنجاب کی آواز سُنائی نہیں دیتی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۴) آہاہا قدرت کے کھیل بھی عجیب ہیں۔

(۱۵) قسمت سے ہی لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ
ہر فن میں ہوں طاق مجھے کیا نہیں آتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا حصّہ

علمِ نحو

"تذکرہ نویسیوں نے مرزا کا حُلیہ - لباس اور جزئیات زندگی کے متعلق کچھ نہیں لکھا - لہٰذا ہم بھی معذور ہیں - بس یہ سمجھ لیجئے - کہ مرزا کی نصف سے زیادہ طبعی عمر (یعنی پچاس سال) تو دہلی کی معاشرت کے رنگ میں بسر ہوئی - آخر عمر لکھنؤ میں بسر ہوئی اور یہ دونو مقامات تہذیب و تمدّن کی جان تھے - لہٰذا یقیناً - سودا میں دہلی اور لکھنؤ دونو تہذیبوں کا رنگ سمویا ہوا موجود تھا - لیکن بدقسمتی سے اُن کے مزاج میں ہجو گوئی کا مادہ موجود تھا -"

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا کا حلیہ - زندگی کے متعلق مرزا کی نصف سے زیادہ طبعی عمر - دہلی کی مُعاشرت - تہذیب و تمدّن کی جان - ایسے کلموں کے مجموعے ہیں - جن سے مکمل طور پر مطلب واضح نہیں ہوتا - چونکہ ان سے پُورا پُورا مطلب واضح نہیں ہوتا اس لیئے ان کو مرکب ناقص یا غیر مفید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتے ہیں ؛

لیکن - "لہذا ہم مجبور ہیں"۔ "بس یہ سمجھ لیجئے"۔ "آخر عمر لکھنؤ میں بسر ہوئی"۔ ایسے مرکبات ہیں۔ جن سے سامع کو متکلم کی بات کا پورا پورا مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے۔ اس لئے ان کو مرکب تام - مفید یا جملہ کہتے ہیں ؛

پس کلام کی دو قسمیں ہوئیں ؛

(۱) مرکب ناقص - جس سے سامع مکمل مطلب نہ سمجھ سکے۔

(۲) مرکب تام جس سے سامع مکمل مطلب سمجھ لے۔

مرکب ناقص

مرکب ناقص ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی - مرکب توصیفی - مرکب عددی - مرکب عطفی - مرکب امتزاجی - مرکب ظرفی - مرکب اشاری - مرکب تمیزی - بدل مبدل منہ - عطف بیان - تابع مہمل - تاکید و مؤکد - تابع موضوع و متبوع - مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ - حال ذوالحال - جار مجرور - اسم فاعل ترکیبی - اسم مفعول ترکیبی - اسم مبالغہ - اسم تفضیل - اسم تکبّر ؛

جیسے (۱) احمد کا کوٹ - مرکب اضافی

(۲) زرد کتاب - مرکب توصیفی

(۳) چوّن میل - مرکب عددی

(۴) رام و موہن - مرکب عطفی

(۵) اکبر آباد - مرکب امتزاجی وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۔ مرکب اضافی

آتش کا مکان مادھولال کی چڑھائی پر تھا۔ جہاں اب چونے کی بھٹی ہے۔ آتش کے شاگرد بے شمار تھے۔ ولی عہدی کے زمانے میں سو روپیہ ماہوار پاتے تھے +

مندرجہ بالا مثالوں میں دیکھو۔ مکان کا تعلق آتش سے۔ چڑھائی کا تعلق مادھولال سے ہے۔ اور اسی طرح بھٹی کا تعلق چونے سے ہے۔ پس اِس تعلق یا لگاؤ کا نام اضافت ہے۔ اور جس چیز سے لگاؤ ہے۔ اُسے مضاف الیہ اور جس کا لگاؤ ہے اُسے مضاف کہتے ہیں اور جو حروف تعلق پیدا کرتے ہیں۔ حروف اضافت کہلاتے ہیں۔ مثلاً کا۔ کے۔ کی مندرجہ بالا مثالوں میں۔

مضاف الیہ	مضاف	حرف اضافت
آتش	مکان	کا
مادھولال	چڑھائی	کی
چونے	بھٹی	کی
آتش	شاگرد	کے
ولی عہدی	زمانے	کے

مضاف الیہ اور مضاف کو مِلا کر مرکب اضافی کہتے ہیں۔ جب مضاف الیہ میرا۔ میرے۔ میری۔ تیرا۔ تیرے۔ تیری۔ ہمارا ہمارے۔ ہماری۔ تمہارا۔ تمہارے۔ تمہاری۔ اپنا۔ اپنے۔ اپنی میں سے کوئی لفظ ہو۔ تو کا۔ کے۔ کی میں سے کوئی علامتِ اضافت استعمال نہیں ہوتی۔ یاد رہے۔ کہ اردو میں مضاف الیہ عموماً پہلے آتا ہے۔ اور مضاف پیچھے۔ مگر نظم میں اس کی قید نہیں۔ جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ع آئینہ اُن کا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے
اب کوئی منہ دکھانے کی صورت نہیں رہی

ع جام بنتا ہے ملک عشق کے میخانے کا
ظرف دیکھو تو اس اُلٹے ہوئے پیمانے کا
آگے زنجیر کو آنکھوں سے لگاتا ہے کون
کس کے دل میں ہے ادب آپ کے دیوانے کا

ان شعروں میں دیکھو۔ کہ آئینہ جو "مضاف" ہے۔ "اُن" مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔ ایسے ہی مضاف "جام" مضاف الیہ "میخانے" سے اور مضاف "ادب" مضاف الیہ "دیوانے" سے پہلے واقع ہوا ہے۔ بعض اوقات نثر میں بھی بضرورت قافیہ مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے لکھ دیتے ہیں۔ جیسے

ع جھوٹ دشمن ہے ایمان کا۔ حکم ہے قرآن کا
اس لئے فرض ہے انسان کا کہ جھوٹ سے بچے ؎

نکتہ عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آیا کرتا ہے۔

تنبیہ۔ مرکب اضافی میں کبھی بھول کر بھی فارسی اور ہندی لفظ کو بذریعہ اضافت نہیں ملانا چاہیئے مثلاً آگِ دوزخ لکھنا غلط ہے۔ نارِ دوزخ صحیح ہے۔ یا دوزخ کی آگ درست ہے۔ اسی طرح شیر بکری اسپ کالا وغیرہ کہنا غلط ہے ؎

مضاف الیہ اور مضاف کی پہچان:۔ جس اسم کے ساتھ کس کا کس کے۔ کس کی۔ کن کا۔ کن کی۔ کن کے وغیرہ لگ سکے وہ مضاف ہوگا اور اُس کا جواب مضاف الیہ ہوگا۔ جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احمد کا گھوڑا - یہاں اگر کہا جائے کہ کس کا گھوڑا تو جواب ہوگا احمد کا - پس احمد مضاف الیہ اور گھوڑا مضاف

نکتہ - (۱) مضاف الیہ اور مضاف کے مابین فاصلہ درست نہیں مگر نظم میں جائز ہے جیسے

سہ غم میں جو آنہ سکے دل میں سما جاتی ہے -
ظرف دیکھے کوئی اِس چھوٹے سے پیمانے کا

ظرف مضاف بہت دور جا پڑا ہے -

(۲) کبھی مضاف الیہ اور مضاف مِلکر پھر مضاف الیہ ہو جاتے ہیں - جیسے کرشن کے لڑکے کا گھوڑا میں کرشن مضاف الیہ - لڑکا مضاف - دونوں مِلکر پھر مضاف الیہ ہونگے - اور گھوڑا مضاف ہوا - اِسی طرح کبھی مضاف بھی ہو جاتے ہیں - جیسے ہمارا اینٹوں کا مکان

فائدہ - اِضافت سے مضاف کی تخصیص ہو جاتی ہے - یعنی بجائے اسم نکرہ کے معرفہ ہو جاتا ہے - جیسے زید کا گھوڑا میں گھوڑ اِسم نکرہ تھا - مگر اضافت کے آنے سے خاص ہوگیا اور شبہ جاتا رہا

حروف مغیرہ کے آنے سے اِضافت کی حالت -

(۱) کرشن کا لڑکا	(۱) کرشن کے لڑکے کو
(۲) رام کا بھائی	(۲) رام کے بھائی نے
(۳) میرا مکان	(۳) میرے مکان میں

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے - کہ حروف عامل یا مغیرہ کے آنے سے اضافت کا الف یائے مجہول سے بدل گیا - ہے - مگر مضاف مونث ہونے کی صورت میں اضافت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصلی حالت میں قائم رہتی ہے۔ جیسے حمید کی بہن میں "کی" اضافت ہے۔ جو حمید کی بہن نے میں "نے" حرف مغیرہ آنے سے ویسی ہی قائم ہے ؛

(۲)	(۱)
(۱) کرشن کے باغ کا پودا	(۱) کرشن کا باغ
(۲) رام کے بھائی کا لڑکا	(۲) رام کا بھائی

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ جب دو حرف اضافت آئیں تو پہلے حرف اضافت میں الف یائے مجہول سے بدل جاتا ہے ؛

نکتہ ا۔ ایسی مثالوں میں اگر حرف عامل آجائے۔ تو دوسرے حرفِ اضافت کا الف بھی یائے مجہول سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے "تم نے رام کے بھائی کے لڑکے کو کیا کہا تھا" میں دوسری علامت اضافت کا الف بھی یائے مجہول سے بدل گیا ؛

نکتہ۔ مصدر بھی مضاف ہوتا ہے۔ جس کی مختلف صورتیں ہیں۔ جیسے

(۱) "رام کا دیکھنا" میں دیکھنا مضاف ہے۔ جو اپنے فاعل اور مفعول دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ دیکھنا سے دونوں معنی نکل سکتے ہیں۔ خواہ رام کسی کو دیکھے یا کوئی اور رام کو دیکھے فقرہ رام کا دیکھنا ہی ہوگا ؛

(۲) مفعول کی طرف ۔ کرشن کا مارا جانا ۔ میں مارا جانا کی اضافت کرشن کی طرف ہے ۔ جو مفعول ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) کبھی علامت اضافت استعمال نہیں ہوتی جیسے۔
روٹی کھانا۔ پانی پینا۔ خط لکھنا وغیرہ۔

اقسام اضافت

اضافت کی قسمیں حسب ذیل ہیں:۔
(۱) اضافت تملیکی (۲) اضافت تخصیصی (۳) اضافت توضیحی
(۴) اضافتِ ظرفی (۵) اضافت بیانی (۶) اضافتِ تشبیہی۔
(۷) اضافت استعارہ (۸) اضافت بہ تعلق ادنےٰ۔ (۹)
(۹) اضافت اِبنی (۱۰) اضافت توصیفی

(۱) اضافت تملیکی۔ اس میں کبھی مضاف الیہ مالک یا مملوک ہوتا ہے۔ اور کبھی مضاف مالکِ اور مملوک ہوتا ہے۔ جیسے سوہن کا گھوڑا۔ باغ کا مالک۔ پہلی مثال میں سوہن (مضاف الیہ) مالکِ اور گھوڑا (مضاف) مملوک ہے۔ اور دوسری مثال میں باغ (مضاف الیہ) مملوک اور مالک (مضاف) مالک آیا ہے۔

(۲) اضافت تخصیصی۔ اِس اضافت میں مضاف جو عام ہوتا ہے۔ اپنے مضاف الیہ کی وجہ سے خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لڑکوں کا سکول۔ سکول کی عمارت۔ کتابوں کا بستہ اِن مثالوں میں سکول۔ عمارت اور بستہ مضاف جو عام تھے۔ لڑکوں۔ سکول اور کتابوں وغیرہ اپنے مضاف الیہ کے آنے سے خاص ہو گئے۔

(۳) اضافت توضیحی۔ اِس میں مضاف الیہ اپنے مضاف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو واضح کر دیتا ہے۔ جیسے پیر کا دن ۔ لاہور کا شہر ۔ وغیرہ
اضافت تخصیصی اور توضیحی میں فرق ۔ اضافت تخصیصی
اور توضیحی میں حسب ذیل فرق ہے :-

(۱) اضافت تخصیصی میں مضاف الیہ اور مضاف دونو علیحدہ جنس کے ہوتے ہیں ۔ مگر اضافت توضیحی میں صرف ایک جنس کے ۔

(۲) اضافت توضیحی میں مضاف کو مضاف الیہ اور مضاف الیہ کو مضاف بول سکتے ہیں ۔ مگر اضافت تخصیصی میں نہیں ۔ جیسے پیر کو دن اور شہر کو بمبئی کہہ سکتے ہیں ۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے ۔ کہ سکول لڑکا ہے ۔

(۴) اضافت ظرفی ۔ میں مضاف الیہ ظرف اور مضاف مظروف ہوتا ہے ۔ جیسے باغ کا پھول ۔ کوئیں کا پانی ۔ رات کا اندھیرا ۔ شفق کی سرخی وغیرہ
کبھی مضاف ظرف اور مضاف الیہ مظروف ہوتا ہے ۔ جیسے لوہے کا پہاڑ ۔ چاندی کی کانیں ۔ بھوسے کا کمرہ وغیرہ ۔

(۵) اضافت بیانی ۔ اس میں مضاف اسی چیز کا بنا ہوا ہوتا ہے جو مضاف الیہ ہو ۔ جیسے ٹین کا لوٹا ۔ سونے کی بالی ۔ اینٹوں کا مکان وغیرہ :-

(۶) اضافت تشبیہی ۔ اس میں مضاف الیہ کو مضاف یا مضاف کو مضاف الیہ کی مانند قرار دیا جاتا ہے ۔ جیسے زلف کا سانپ ۔ نظر کا تیر ۔ ابرو کا خنجر ۔ وغیرہ ان مثالوں میں زلف کو سانپ کی مانند ۔ نظر کو تیر کی مانند ابرو کو خنجر کی مانند قرار دیا گیا ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اضافت تشبیہ میں مندرجہ ذیل چیزوں کا ہونا لازمی ہے
مشبہ ۔ مشبہ بہ ۔ حروف تشبیہ ۔ وجہ شبہ ۔ مشبہ جس کو
تشبیہ دی جائے ۔ مشبہ بہ جس سے تشبیہ دی جائے ۔
مشبہ مضاف الیہ اور مشبہ بہ مضاف ہوتا ہے ÷

(۷) اضافت استعارہ یا مجازی ۔ اس میں مضاف الیہ اور
مضاف میں علاقہ تشبیہ کا نہیں ہوتا ۔ بلکہ مضاف محض فرضی
ہوتا ہے ۔ جیسے تدبیر کا ہاتھ ۔ خیال کا گھوڑا ۔ جذبات کا طوفان
وغیرہ ۔

اس میں ان چیزوں کا ہونا ضروری ہے ۔ مستعار منہ ۔ مستعار لہ
و مستعار ۔ مستعار لہ جس سے کوئی چیز مانگی جائے ۔ مستعار منہ
جس کے لیے مانگی جائے ۔ اور مستعار جو چیز مانگی جائے ۔

اضافت تشبیہ اور استعارہ میں فرق ۔ کسی مرکب میں
حروف تشبیہ جو مانند طرح ۔ مثل ۔ جیسا وغیرہ ہیں لاؤ ۔
اگر معنی دے جائے تو تشبیہ ورنہ استعارہ جیسے زلف
مثل سانپ تشبیہ ہے ۔ کیونکہ معنی دیتی ہے
اور تدبیر مثل ہاتھ سے کوئی معنی پیدا نہیں ہوتے اسلئے
استعارہ ہوا ÷

(۸) اضافت بہ ادنےٰ تعلق ۔ اس میں تھوڑے سے تعلق
کی بنا پر کل چیز کو دوسری چیز کے ساتھ منسوب کیا جاتا
ہے ۔ جیسے میرا گاؤں ۔ ہمارا ملک وغیرہ
ان مثالوں میں نہ کل گاؤں اور نہ سارا ملک ہمارا ہے ۔ مگر
تھوڑے سے تعلق کی بنا پر ایسا کہا گیا ۔

(۹) اضافت ابنی ۔ جس میں مضاف بیٹا اور مضاف الیہ باپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو - جیسے ابو الفضل مبارک - سلطان محمود سبکتگین، وغیرہ

(۱۰) **اضافت توصیفی** - ایسی اضافت جس میں مضاف، الیہ اور مضاف میں صِفت اور موصوف کا تعلق ہو اِس میں کبھی مضاف الیہ موصوف ہوتا ہے - اور کبھی صفت جیسے کڑاکے کی سردی اور بن بیٹھے کی چاہ - میں مضاف، الیہ صِفت ہے - لیکن دل کا سخی - آنکھوں کا اندھا - وغیرہ میں مضاف الیہ موصوف ہے ✣

مشق

(۱) کلام کسے کہتے ہیں - کلام کی قسمیں لکھو - اور مثالیں دو -

(۲) مرکب ناقص کی کتنی قسمیں ہیں - ہر ایک کی مثال دو -

(۳) اضافت کتنی طرح پر آتی ہے - نیز اضافت توضیحی اور تخصیصی میں کیا فرق ہے ✣

(۴) اپنی کتاب کے صفحہ اوّل کی عبارت سے مُرکبات چنو -

(۵) مندرجہ ذیل کو درست کرکے لکھو -

دم گدھا لمبی ہوتی ہے - نورِ سورج سُرخ ہوتا ہے - وہ بچارا پیار مادری سے محروم ہے - کتاب سعید کی ہے - کوٹ دیودت کا ہے - سندر کا باغ کے آم لاؤ - چمن کا بھائی نے کتاب پڑھی - حمید کا بلّی نے روٹی کھائی ✣

(۶) نیچے کی عبارت سے اضافتیں چنو اور انکی قسمیں بناؤ -

محمود سبکتگین غزنی کا بادشاہ تھا - ہندوستان کے مُلک پر سترہ دفعہ چڑھائی کی، اور ہر بار بہت سا مال و دولت لیکر نکلا - ہندوستان سونے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی چڑیا۔ مدّتوں سے مشہور ہے۔ یہی بات تھی۔ جس نے محمود کے حرص کے دانتوں کو تیز کیا۔ اور تباہی کے سیلاب نے کئی دفعہ ہند کی سرزمین کو تباہ و برباد کیا ؎

(۷) حروف مغیرہ کے آنیسے علامت اضافت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔

---

(۲) مرکّب توصیفی

میر خورشید علی نفیس کو ہم نے دیکھا ہے۔ جب اُن کا سن اسّی برس سے تجاوز کر چکا تھا۔ نہایت نیک مزاج مہذّب و متین تھے۔ سیتلا منہ داغ۔ گندمی رنگ۔ کتابی چہرہ۔ کرنجی آنکھیں۔ گول بدن اور دراز قد تھے۔ اِس ضعیفی میں بھی کسرت کرنے کا شوق تھا۔ کمر کسی قدر خم ہو چکی تھی۔ ہاتھ میں روپہلی انگوٹھیاں۔ دہلوی لباس ڈھیلی مہری کا پاجامہ۔ چوگوشہ ٹوپی۔ منڈھی ڈاڑھی بڑی بڑی مُوچھیں۔

اوپر کی عبارت میں۔ نیک مزاج۔ سیتلا مُنہ داغ۔ گندمی رنگ۔ کتابی چہرہ۔ کرنجی آنکھیں۔ گول بدن۔ دراز قد وغیرہ وغیرہ ایسے مرکبات ہیں۔ جن میں صفت اور موصوف پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک کو بغور دیکھیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ صفت پہلے اور موصوف بعد میں آیا ہے۔ ایسے مرکبات کو مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ صفت مرکب بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے خوشدل لڑکا۔ چاند سا مُکھڑا ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تنبیہ (۱) اردو میں صفت ہمیشہ پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے ۔ مگر فارسی میں اسکے برخلاف ۔ جیسے دیدۂ گریاں ۔ آبِ مقطر

(۲) صفت اور موصوف میں بُعد جائز نہیں ۔ مگر ضرورتِ شعری میں ایسا ہو سکتا ہے۔ جیسے

جب کہ دریا میں آئے طغیانی
اور ہاتھی ڈباؤ ہو پانی!

فائدہ (۱) مرکب توصیفی کی وحدت و جمع ۔ تذکیر و تانیث موصوف کے مطابق ہوتی ہے ۔ لیکن اگر موصوف جمع ۔ مونث ہو ۔ تو صفت واحد مونث ہی آتی ہے ۔ مثلاً اچھی کہانیاں ۔ لیکن جب موصوف جمع کو حذف کر کے حرف صفت استعمال کرتے ہیں ۔ تو صفت جمع لاتے ہیں ۔ جیسے بُروں سے بچو ۔

(۲) اگر کسی موصوف کی کئی صفتیں ہوں ۔ اور اُن پر کوئی حرف حروف مغیرہ میں سے آئے ۔ تو واؤ نون علامت جمع سب سے پچھلی صفت میں لگاتے ہیں ۔ اور پہلی تمام صفتوں کو واحد رہنے دیتے ہیں ۔ جیسے نیک ۔ شریف ۔ خود دار اور راستبازوں پر خُدا کی رحمت ہوتی ہے ۔

مشق

۱۔ مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں مثالوں سے سمجھاؤ ۔
۲ ۔ صفت اور موصوف میں فاصلہ کب جائز ہوتا ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) مرکّب عددی

چار آدمی - دس گھوڑے - بیس تختے - سو من - چار سو بوری *

مندرجہ بالا مرکّبات میں - چار - دس - بیس - سو - چار سو اِسم عدد ہیں - اور آدمی - گھوڑے - تختے - من - بوری معدود - عدد اور معدود ملکر مرکب عددی یا تعدادی کہلاتے ہیں

تنبیہ - اِسم عدد اور معدود میں فاصلہ جائز نہیں - مگر شعروں میں ایسا ہو جاتا ہے - کہ عدد اور معدود میں فاصلہ پایا جائے۔ عدد معدود سے ہمیشہ پہلے آتا ہے - مگر شعر میں اِس کے خلاف بھی آ جاتا ہے - جیسے

گھڑی چار دن باقی اُس وقت تھا
سُہانا سا اِک طرف سایہ ڈھلا

قواعد میں مرکب تعدادی اُس مرکب کو بھی کہتے ہیں - جو دو عددوں سے ملکر بنے - جیسے چھیاسٹھ - چھ اور ساٹھ سے ملکر بنا ہے - ایسے ہی اڑتیس جو آٹھ اور تیس سے ملکر بنا ہے -

---

مشق

(۱) مرکب عددی کی تعریف کرو اور مثالیں دو -
(۲) گھوڑے - سیر - پاجامے - ٹوپی کتاب کو مرکب عددی بناؤ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۴) مرکب عطفی

رام اور شام دونو میرے پاس آئے - اُنھوں نے حمید اور رشید کا ذکر کیا میں اور میرے دوست نے اُنھیں منع کر دیا -

ے قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونو ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

ے قبلۂ چشم و دلِ بہادر شاہ
مظہر ذوالجلال والاکرام

ے وارثِ ملک جانتے ہیں تجھے
ایرج و تور و خسرو و بہرام

ے زورِ بازو میں مانتے ہیں تجھے
گیو د گودرز و بیزن و رہام

مندرجہ مثالوں میں اور و واؤ نے دو یا دو سے زیادہ اسموں کو ملا دیا ہے - اور یہ دونو حرفِ عطف ہیں - حرف عطف سے پہلے اسم کو معطوف الیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں - اور دونو کو ملا کر مرکب عطفی -

تنبیہ - جب بہت سے اسم حرفِ عطف کی مدد سے ملیں تو ہر ایک اسم کے درمیان حرفِ عطف لانا ممنوع ہے - صرف آخری اسم سے پہلے لانا چاہیئے - جیسے رام - شام اور ہرنام -

(۱) مرکب عطفی کسے کہتے ہیں - مثالوں سے سمجھاؤ -

(۲) رام اور شام اور ہرنام اور گیان کہاں رہتے ہیں - انسان اور حیوان اور چرند اور پرند سب خدا کا دیا کھاتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مندرجہ بالا فقروں کو درست کرو۔

۵۔ مرکب امتزاجی

سید علی محمد صاحب عارف مرحوم ولد سید محمد حیدر مرحوم لکھنوی غدر کے دو برس بعد ۱۸۵۹ء مطابق ۱۲۷۶ھ میں چوبداری محلہ سبزی منڈی لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ علمی استعداد نے اُن کو روشنائے شہر کی نظر میں معزز بنا رکھا تھا۔ بعد انتقال میر نفیس جناب راجہ علی محمد خاں بہادر بالقابہ والی محمود آباد آپ کے شاگرد ہوئے

۵ کانوں کی دید کی آمادگی جو فرمائی
تو کانپور میں تشریف کا ہوا تگ و تاز
علی گڑھ آئے وہاں سے حضور والا جاہ
ٹرسٹی جمع سٹیشن پر تھے مثل ایاز

مندرجہ بالا مثالوں ہیں۔ سید علی محمد۔ محمد حیدر چوبداری محلہ۔ سبزی منڈی۔ محمود آباد۔ کانپور۔ علی گڑھ ایسے مرکبات ہیں۔ جو دو یا دو سے زیادہ اسموں سے مل کر بنے ہیں۔ اور دو جزوں کے ملاپ کو امتزاج کہتے ہیں۔ اسلئے ایسے مرکبات کو مرکب امتزاجی کہتے ہیں۔

(۶) مرکب ظرفی۔ وہ مرکب ہے۔ جو ظرف اور مظروف سے مل کر بنے۔ جیسے باورچی خانہ۔ آتشکدہ گئوشالہ۔ دھرم سالہ وغیرہ

(۷) مرکب اشاری۔ وہ مرکب ہے۔ جو اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے وہ شخص۔ یہ کمرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸) مرکب تمیزی - یا تمیز و ممیّز - سے وہ اِلفاظ مُراد ہیں - جو کسی اسم مُفرد یا جُملے سے شک دور کریں - جیسے حمید بشیر سے قد میں بڑا ہے - "قد میں" کہنے سے بڑا ہونے کا شک دُور ہوگیا۔

(۹) بدل و مبدل منہ - یا مُرکب بدلی - جب دو لفظ کلام میں اس طرح استعمال ہوں - کہ اسمیں سے ایک مقصود ہو اور دوسرے سے چنداں غرض نہ ہو - تو مقصود کو بدل اور دوسرے کو مبدل منہ کہتے ہیں - مبدل منہ میں ایک قسم کا شک رہتا ہے۔ جو بدل سے دفع ہو جاتا ہے - جیسے سعید کا بیٹا رشید عاقل ہے۔ اردو میں کبھی بدل پہلے آتا ہے - اور مبدل منہ پیچھے جیسے امیر کا بھائی کبیر آیا - کبھی بدل مبدل منہ کے بعد آجاتا ہے - جیسے امیر تمہارا بھائی آیا ◆

(۱۰) عطف بیان - وہ مرکب ہے - جس میں ایک غیر معروف نام کی توضیح کے لئے کوئی دوسرا نام خطاب - تخلص یا عُرف وغیرہ بھی استعمال کیا جائے - جیسے محمد حسین آزاد - سورج نارائن مہر سعدی شیرازی - موسےٰ کلیم اللہ وغیرہ -

(۱۱) تابع مہمل و متبوع - وہ مرکب ہے - جس میں کسی با معنٰی لفظ کے بعد محاورے کے مُطابق ایک بے معنی لفظ استعمال کیا جائے - جیسے روٹی ووٹی - پانی وانی وغیرہ میں روٹی - پانی متبوع اور ووٹی - وانی تابع مہمل ہیں ◆

(۱۲) تاکید و مُوکد - وہ مرکب ہے - جس میں کسی مُفرد یا مرکب لفظ سے کلام میں زور ہو جائے - جیسے سب لڑکے - تمام عورتیں - کل روپے وغیرہ میں سب - تمام کل تاکید اور لڑکے - عورتیں - روپے مؤکد ہیں - چور چور - سانپ سانپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاں ہاں۔ وغیرہ الفاظ بھی تاکید و موکد کہلاتے ہیں۔

(۱۳) تابع موضوع و متبوع۔ وہ مرکب ہے۔ جس میں ایک بامعنی لفظ کے بعد محاورے کے مُطابق دوسرا بامعنی لفظ استعمال کیا جائے۔ لیکن وہ جُدا معنی نہ دے جیسے دنگا و فساد۔ لڑائی جھگڑا۔ میل مِلاپ میں دنگا۔ لڑائی۔ میل متبوع ہیں اور فساد۔ جھگڑا۔ ملاپ تابع موضوع ہیں:۔

(۱۴) مستثنیٰ و مستثنیٰ امنہ۔ وہ مرکّب ہے۔ جس میں حرف استثنیٰ آئے۔ جیسے کرشن کے سوا سب آئے میں کرشن مستثنیٰ۔ سب مستثنیٰ امنہ اور سوا حرف استثنا ہے۔

(۱۵) حال ذوالحال۔ وہ مرکب ہے۔ جس میں فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر ہو۔ جیسے پُران ناتھ ہنستا ہوا آیا۔ میں ہنستا ہُوا حال اور پران ناتھ ذوالحال ہے۔

(۱۶) جار مجرور۔ وہ مرکّب ہے۔ جس میں حرف جار آئے۔ جیسے رام میز پر بیٹھا ہے۔ میں "پر" حرف جار اور میز مجرور ہے۔

اسم فاعل ترکیبی۔ اسم مفعول ترکیبی۔ اسم مُبالغہ۔ اسم تفضیل اور اسم تکبّر کا حال حصہ صرف میں ہو چکا ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل عبارت میں کون کون سے مرکّبات ہیں۔ علیحدہ علیحدہ فہرست بنا کر لکھو:۔

(۱) اس کے بعد مشاعرہ شروع ہوا۔ ہر ایک نے غزل پڑھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یہ پر لطف صحبت بارہ بجے ختم ہو گئی۔ اہل دربار کا مشاعرہ ہر ماہ ہوا کرتا تھا۔ گرمی کے دن ہیں۔ شام سے لال بارہ دری کی چھت پر چھڑکاؤ ہو رہا ہے۔ قناتیں گھری جاتی ہیں۔ پھولوں کے گلدستے منڈیروں پر رکھے جاتے ہیں۔ قناتوں پر بیلے کے ہار کھنچے ہیں۔ اہل دربار قرینے سے بیٹھے ہیں۔ یہ کون ہیں۔ آفتاب الدولہ قلق یہ کون ہیں وہیر الملک منشی مظفر علی خان و بہادر جنگ اسیر یہ کون ہیں مقبول الدولہ احسان الملک کپتان مرزا مہدی علی خاں وثابت جنگ قبول۔ حضور مسند زر نگار پر جلوہ فروز ہیں +

(۲) ذیل کے مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کرو :-

نیک خو ۔ مصمم ارادہ ۔ بہادر افسر ۔ سپاہی کا گھوڑا ۔ قطب مینار ۔ احمد آباد ۔ بیالیس ہاتھی ۔ موری دروازہ ۔ ہزاروں جانور ۔ کرشن کمار ۔ احمد دین ۔ برادر حقیقی ۔ دریائے حسن ۔

مرکب نام یا جملہ

پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ مرکب نام یا جملہ وہ مرکب ہے۔ جس کے سننے سے سامع کو پورا پورا مطلب سمجھ میں آجائے اور کسی قسم کا انتظار باقی نہ رہے +

مثلاً ۔ سوہن آیا ۔ رشید نے خط لکھا ۔ سیالکوٹ نزدیک ہے ۔ آؤ ۔ کھاؤ ۔ چلے جاؤ ۔

کسی جملے میں اسم کا لگاؤ یا تعلق ۔ اسم سے ہوتا ہے اور کسی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فعل ہے لیکن جس کلمے کا تعلق اسم یا فعل کسی ایک سے ہوگا وُہ مسند کہلائیگا۔ اور جس کی طرف تعلق ہوگا۔ وہ مسند الیہ کہلائیگا۔
یا وہ چیز جس کی بابت بیان کیا جائیگا۔ مسند الیہ کہلائیگی ÷
اور جو کُچھ کسی کی نسبت بیان کیا جائیگا یا حکم دیا جائیگا۔ مسند کہلائیگا
پس فقرات بالا میں سوہن۔ رسید۔ سیالکوٹ۔ تم "محذوف" مسند الیہ ہیں۔ آیا۔ خط لکھا۔ نزدیک ہے۔ آؤ۔ کھاؤ۔ پیُو سب مسند ہیں۔ مسند کبھی اسم ہوتا ہے۔ اور کبھی فعل۔ اِس لئے جُملہ بھی کبھی اسمیہ ہوتا ہے اور کبھی فعلیہ ÷

تنبیہ۔ یاد رہے۔ کہ جملہ اسمیّہ میں مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔ اور جُملہ فعلیہ ہیں۔ فاعل اور مفعول

جُملہ اِسمیّہ

شام دانا ہے۔ کرشن نیک ہے۔ حمید بدبخت ہے۔ اِن مثالوں میں شام کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ دانا ہے۔ کرشن کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ نیک ہے۔ حمید کو بدبخت بتایا گیا ہے ÷
پس شام۔ کرشن۔ حمید مسند الیہ ہیں۔ اور دانا ہے۔ نیک ہے۔ بدبخت ہے۔ مسند
پس جن جملوں میں مسند الیہ اور مسند دونوں اِسم ہوں۔ وُہ جُملے اسمیہ کہلاتے ہیں ÷
دوسری صورت میں مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔ اور تیسرا کلمہ جو خبر کے بعد آتا ہے۔ فعل ناقص کہلاتا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افعال ناقصہ مندرجہ ذیل ہیں :-

ہے - ہیں - ہوں - ہو - تھا - تھے - تھیں - تھی - ہونا - بننا - پڑنا - رہنا - نکلنا - لگنا - ہو جانا - بن جانا کے ہم معنی مصادر اور مشتقات تمام فعل ناقص ہیں -

"ہے" فعل ناقص - ضمیر واحد غائب و ضمیر واحد حاضر یا اسم مفرد کی صورت میں "ہے" اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے - جمع غائب و جمع متکلم کی حالت میں "ہیں" اور واحد متکلم کی صورت میں "ہوں" - اور جمع حاضر کی صورت میں "ہو" ہو جاتا ہے -

جملہ اسمیہ کی چند ترکیبیں :-

سوہن مدرسے میں ہے -

(۱) ہے - . . . . فعل ناقص

سوہن . . . . مبتدا

مدرسے . . . . . . مجرور } متعلق خبر

میں . . . . جار }

} جملہ اسمیہ ہوا -

میرا کوٹ نیا تھا ⁂

(۲) تھا . . . . فعل ناقص

میرا کوٹ . . . . . . مرکب اضافی ہوکر مبتدا

نیا . . . . خبر

} جملہ اسمیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حمید بے وقوف ہے

جملہ اسمیہ	ہے	فعل ناقص
	حمید	مبتدا
	بے وقوف	خبر

توسیع مُبتدا - ماسٹر موہن راگی ہے - کرشن کانت مالویہ لیڈر ہیں -

مندرجہ بالا مثالوں میں ماسٹر اور مالویہ ایسے الفاظ ہیں - جو مبتدا کی شخصیت اور بزرگی پر دلالت کرتے ہیں - گویا مبتدا کی وضاحت کرتے ہیں پس ایسے الفاظ کو توسیع مبتدا کہا جاتا ہے -

توسیع خبر :- مکان دو منزل اونچا ہے ۔ اکبر ہندوستان کا بادشاہ تھا - رنجیت سنگھ پنجاب کا راجہ تھا ۔

مہاتما گاندھی چوٹی کا لیڈر ہے ۔

ان مثالوں میں ہندوستان کا - پنجاب کا اور چوٹی کا ایسے الفاظ ہیں - جو بادشاہ - راجہ اور لیڈر کی وضاحت کرتے ہیں - اسلئے توسیع خبر کہلاتے ہیں :- اسی طرح جملہ فعلیہ میں توسیع فاعل - توسیع مفعول ہوتی ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترکیب نحوی جملہ اسمیہ

کرمچند موہن داس گاندھی اس وقت دنیا بھر میں چوٹی کا لیڈر ہے

جملہ اسمیہ:
- ہے .... فعل ناقص
- مبتدا:
  - موہن داس ..... مبتدا
  - کرمچند گاندھی ..... توسیع مبتدا
- متعلق خبر:
  - اس .... اشارہ
  - وقت .... مشار الیہ
- متعلق خبر:
  - دنیا بھر ...... مجرور
  - میں .... جار
- خبر:
  - لیڈر .... خبر
  - چھوٹی کا .... توسیع خبر

جملہ فعلیہ

کرشن دوڑتا ہے۔ رام کھاتا ہے ۔ موہن نے کتے کو مارا
ان جملوں میں دوڑتا ہے کا تعلق کرشن سے ۔ کھاتا ہے کا تعلق
رام سے ۔ اور مارا کا تعلق موہن سے ہے۔ اور یہ فعل ہیں ۔
جب فعل مسند ہو۔ تو جملہ فعلیہ ہوتا ہے ؀

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترکیب جُملہ فعلیّہ

(۱)

دَوڑتا ہے .... فعل
کرشن .... فاعل
} جملہ فعلیہ تامہ

(۲)

کھاتا ہے ... فعل
رام ... فاعل
} جملہ فعلیہ تامہ

(۳)

مارا .... فعل
موہن .... فاعل
نے .... علامت فاعل
کتّے .... مفعول
کو .... علامت مفعول
} جملہ فعلیہ تامہ

(۴)

رحمت اپنے گھر میں کھانا کھاتا ہے ؞

کھاتا ہے .... فعل
رحمت .... فاعل
اپنے ...... مضاف الیہ
گھر ...... مضاف
} مجرور
میں .... جار
} متعلق فعل
کھانا .... مفعول
} جُملہ فعلیہ تامہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) حافظ عبدالکریم نے یتیم لڑکے کو پڑھایا۔

جملہ فعلیہ ہوا:

- پڑھایا .... فعل
- فاعل:
  - حافظ .... توسیع فاعل
  - عبدالکریم .... فاعل
- نے .... علامت فاعل
- مفعول:
  - یتیم .... توسیع مفعول
  - لڑکے .... مفعول
- کو .... علامت مفعول

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں فرق

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ اور مسند دونو اسم ہوتے ہیں۔
جملہ فعلیہ میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہوتا ہے ⁂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

(۱) مندرجہ ذیل جملوں اور شعروں کی ترکیب کرو :-
کل آپ کی والدہ صاحبہ کچھ بیمار تھیں - وہ ایک دولتمند آدمی ہے - احمد روز مدرسے جاتا ہے ؛

ع سمجھ کے دیتا ہے ساقی شراب رندوں کو

ع نگاہ ناز سے مستوں کو کر چکی مدہوش

(۲) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا فرق بیان کرو -

ضمیر بارزہ اور مستتر

میں نے دکان کھول لی ہے - اٹھارہ روپے ماہوار کرایہ دیتا ہوں ؛

دیکھو پہلے فقرے میں کھول لی ہے - کا فاعل "میں" جو ضمیر متکلم ہے - ظاہر ہے - مگر دوسرے فقرے میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا - تو گویا فعل کے اندر ہی پوشیدہ ہے - اور قرینہ کلام بتاتا ہے - پس جہاں ضمیر ظاہر ہے - ضمیر بارزہ کہلاتی ہے اور جہاں پوشیدہ ہے - ضمیر مستتر کہلاتی ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مفعول مالم یُسمّ فاعلہ

ہری چند مارا گیا۔ مکان گرایا گیا۔ سبق پڑھایا گیا۔
ان مثالوں میں دیکھو فاعل معلوم نہیں جیسے فقرہ ۱ میں مارنے والے دوسرے میں گرانے والے کا پتہ نہیں گویا ان فقروں میں فاعل کی جگہ مفعول نے لے لی ہے۔ اور ایسے مفعول کو قائم مقام فاعل یا مفعول مالم یسمّ فاعلہ کہتے ہیں۔

ترکیب نحوی

بدمعاش آدمی اپنے کیئے کی سزا پاگیا

پاگیا .... فعل

بدمعاش ... صفت }
آدمی ..... موصوف } مفعول مالم یسم فاعلہ

اپنے ...... مضاف الیہ }
کیئے .... مضاف } مضاف الیہ

کی . . . . . علامت اضافت

سزا . . . .مضاف

} مرکب اضافی ہوکر مفعول

} جملہ فعلیہ ہُوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فاعل اور مفعول کا بیان

فاعل کی پہچان۔ فعل کے ساتھ "کس نے" یا "کون" کا لفظ لگاؤ۔ جو کچھ جواب ہوگا وہ فاعل ہوگا۔
کبھی فعل کے کئی فاعل ہوتے ہیں۔ وہ سب فاعل عطفی ہوکر ایک فاعل کا سا حکم رکھتے ہیں۔
مفعول کی پہچان۔ اگر فعل کے ساتھ "کس کو" یا "کیا" کا لفظ لگائیں تو جو جواب ہوگا مفعول ہوگا۔

مفعولوں کی قسمیں

(۱) مفعول لہ' وہ مفعول ہے۔ جو فعل کے سبب کو ظاہر کرے۔ جیسے رام مندر میں پوجا کرنے گیا۔ حمید میدان میں کھیلنے کے لئے گیا ہے۔ اِن مثالوں میں پوجا کرنے اور کھیلنے کے لئے سبب وقوع فعل ظاہر کرتے ہیں۔
(۲) مفعول معہ۔ جو فعل کے واقع ہونے میں بطور ہتھیار کام آئے۔ جیسے میں نے قلم چاقو سے بنایا۔ چاقو سے مفعول معہ ہے۔ لیکن جملے میں متعلق فعل ہے۔
(۳) مفعول فیہ۔ ظرف مکان یا ظرف زماں ہوتا ہے۔ جیسے رام گھر میں ہے۔
(۴) مفعول مطلق۔ یہ جملے میں آئے ہوئے فعل کا مصدر یا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل مصدر ہوتا ہے۔ جیسے ایسی چال چلو کہ عش عش ہو۔

ہ کم ہونگے اِس بساط پہ ہم سے بھی بدقمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے۔

جملہ اِنشایہ اور خبریہ

(۱) کل آؤ (۲) کاش کہ میں اِس امتحان میں پاس ہو جاتا (۳) شاید میری امید بر نہ آئیگی (۴) کیسے آنا ہوا (۵) کرشن کمار چلا گیا۔ مندرجہ بالا جملوں میں سے پہلے میں۔ حکم۔ دوسرے میں خواہش۔ تیسرے میں شک چوتھے میں سوال اور پانچویں میں خبر ہے۔ جس جملے میں کسی اسم کے متعلق کوئی خبر ہوگی۔ وہ جملہ خبریہ ہوگا۔ مگر جملہ فعلیہ کی حالت میں اگر اُس میں خبر کے علاوہ اور کوئی مقصد ہوگا۔ تو وہ اِنشائیہ کہلائیگا +

جملہ خبریہ میں صدق وکذب کا امتحان ہوسکتا ہے۔ مگر جملہ انشائیہ میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ ٹھیک کیا گیا ہے۔

جملہ معترضہ

مولانا احمد جان (خدا اُن کو جنت نصیب کرے) اپنے وقت کے مشہور و معروف آدمی ہو گذرے ہیں۔ اُن کی اہلیہ محترمہ (جو ساری عمر اولاد کا منہ دیکھنے کی خواہشمند رہی) ایک نیک نہاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بی بی تھیں +

اِس عبارت میں دیکھو مولانا احمد جان اپنے وقت کے مشہور و معروف آدمی ہو گذرے ہیں - ایک مکمّل اور بامعنی فِقرہ ہے - مگر خدا اُن کو جنّت نصیب کرے - محض حشو ہے - اسی طرح اُن کی اہلیہ محترمہ ایک نیک نہاد بی بی تھیں - بھی مکمّل فقرہ ہے - مگر " جو ساری عمر اولاد کا منہ دیکھنے کی خواہش مند رہی " یونہی لایا گیا ہے - اگر نہ لایا جاتا - تو بھی مطلب واضح تھا - پس ایسے جملے جو زیادتی کلام کا باعث ہوتے ہیں - اور اُن کے نہ آنے سے بھی مطلب خبط نہیں ہوتا جملہ معترضہ کہلاتے ہیں +

تمیز اور ممیز

چار من گڑ - دو بوری کھانڈ - دس ٹین گھی - دو راس گھوڑے چھ گز کپڑا +

اِن مثالوں میں شک کو دور کرنے کے سے گڑ - کھانڈ - گھی گھوڑے - کپڑا کے الفاظ لائے گئے - کیونکہ اگر صرف چار من یا دو بوری کہا جاتا تو کچھ معنی نہ ہوتے ہیں - مگر مندرجہ بالا لفظوں کے آنے سے شک دور ہو گیا - پس وُہ اِسم جن کے بولنے سے شک پیدا ہو جاتا ہے - ممیز کہلاتے ہیں - اور جو شک کو دور کر دیتے ہیں تمیز کہلاتے ہیں :-

گویا مندرجہ بالا مثالوں میں - چار من - دو بوری - دس ٹین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو راس - چھ گز ممیز ہیں - اور گڑ - کھانڈ - گھی - گھوڑے - کپڑا تمیز ہیں ؂

ترکیب - مجھے دس سیر آم دو -

جملہ فعلیہ ہوا

دو .... فعل با فاعل

مجھے .... مفعول اوّل

دس سیر ...... ممیز } مفعول دوم

آم ...... تمیز

حال و ذوالحال

احمد روتا ہوا جاتا ہے - میں کرشن کو ہنستے دیکھتا ہوں - اِن مثالوں میں احمد کی حالت کو بتایا ہے - کہ روتا ہے - اور کرشن کے متعلق کہا گیا ہے - کہ ہنستا ہے - گویا احمد اور کرشن کی اُس حالت کا اظہار کیا ہے - جس میں کہ وہ ہیں - روتا ہوا احمد کا حال ہے - اور ہنستا ہوا کرشن کا اِسلئے احمد و کرشن ذوالحال ہیں - یعنی جس کا حال بیان کیا جائے - وُہ ذوالحال اور جو کچھ اُس کے متعلق کہا جائے حال کہلاتا ہے ؂

بدل و مبدل منہ

سوہن میرا لڑکا بیمار ہے - کرشن رام کا بھائی لاہور میں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رحیم کریم کا بھانجا پاس ہوگیا ÷
مندرجہ بالا مثالوں میں میرا لڑکا - رام کا بھائی اور کریم کا بھانجا کہنے سے معلوم نہیں ہوتا - کہ کونسا لڑکا - کونسا بھائی اور کون بھانجا مراد ہے - مگر سوہن - کرشن اور رحیم کہنے سے اِن سب کی وضاحت ہوگئی ÷

پس ایسے اِسما جو کسی دوسرے اِسم کی وضاحت کریں - مبدل منہ کہلاتے ہیں - اور جس اِسم کی وضاحت کریں اُسے بدل کہتے ہیں - اردو میں کبھی مبدل منہ پہلے اور بدل بعد میں آتا ہے - اور کبھی اِس کے خلاف بھی مندرجہ بالا مثالوں میں سوہن - کرشن اور رحیم مبدل منہ ہیں - اور میرا لڑکا کرشن کا بھائی اور کریم کا بھانجا بدل ہیں

ترکیب - دریا روانی میں زور کرتا ہُوا جاتا ہے ÷

جملہ فعلیہ ہُوا -
- جاتا ہے .... فعل
- فاعل
  - دریا .... ذوالحال
  - زور کرتا ہُوا .... حال
- متعلق فعل
  - روانی .... مجرور
  - میں .... جار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترکیب ۔ میرا بھائی سندر سنگھ امرتسر میں ہے۔

جملہ اسمیہ
- کلمہ ربط .... ہے
- مبتدا
  - بدل ...... میرا بھائی
  - مبدل منہ ...... سندر سنگھ
- متعلق خبر
  - مجرور ...... امرتسر
  - جار ...... میں

عطف بیان

مولانا محمد حسین صاحب آزاد بڑے اعلیٰ پائے کے شاعر تھے ۔ میر تقی میر اردو شاعری کے سرتاج ہوئے ہیں۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار نے فسانہ آزاد لکھ کر اردو زبان کی بے حد خدمت کی ہے ۔ ان مثالوں میں دیکھو۔ کہ مولانا محمد حسین اور آزاد ایک ہی شخصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی میر تقی اور میر بھی۔ گویا دوسرا اسم پہلے اسم کی توضیح کرتا ہے۔ پس ایسے جملوں میں جہاں ایک اسم دوسرے خاص اسم کی توضیح کرتا ہوا۔ توضیح کرنے والے اسم کو عطف بیان اور واضح کئے گئے اسم کو مبین کہتے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مبدل منہ اور عطف بیان میں فرق

اول الذکر میں - بدل مبدل منہ کی تشریح کرتا ہے - مگر مبدل منہ کا دوسرا نام نہیں ہوتا - مگر عطفِ بیان میں عطف بیان مبین کا دوسرا توضیحی نام ہوتا ہے -

ترکیب - محمد ابراہیم ذوق شاعر بے بدل تھا -

جملہ اسمیہ:
- تھا .... فعل ناقص
- مبتدا:
  - محمد ابراہیم .. .. مبین
  - ذوق ....عطف بیان
- خبر:
  - شاعر ...... موصوف
  - بے بدل .... صفت

تاکید و مؤکد

تمام اہل محلّہ وہاں موجود تھے - میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا سب کے سب لوگ نیند میں مدہوش تھے - آج ضرور کچہری میں حاضر ہو جاؤ - یہ سراسر جھوٹ ہے - سراپا غصّے کی تصویر تھا - بعینہٖ اپنے بھائی کی تصویر ہے - سبھی لوگ موقع پر حاضر تھے *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کل جہاں اُس کا دشمن ہے - سارے زمانے کی پچھوڑی ہوئی ہڈی ہے ÷

مثال نمبر ۱ میں اہل محلہ کے ساتھ لفظ "تمام" نے ایک خاص زور پیدا کر دیا ہے - ایسے دوسری مثالوں میں خود - سب کے سب وغیرہ وغیرہ تاکید کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ پس تمام - خود - سب کے سب - ضرور - سراسر - سراپا - بعینہٖ - سبھی - کل - سارے برائے تاکید آئے ہیں - اور جس جس کے ساتھ تاکید آئی ہے - مؤکد کہلاتے ہیں - پس اہل محلہ - میں نے - لوگ - آج - جھوٹ - غصے کی تصویر - اپنے بھائی - لوگ - جہاں زمانے سب مؤکد ہیں ÷

تنبیہ - کبھی لفظ کا تکرار بھی تاکید کے معنوں میں آتا ہے - جیسے شیر شیر - چور چور - وغیرہ -

حروفِ تاکید یہ ہیں - خود - آپ - کل - سب - سب کے سب - تمام - اپنا - سارے - ہرگز - کبھی - سراپا - سراسر - کلہم - سبھی - بعینہٖ - ضرور -

ترکیب - ع سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

نثر - ہمارا ہندوستان سارے جہاں سے اچھا ہے -

جملہ اسمیہ:
- ہے .... کلمہ ربط
- مبتدا:
  - ہمارا .... مضاف الیہ
  - ہندوستان ..... مضاف
- متعلق خبر:
  - مجرور:
    - سارے ..... تاکید
    - جہاں ...... مؤکد
  - سے .... جار
- خبر: اچھا ....

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ

کرشن کے سوا تمام لڑکے حاضر ہیں :-
اِس مثال میں سوا حرفِ استثنا ہے - کرشن مستثنیٰ ہے - اور تمام لڑکے مستثنیٰ منہ ہے ۔

ترکیب - ہیں .... فعل ناقص
کرشن .... مستثنیٰ
تمام لڑکے ... مستثنیٰ منہ } مُبتدا
سوا .... حرفِ استثنا
حاضر .... خبر
} جملہ اسمیہ ہُوا -

اشارہ و مشارُالیہ

وہ لوگ اپنے خیال میں آزاد ہیں - یہ آدمی بہت خراب ہے -
ان مثالوں میں وہ اِسم اشارہ - لوگ مشارُالیہ اور یہ اِسم اشارہ آدمی مشارُالیہ

ترکیب :- وہ آدمی چاہتا تھا -
چاہتا تھا .... فعل
وُہ .... اشارہ
آدمی ...... مشارُالیہ } فاعِل
} جملہ فعلیہ ہُوا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تابع و متبوع

کرشن و سوہن اس کھیل میں اوّل رہے - حیدر اور قادر دوسرے درجے پر مگر حمید اور شام بالکل نکمے ثابت ہوئے۔

فقرہ نمبر ا میں کھیل میں اوّل رہنے والے کرشن اور سوہن ہیں۔ اسلئے دونو ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔

نمبر ۲ میں حیدر اور قادر دونو ایک ہی مرتبہ میں آتے ہیں۔

نمبر ۳ میں حمید اور شام بھی ایک ہی حکم کے ماتحت آتے ہیں۔

پس چونکہ ان مثالوں میں کرشن و سوہن - حیدر و قادر اور حمید و شام سب کی ایک ہی حیثیت ہے - اس لئے ان میں اول الذکر کو متبوع اور موخر الذکر کو تابع کہا جائیگا - پس فقرہ نمبر ا کرشن متبوع اور سوہن تابع - فقرہ نمبر ۲ میں حیدر متبوع اور قادر تابع نمبر ۳ میں حمید متبوع اور شام تابع ہے۔

ترکیب -

رہے .... فعل ناقص

مبتدا:
- کرشن .... متبوع
- سوہن .... تابع

متعلق خبر:
- مجرور:
  - اس ...... اشارہ
  - کھیل ..... مشار الیہ
- میں .... جار

اوّل .... خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تابع مہمل

اُس نے جھوٹ موٹ کہہ دیا ہوگا - پانی وانی تو پی لو - سچ مُچ شیر آگیا - اِن مثالوں میں مُوٹ - وانی - مچ ایسے الفاظ ہیں - جن کے کوئی معنی نہیں - بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں - اسلئے یہ تینوں بے معنی لفظ تابع مہمل کہلاتے ہیں +

تابع موضوع

آس پاس کے لوگ اِکٹھے ہو گئے - ارد گرد دشمن ہی دشمن نظر آتے تھے - رونے دھونے کا کیا فائدہ اِن فقروں میں آس - ارد - دھونے کے الفاظ زائد ہیں - گو ان لفظوں کے معنی ہیں - مگر اپنے اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوتے - اِن کو تابع موضوع کہتے ہیں -

---

تابع مہمل اور تابع موضوع میں فرق

تابع مہمل میں دوسرا لفظ بے معنی ہوتا ہے - تابع موضوع میں دوسرا لفظ بامعنی ہوتا ہے - مگر اپنے اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقولہ

مہاراج کرشن نے فرمایا ہے۔ کہ روح تمام قیود سے بالاتر ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب نے کہا۔ کہ سخاوت ایمان کی جڑ ہے۔ اِن مثالوں میں۔ روح تمام قیود سے بالاتر ہے۔ اور سخاوت ایمان کی جڑ ہے۔ منقولہ کہلاتے ہیں۔ مقولہ ایک مکمل جملہ ہوتا ہے۔ جو کہنا۔ بولنا اور فرمانا کے ساتھ جُملہ بیانیہ کی صورت میں آتا ہے۔

جملہ بیانیہ

سب کو معلوم ہے۔ کہ بُرا آدمی جلدی دنیا سے اُٹھ جاتا ہے
ہر انسان چاہتا ہے۔ کہ زندگی کے دن خوشی سے گذارے۔

ان مثالوں میں کہ حرف بیان ہے۔ اور مثال نمبرا میں "برا آدمی جلدی دنیا سے اُٹھ جاتا ہے"۔ اسی طرح دوسرے فقرے میں "زندگی کے دن خوشی سے گذارے" بیان ہے۔ یاد رہے۔ کہ حرف بیان سے (یہ) اسم اشارہ محذوف ہے۔ جو مبین ہوتا ہے۔ پس جملہ بیانیہ میں۔ بیان۔ حرف بیان اور مبین ملکر جملہ بیانیہ ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترکیب

سب کو معلوم ہے۔ کہ بُرا آدمی جلدی دنیا سے اُٹھ جاتا ہے۔

ہے .... فعل ناقص

سب ...... حرف تاکید } مبتدا
لوگوں .... موکد

کو .... علامت مبتدا

(مل کر اسم ناقص ہو کر مبتدا)

معلوم .... خبر

یہ .... مبین

کہ .... حرف بیان

اُٹھ جاتا ہے ---- فعل

برا ...... صفت } فاعل
آدمی .... موصوف

جلدی .... متعلق فعل

دنیا .... مجرور } متعلق فعل
سے .... جار

جملہ فعلیہ ہو کر بیان

جملہ بیانیہ ہو کر خبر

فعل ناقص مبتدا اور خبر ملکر اسمیہ ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صلہ و موصول

جو بچوں کی نگہداشت نہیں کرتے - پچھتاتے ہیں - جو لڑکا محنت نہیں کریگا - فیل ہو جائے گا - ان فقروں جو اسم ضمیر سے - اور "جو بچوں کی نگہداشت نہیں کرتے" اور "لڑکا محنت نہیں کریگا" جملے ہیں

ترکیب - جو بچوں کی نگہداشت نہیں کرتے وہ پچھتاتے ہیں۔

جو .... اسم موصول

نہیں کرتے ...... فعل

بچوں ...... مضاف الیہ

کی ...... اضافت

نگہداشت ... مضاف

(مضاف الیہ، اضافت، مضاف ملکر) مفعول

(فعل و مفعول) جملہ فعلیہ ہو کر صلہ

(اسم موصول و صلہ) صلہ اور موصول ملکر مبتدا

پچھتاتے ہیں .... فعل

وہ .... فاعل

(فعل و فاعل) جملہ فعلیہ ہو کر خبر

(مبتدا و خبر) جملہ اسمیہ ہوا

یاد رہے کہ صلہ اور موصول ملکر مبتدا ہوتے ہیں اور دوسرا جملہ خبر - اس لیئے صلہ اور موصول کی صورت میں جملہ اسمیہ ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشق

ترکیب کرو

(۱) جس نے مجھے مارا - وہ آج پھر آیا ہے ؛
(۲) جونسا سیب چاہو - لے لو -
(۳) جس نے دیکھا - اُسی نے پکڑ لیا -

مشق

(۱) فعل کے کِتنے مفعول ہوتے ہیں - مثالوں سے ظاہر کرو -
(۲) مفعول لہٗ اور مفعول مطلق میں کیا فرق ہے - مثال دیکر سمجھاؤ -
(۳) "سوہن عجیب کھیل کھیلتا ہے" میں کھیل کیسا مفعول ہے -
(۴) "ہر روز صبح اُٹھا کرو" کی ترکیب نحوی کرو -

مشق

مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے فقروں میں استعمال کرو -
اُنکے - دانی - روٹی - چھاؤ - دھام - کچیلے - بچاؤ -
موٹ ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علم نحو

بیان سابقہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ صحیح جملے کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اُن جملوں میں لفظوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اَور اُن کی درست ترتیب کیا ہوتی ہے۔ گویا ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ ہم صحیح کلام کس طرح بنا سکتے ہیں۔ اَور الفاظ کو جملے میں کہاں کہاں درست جما سکتے ہیں۔ یہ علم جس نے ہمیں مندرجہ بالا باتیں بتائیں۔ علم نحو کہلاتا ہے۔

مشق

۱- کلام کی کتنی قسمیں ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو؟

۲- مرکبات کتنے ہیں۔ ہر ایک کی مثال دو؟

۳- مرکب اضافی کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی مثال دو؟

۴- مرکب توصیفی۔ مرکب اضافی تابع مہمل۔ حال ذوالحال۔ اَور اسم موصول کی تعریفات کرو۔ اَور مثالیں دو۔

۵- اضافت تخصیصی اَور اضافت توضیحی۔ اضافت تشبیہ اَور اضافت استعارہ کا فرق بیان کرو۔ اَور مثالیں دو۔

۶- تابع موضوع اَور تابع مہمل۔ اسم فاعل اَور فاعل میں فرق بتاؤ۔ اَور مثالیں دو۔

۷- مفعولوں کی قسمیں بتاؤ۔ اَور ہر ایک کی مثال دو۔ اِن جملے میں سے مفعول چنو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زید نے عمر کو شام کے وقت کوٹھے پر تادیب کے لئے
بید سے ایسا مارا کہ وہ بیچارہ آدھ موا ہو گیا۔

۸ - صبح ہوتی ہے۔ شام ہوتی ہے۔ عمر یونہی تمام ہوتی ہے۔
مندرجہ بالا شعر میں کون سا فعل ناقص ہے۔ اور کون سا فعل
تام۔

۹ - مندرجہ ذیل میں کون کون سی اضافت ہے۔ نام لکھو
دوپہر کی دھوپ۔ مارچ کا مہینہ۔ پتھر کا بت۔ عقل کا اندھا۔

۱۰ ذیل کے مرکبات کو مختصر فقرات میں استعمال کرو۔
جنگل میں منگل۔ بھلا چنگا۔ گورا چٹا۔ بڈھا ٹھڈا۔ گھاس پھوس
جھوٹ موٹ۔ ہاتھوں ہاتھ تمام کے تمام۔ رنگ میں بھنگ
سوکھا فاق۔ بڈھا پھوس۔ سر پھٹول۔ کچا ساتھ۔ جھٹ پٹ۔ جوں
توں کر کے۔ لے دے کے۔ چیخ دھاڑ

ترکیب نحوی کرو

۱ - کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا۔
۲ - شملے میں مجھ کو موسم سرما بسر ہوا۔
۳ - جاگیر میں کسی نے زر ریز ملک پایا۔
۴ - خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے۔
۵ جو آدمی پیدا ہوتا ہے۔ قسمت ساتھ لاتا ہے۔
۶ - کھاتے بھتے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہیں اب رکھے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷ - کریم (خدا اُسے برکت دے) نیک آدمی ہے -

۸ - سعادت بڑی اُس زمانے کی یہ تھی -
کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی -

۹ - نہ بیکار اور سست بن کر پکاؤ -
دماغوں ہیں اپنے خیالی پلاؤ -

۱۰ - کنار کھول کے حسرت سے رہ گیا دریا

۱۱ - آؤ گلے مل لو

۱۲ - معمولی باتوں پر اتنی لے دے اچھی نہیں -

مرکنٹائل پریس لاہور میں لالہ امیچند پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر موہن لال روڈ لاہور سے شائع کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar